گیان سبھاکر

مشتمل علم تصوف جسکو شاسترمین بیدانت کہتے ہین اوسکا
انتخاب لاجواب یعنی بیان مین بیدون اور شاسترون اور بیدون
شاستر کی تعریف و توصیف و بیان قدرت قادر قدیر جسکو ایشر کی
مایا کہتے ہین - پیدایش عالم - حواسون کی کیفیت - صحبت نیک و
بد کے اثر - آتما کی صفات و عبادت کے فائدے - گیان کے کمال
کی علامت - و بعض عمدہ عمدہ نتیجے جو اس فن سے انسان کو
واجب التعمیل اور باعث مکت و فلاح دارین متصور ہین

تصنیف کیا ہوا

منشی گردہاری لال صاحب سابق ناظم کلکٹری ضلع سہارنپور
حال پنشن یافتہ واسطے فائدہ عام و خاص ہر مذہب و ہر ملت کے

مطبع منشی نولکشور مقام لکہنؤ مین چھپا گیا
ماہ مئی ۱۸۷۷ع

تو دلائل محسوسات سے کہنا کچھ گناہ نہین چو یک دانہ برست آمد نمودار

درخت و برگ و بار و مغز باپوست غلط نبود اگر گوئی کہ مجموع ٭

ہمان یک دانہ اصلی خود اوست ٭

ذات بحت کو واجب الوجود کہتے ہین اور وجود واجب الوجود کو

جب کوئی ایک دلیل سے ثابت کرتا ہے دوسرا اوسکی تنسیخ کو لب کھولتا ہے

اور جب دلائل متضادہ پیش ہوتے ہین حیرت پیدا ہوتی ہے

اسواسطے کہنا پڑا کہ نفی و اثبات غلط اور مادہ کا ہوتا ہے اور دلیل

حواس ظاہری و باطنی سے پیدا ہوتی ہین ٭

جسکی طرف میرا اشارہ ہے وہ ان سب سے باہر ہے پس

اوسکے نفی و اثبات پر وہ فکر کرے جو پہلے اپنے تئین تین گن سے رجوگن

یعنے شہوت اور تموگن یعنی غضب اور ستوگن یعنی تمیز کے باہر کرے

اور زندان سے انتہ کرن اور گیان اندری اور کرم اندری کے باہر

ہووے اور دل سے خیال ترلوکی اور اوسکے بیم و رجا کا

دہووے جو جیسے گمشدہ کے کوئی جاوے کرے گم آپ کو تب

اوسکو پاوے ٭

مصنف اس کتاب کا گورو اور گوبند کی کرپا سے امید رکھتا ہے

کہ ترلوکی کے توہمات کے بند ہن سے اسطرح رہا ہوگا جسطرح آفتاب کے

برآمد ہونے سے ظلمت شب رفع ہو جاتی ہے لیکن ہنوز دلدل مین

تعینات کے پہنسا ہے اور نرگن کی سرای مین نہ پہونچکے سرگن کے

جنگل مین بھٹکتا ہے لہذا بار بار نمسکار برارندہ اوضاع غریبہ اور

نگارندہ نقوش عجیبہ کو کرتا ہے اور بیم و رجا وارین سے مضطرب ہو رہا ہے

مصرعہ از درد بیقرارم فریاد رس الٰہی ٭

وجود تمام موجودات کا عناصر سے ہوا اور تفریق خلقت و قوت

جمادی و نباتی و حیوانی و انسانی کمی و بیشی اوزان اوسی عناصر سے ہوئی
مگر جسطرح دولت زراعت و تجارت محنت سے حاصل ہوتی ہے اور سلطنت
عدالت سے قائم رہتی ہے اور زندگی تہذیب اخلاق سے بعیش بسر ہوتی ہی
مکت گیان سے ہوتی ہے اور گیان پڑہنے سے علم معقولات اور صحبت سے
عالمون کے ہوتا ہے اور یہہ دونون نعمت ارادہ صادق و مہربانی
مرشد کامل سے حاصل ہوتی ہین ❊

پس واجب ہے کہ گورون کے چرنون مین ہردم دہیان
لگا رکہے اور نرگن کا سرگن سروپ گورو کو جانے وجہ ظاہر ہے کہ جسطرح
تمام حواس ظاہری و باطنی تابع دل کے ہین اسیطرح سے تمام انتظام
مہمات دینی و دنیاوی مرشد کی ہدایت سے وابستہ ہین لہذا گردہاری لعل
بے شمار بار اپنے گورون کے چرنون مین سیس کو جہکا متاع گنجینہ دل کو
بر سر بازار رکھتا ہے ❊

معنف اس صحیفہ کا گردہاری لعل بن لالہ ہیرالعل بن لالہ جیت مل
قوم کالیست بھٹناگر ال کیرانیہ ساکن سہارن پور اور عہدہ نظامت محکمہ
کلکٹری ضلع مسطور پر مامور ہوکر عیال و اطفال کی گذران کرتا ہے اگرچہ
بنظر ظاہر عقائد رسمیات دنیاوی مین بندھا ہے لیکن دل سے شغل
سے و بارغ دنیا سے آزاد ہے اور ہروقت یہی ورد ہے دولت
جم را و قیصر خاقان را تسبیح ملک را و صفا رضوان را دوزخ بد را
وبہشت مر نیکان را جانان ما را و جان ما جانان را

	سبب تالیف	

نامہ نگار ایک روز بلندی بخت سے خدمت مین برہمہ مورت گوشائین

تبسی دہر جیو مہاراج کے فائز ہوا اوسوقت گوشائین جیو مہاراج بچار مالا کو
بچار رہے تھے جب سے یہ مہاراج برندابن سے تشریف لائے تھے
گاہ گاہ اونکے درشن کو جاتا تھا اور طالب علم گیان کا رہتا تھا سو جب سے
اونہون نے بعض مقامات اوس پوتھی کے ارتھ سنائے اور فرمایا
کہ اس بچار مالا کو سری نراوتم پوری دنڈی سنیاسی نے بہت پوتھیون
سے انتخاب کیا ہے بمجرد سننے دو چار لفظون کے دل نے چاہا کہ اول
سے آخر تک سماعت کرے جب مین نے راز دل کو ظاہر کیا تب گوشائین
جیو نے فرمایا کہ اوپاشنا اور کرم کانڈ کی پوتھیون کے پڑہنے اور سننے سے
البتہ پن ہوتا ہے جیسے کوئی ست نارائن کی کتھا کسی پنڈت سے سنکر
سو دو سو روپیہ کتھا پر چڑھاوے اگلے جنم مین اوسکو سو دو سو لاکھ
پراپت ہون گے اور بشن سہسر نام کا پاٹ کرنے سے جسطرح طوطا
پڑھانے گنہگا تری وہ تر سکے کا یہ گیان کی پوتھی ہے اسکے پڑہنے
اور سننے اور حفظ کر حافظ ہونے سے کچھہ سود نہین ہوتا ہے مگر
جو کوئی اسکے مطلب اور مدعا کو بغور سمجھے اور اپنے دل سے کو شبہہ
اعتراض اور رد و بدل کر اسکے اشارہ اور کنایہ اور جتہارتھ بات پر
یقین لاوے گا وہ ایسا پختہ ہو جاوے گا کہ بہانک اور روچک
بات بنانے والون کے دم اور دام مین نہ پھنسے گا اور دنیا و عقبی کے
بیم و رجا سے آزاد ہو جیون مکت اور سریر چھوڑ کے بدیہہ مکت پاویگا
اگر تم گیان کو اوپاشنا اور کرم سے ترجیح دیتے ہو تو ترجمہ کر لو
اور ترجمہ سے تمہارے ذہن مین اسکا مطلب از خود آجاوے گا
اور تمہاری محنت سے تمہارے ہم جنسون کو بہت نفع ہوگا کیونکہ
اسوقت مین سنسکرت زبان کے پنڈت الوپ ہو گئے اور جو برہمن
موجود ہین اونکو پڑہنے کی سردہا نہی اور باقی ہینتیس قوم کی مردون کو

شاستری پڑھنے کی اگیان نہین ہوئی ؂
مینے جواب دیا کہ اس مہم کے سرانجام کو کوئی ایسا شخص چاہیے
جسکے قدمون مین ہزارون آدمی سر دہرتے ہون اور رکھتے ہون کہ ہیبت
پناہ بلندی وپستی توئی ؂ ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی ؂ یا ایسا دولتمند چاہیے
کہ جسکو کچھہ فکر دنیاوی امورات کا نہو کہ رات دن جس شغل مین چاہے اوقات
بسر کرے مین ضعیف الاندام اور ہر طرح عوام کی نظر مین
حقیر دکھائی دیتا ہون اور ایک غریب متصدی نوکر سرکار انگریزی ہون
ایک لحظہ کی غیرحاضری مین معتوب ہوجاؤن خوف حاکم حقیقی سے
خوف حاکم مجازی کو ترجیح دیکر بہزار عاجزی اوقات بسر کرتا ہون مجھسے
یہ بوجھہ نہ اوٹھیگا گوشائین جیو نے فرمایا کہ تمام مخلوق نطفہ پدر سے
رحم مادر مین قیام کر پیدا ہوتے ہین اور انتہہ کرن وگیان اندری وکرم
اندری سب برابر رکھتے ہین اور گرمی وسردی ودھوپ وسایہ مین
سب کا یکسان حال ہوتا ہے اور جب قضا آتی ہے سب کو ہمراہ
لیجاتی ہے پس جسکو جو بزرگی یا عزت ہوئی ہے اوسکے علم یا عمل سے
ہوئی ہے جب تو کسی نیک فعل کا مرتکب ہوگا او نیز شرف حاصل کریگا ؂
اس زمانہ کے آدمی اپنی قدیمی رسم کو نہین چھوڑتے ہین
گاڑی کے بیلون کے مانند لیک لیک چلتے ہین اور گیانی وپنڈت
کم پیدا ہوسکتے ہین اور جو اب موجود ہین ذات وخاندان ورسومات کے
زندان مین مقید ہین ؂
کبیر اور گیانی کا قول ہے ذات پانت پوچھے نہین کوے ؂
ہر کو بھجے سے ہر کا ہووے ؂ اور وجہ ظاہر ہے کہ جو برہمہ کو جانے
وہ برہمن ہے اور جو شمشیر باندہے وہ چھتری ہے اور جو بنج کرے
وہ بیش اور جو گنیان اور بل اور ذہن سے محروم رہ کر متفرقات

پیشون سے حیات بسر کرے وہ شور ہے تیرا نام گرہ ہاری ہے تو اس
سبک بوجھ کے اوٹھانے سے کیون گھبراتا ہے بزرگون کا قول ہی ع
ہمت مردان مدد خدا ہو ہرچند طرح طرح کے پس و پیش نے دل کو ضعیف کیا لیکن
گوشائین جیو کی توجہ باطنی نے دل کو مضبوط کر دیا اور اوسی ہی روز سے
ترجمہ کرنا شروع کیا بعد ترجمہ کرنے کے گوشائین جیو نے ابن
کوسدہاری مقابلہ ترجمہ کا نہو اگر کسی بات مین شک بھی باقی نہین رہا
اگرچہ اصل کتاب کا نام بچار مالا ہے مگر جیسے سمندر مین
متعدد ندیون سے پانی جمع ہوا ہے ویسے ہی اس کتاب مین بھی بعضے
مضمون سواے مضمون اصل کتاب کے بیدانت کی پوتھیون اور بیدانتیون
کے اقوال سے شامل ہوتے ہین لہذا واجب ہوا کہ اسکا نام گیان ساگر
رکھا جاے پس یہ ہی نام قرار پایا ۱ ظاہر ہے کہ جو پیدا ہوا اوسکو زوال
فنا ہوگا انسان ہو خواہ فرشتہ اور جو قالب عنصری پاتا ہے رجوگن ستوگن
تموگن کی ذیل مین رہتا ہے اور جو ان تینون کے تحت مین آیا سہو و خطا
بھی کرتا ہے نیک مطلق اور بد مطلق نہ کوئی ہوا ہے نہ آیندہ ہوگا کہ حسب
قول حکما ممتنع الوجود ہے پس گمان غالب ہی کہ میری تصنیف مین بھی خطا ہو
۲ بنی آدم کی طبیعت مختلف ہوتی ہین اگر ایسا نہوتا تو اختلاف راے حکما
اور مخالفت ہدایت پیشوا مین نہوتا دیکھو بیدون کو جماعت کثیر تعداد بھی
بیان کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ برہمنون نے بنا لیے ہین اور قرآن کو
محمدی قال اللہ کہتی ہین اور دوسری قومون کے کہتے ہین کہ اصحابون کا بنایا ہوا ہے
انجیل کو عیسائی قال حواریون کا کہتے ہین اور مخالف کچھ اعتبار نہین کرتے
۳ جب ایسی کتابون پر معترض اعتراض کرتے ہون اور ایک فقرہ سے
دوسرے فقرہ کو غلط کرتے ہون پھر مین کسطرح مدعی ہوسکتا ہون کہ میری
تصنیف سہو و خطا سے پاک ہے لہذا بعجز و انکسار صاحبان علم

اور عمل و عقل و عدل سے گزارش ہے کہ جب کوئی تصویر کھینچتا ہے پہلے
پنسل سے لکھتا ہے پھر سیاہی سے ہڈی بناتا ہے پھر اوسپر گوشت چڑھاتا ہے
پھر کپڑا پہناتا ہے غرض آہستہ آہستہ مکمل کرتا ہے آپ میری تحریر کو پنسل
کی تحریر سمجھ کے لائق پسند ناظرین بناوین

۴ بحر محیط یعنے سمندر جو نظر آتا ہے اوسکا وار اور پار کچھہ نہین اور وہ
طول و عرض و عمق کی بو اجبی انتہا نہین اسیطرح اس گیان ساگر کی بھی
حد اور انتہا کچھہ نہین بید اور شاستر اور پوران جنکی ضخامت بہت طول
و طویل ہین سب کے اخیر مین لکھا ہے کہ قادر کی قدرت لاانتہا ہے پس ممکن
نہین جو اس مختصر مین جز و کل گیان کو گنجائش ہو مگر جسطرح سے ایک جزو آتما
کا محیط کل عالم ہے گردہاری کے جسم مین جلوہ نما ہوا اوسی طرح سے گیان کے
ساگر سے گیان ساگر مین ایک جزو آتما کا رونما ہوا اور جسطرح یہ جزو سے
کل ہو سکتا ہے اوسیطرح اوسکا عالم جزو سے کل کو پا سکتا ہے

یہ کتاب بیدانت کی ہے اور بیدانت خلاصہ بیدون کا ہے
اسمین تمام اشارہ و کنایہ ہین اسکے سمجھنے کو ذہن رسا اور توجہ کامل چاہیے +

اس کتاب کے آٹھہ حصہ ہین اور ہر حصہ کا نام موج ہے +

۱ پہلی موج مین مختصر تعریف بیدون اور شاسترون اور تمہید
تصنیف اصل کتاب کی ہے ÷

۲ دوسری موج مین مایا یعنی قادر کی قدرت کی تعریف ہے ÷

۳ تیسری موج مین پیدائش عالم کی کیفیت ہے ÷

۴ چوتھی موج مین کرم کانڈ اور اوپاشنا اور گیان اور چودہ حواس
مشہورہ کی تعریف ہے ÷

۵ پانچوین موج مین نتیجہ صحبت نیک اور حرکات و عادات گیانیون
کا بیان ہے +

پہلی موج مین مختصر بیان بیدون و شاسترون کا اور تمہید تصنیف اصل کتاب کی

نامہ نگار نے قبل تحریر اس کتاب کے کرشن گیتا اور بششت بھاگوت کو بامعنی سنا ہے اور الکھ پرکاش جو ترجمہ بیاس او پنکھدون اور خلاصہ چارون بید کا ہے اور الکھ امواج جو ترجمہ جوگ بششت کا ہے بچشم خود دیکھا ہے جس بات کو جس کتاب سے جس موقع مین پسند کیا نقل کیا ہے کیونکہ سمجھا ہے مصرعہ متاع نیک از دوکان کہ باشد ؛

ہرچند اسم نویسی بیدو شاستر اس کتاب سے کچھ تعلق نہین رکھتی لیکن اس خیال سے کہ صنعت اعتقاد ہنود ان سے ہزار مین ایک ہی نام سے بیدو شاسترون سکے آگاہ ہوگا اور مدار مذہب ہنود ان ان پوتھیون پر ہے ہر فہرست اونکی ذیل رقم کرتا ہون ؛

بیدون کی تعریف

رکھہ بید او سکا رواج ملک مشرق مین کثرت سی ہوا اور اوسمین پرگیانن برہمہ ایک ہے مہا باک ہے اس جملہ کی شرح مین بید ابیاس نے

گیان اور اوپاشنا اور کرم کانڈ کو مفصل تحریر کیا

۲　یجر بید اس بید کا رواج دکھن مین زیادہ ہوا مہاباک برہما کا آہنگ برہما سے اسکی شرح مین بیدابیاس سنے تینون قسم مذکورہ کا حال لکھا

۳　شام بید اسکی مغرب مین رواج پایا اور مہاباک اسکا تہو بسی ہے اور بیدابیاس نے اسکے معنی مین تینون قسم کا بیان کیا اور یہ آہنگ سی پڑھا جاتا ہے ؀

۴　اتھربن بید اسکا رواج شمال مین ہوا اور یہ تینون بید سے منتخب ہوا ہے اور آہنگ آتما برہمہ مہاباک ہے اور چارون بید کے لاکھہ اشلوک ہین اور دنیا کے سارے علوم و فنون انہین بیدون سے نکلے ہین ایسا کوئی علم نہین کہ جو بید سے باہر

نہ شاستر کی تعریف

۱　نیاء شاستر گوتم نیایک سنے بنایا ہے اور رگھہ بید سے منتخب ہوا ہے مصنف اسکا پرمیشر کو کل شے مین محیط جانتا ہے ؀

۲　میمان یہ یجر بید سے بنا ہے اور اسکو جمن رشی سنے تصنیف کیا ہے یہ ایشر کو اکرتا جانتا ہے اور کرم کو مکھہ سمجھتا ہے ؀

۳　بیدانت شاستر شام بید سے بیدابیاس نے انتخاب کیا ہے نرگن برہما کو پردھان کرتا ہے اور مایا کو ناسمان بناتا ہے ؀

۴　سانکہ شاستر کپل رکھیشر سنے بنایا ہے اور اتھربن بید سے انتخاب کیا ہے یہ بھی ایشر کو اکرتا مانتا ہے ؀

۵　پاتانجل پتنجل کا بنایا ہے اور اتھربن بید سے بنا ہے اور اشٹانگ جوگ مارگ سے ایشر کو دیکھتا ہے ؀

۶　بیسیک شاستر بیسک کا بنایا ہے اور اتھربن بید سے بنا ہے

اور زمانہ کو پیدا ہان کرتا ہے ؛

۷ جین شاستر راجہ گوتم نے بنایا ہے

۸ بودہ شاستر

۹ استک شاستر مصنف اسکا چارباک ہے ؛

نوون شاستر مین اونکے مصنفون نے جو کچھہ رقم کیا ہے اپنے قول کی ثبوت کو دلیل پیش کی ہے کوئی حکم بے دلیل نہین لکہا ان سے اٹھارہ سمرتی اور اٹھارہ پوران اور اٹھارہ اوپ پوران اور بہت کتاب تہی لیکن اونین دعوی کو بردی دشٹانت کے ثبوت کیا ہے ؛

تمہید تصنیف کتاب بچار مالا

ایک بے علم معنی اور مطلب سے مثل طوطے کے ایک اشلوک مطابق مضمون اس شعر کے پڑہتا تھا بیت ای کہ در ہیچ جاندارہ جا ؛ درعجب ماندہ ام کہ ہر جائی ؛ رفتہ رفتہ ایک کی تعلیم و تلقین سے مطالب و معنی الفاظ سے آگاہ ہوا تب سوچا کہ حیف برسون سے اس شعر کو پڑہتا تہا آج تک اسکے معنی سے آگاہ نہوا اور میری عمر کا ایک حصہ بڑا جہالت اور گمراہی مین ضایع ہوا اس سوچ و بچار نے اوسکے دل کو ایسا گھیرا کہ تمام افکار دنیا و عقبی نے اوسکے دل مین اپنا قیام مشکل جانا اور یہ ہر دم اوسی تردد مین رہنے لگا کہ اگر کوئی عارف کامل ملے تو اوس سے راہ حق دریافت کرون اور اوس علم کو حاصل کرون جس سے نجات حاصل ہو اور او اگون دور ہو جاوے چند روز غلبہ شوق سے شہرون اور جنگلون مین بے ٹھور ٹھکانہ پھرتا رہا اور ماہی بے آب کے مانند تڑپتا رہا جا بجا بہت پاکھنڈیون نے چاہا کہ یہ وحشی اونکے دام مین پھنسے لیکن اسکے دل نے کسی کے اسباب ظاہری پر التفات نکیا رفتہ رفتہ ایک پہاڑ پر ایک مہا پرش کو آلائش دنیا سے وارستہ دیکہا چند روز اوسکی

چلونگی حال کا خفیہ تماشا شی رہا جب اوسکو بالیقین ثابت ہوا کہ یہ کام اور کرود
اور سوہ اور لوبھہ اور بھئے سے آزاد اور رسومات ظاہری اور قیود دنیوی سے
برکنار اور علم معقول اور منقول سے ممتاز ہے روبرو ہوا اور مہاپرش کے
قدمون پر سر رکھہ کہنے لگا کہ تم علم مین مثل کپل اور بید ابیاس کے ممتاز اور
عمل مین مثل بشسٹ و جنک کے سرفراز ہو اور لذات محسوسات دنیا اور عقبے
کو کہ عبارت اسٹ سدہی اور نوندہی سے ہے ناچیز جانتے ہو مین زندان مین
جہالت اور گمراہی کے پھنسا ہون اور خوف دوزخ اور مصیبت جنم آیندہ سے
گہبرا رہا ہون اور نہین جانتا ہون کہ مین کون ہون اور کہان سے آیا ہون
اور حرکت دینے والا جسم کا کون ہے اور وہ کون سی راہ ہے جو سب سے
اچھی ہے لہذا چاہتا ہون کہ اس سے مجھے آگاہ کیجیے ❊
مہاپرش نے کہا کہ ہر بشر کو چاہیے بہت صبح اوٹھنا پھر طہارت اور غسل اور
اور پوجن کرنا اور دیوتون اور محتاجون کو خیرات دینا اور روز مبارک برت کہنا
اور برہمنون کو آن دان دینا اور تیرتھون کے اشنان کو جانا اور ہر روز
و ہر ماہ و ہر سال پترون کا سرادہ کرنا اور اولاد کی صحت جسمانی کو سیتلا پوجن
کرنا اور اپنے اور اپنی دوستون کے بہ عیش بسر ہونے کو پرش چرن کرانا اور بہشت
کے ملنے کو جوگ اور جگ کرنا اسیطرح کے علم اور عمل سے ترلوکی کی سلطنت
ملتی ہے اور یہ ہی رسم دو ہزار سال سے چلی آتی ہے ❊
بے علم نے کہا کہ ان باتون کے بتانے والے ہر شہر اور ہر قصبہ
مین لاکھون ہین مین راہ حق کا طالب ہون ❊
مہاپرش نے کہا کہ اسے گمراہ اس راہ کے چلنے والے اب جہان
مین کہان ہین بھوت اور چڑیل کے پوجا کرنے والے اور قبور اور مسان اور
سیتلا و گوگہ پیر اور سرور سلطان اور شیخ سدو اور بوڑہا بابو وغیرہ کی ماننے والے
جابجا نظر آتے ہین ❊

بے علم نے کہا کہ میں عوام کی رسومات کا طالب نہیں راہ حق کا
متلاشی ہوں اور آپکو استاد کامل سمجھ کے آپ سے درد دل ظاہر کیا ہے
آپ زیادہ میرا امتحان نہ کریں ؛
مہاپرش نے کہا کوئی نہیں ہرنام سمان ؛ کوٹ گا سے جو دیکو اودان
کوٹ جگ جو کرے کراوے ؛ سب لبید ہا دے دا ہنے آدے ؛ سب تیرتھ
جل کر سے اشنان ؛ تو بھی نہیں ہرنام سمان ؛ پنچ اگنی لے تپا کرے ؛
شو سمادھ دیہری نہیں ٹھرے ؛ گگن منڈل جہان لاوے دہیان ؛ تو بھی نہیں ہرنام سمان
چودہ بدہیا جو پڑھ آوے ؛ اگلی پچھلی سبھی بتاوے ؛ کنٹھ پاٹھ جو شٹ ہے پوران ؛
تو بھی نہیں ہرنام سمان ؛ جن پرست گور کر پا کریں ؛ پریم بھگت سے ہردے دہرین ؛
کلجگ میں کیرتن پربان ؛ رام راسے نت کہیں بھگوان ؛ تو بھی پرشیر کا
سمرن کیا کر اس سے زیادہ اعلیٰ فعل کوئی نہیں ؛
بے علم نے کہا کہ ہنوز میرے دل کو تسلی نہیں ہوئی اور حیرت دور نہیں ہوئی
مہاپرش نے جواب دیا کہ سری کرشن نے ارجن کے سوال
پر ارجن سے کہا تھا کہ کرم کا نٹھ اوپاشنا اور جوگ اور گیان کا سمجھ
سار ہے کہ او بکار کرے ؛
دشٹانت ایک روز ارجن نے سری کرشن سے کہا کہ گرہستی اور تیاگی کی تعریف کرو
سری کرشن نے کہا کہ تو آنکھ بند کر ۔ جب ارجن نے آنکھ میں بند کیں دیکھا
کہ ایک جنگل میں کھڑا ہے اور موسم جاڑا کا ہے اور مینھ برستا ہے اور وقت
شام کا ہے کسی طرف نشان آبادی کا نظر نہیں آتا ہے نہ آگ ہے نہ طعام اور
بھوک و سردی سے تنگ ہے لاچار عاجز ہو کر ایک درخت کی سایہ میں بیٹھا
اوس درخت پر ایک گھونسلہ تھا اور اوسمیں ایک جوڑہ کبوتر کا رہتا تھا
نر نے ارجن کو دیکھ مادہ سے کہا کہ آج ہمارے گھر مہمان آیا ہے ہمیں میزبانی فرض ہے
اور وقت ایسی مصیبت کا ہے کہ کچھ اسباب مہیا نہیں ہو سکتا ہے ؛

مادہ یہ کلام سن اوڑہی اور کہین سے آگ لائی پہر آگ مسافر کے آگے ڈال دی
مسافر نے درخت کے تلے جو لکڑی پڑی تھی اُس سے آگ کو روشن کرنا چاہا
لیکن کسی لکڑیون نے آگ کو قبول نکیا تب اونہون نے اپنا گھونسلا گرا دیا
کہ آگ کو مسافر روشن کرے ؛

جب مسافر آگ کو روشن کر سردی کی آفت سے امن مین آیا نر و مادہ نے
اپنے تئین آگ مین گرا دیا اسواسطے کہ مسافر بہوکا نرہے جب ارجن نے
کبوتر کے کباب کہانا چاہا آنکہہ کہل گئی پہر پرمیشر کے چرن مین سر دہر کر
کہنے لگا کہ مین نے بہی سمجہا کہ دنیا داری کی فضیلت یہی ہے کہ دوسرے کی خدمت
مین جان و مال سے دریغ نکرے اب تیاگ کے کمال سے آگاہ کرو ؛

حکایت سری کرشن نے کہا کہ بہرت نام ایک راجہ تہا
اوسنے راج کو چہوڑ سنیاس دہارن کیا اور جنگل مین پہ انا یام ساده رہا
ایک روز ایک ہرنی کا بچہ اپنے مان سے جدا ہوکے انکے مکان مین آرہا
انکو اوسکے حال پر رحم آیا اوسکی پرورش مین حد سے زیادہ کوشش
کی جب روز جب انکے پاس رہا انکے دل مین اوسکی الفت پیدا ہوئی
آخر جب یہ مرے ہرن کے نطفہ سے شکم مین ہرنی کے گئے اور خود ہرن
ہوگئے جب اوس قالب سے جدا ہوئے ایک عارف کے گہر پیدا ہوئے
جب بالغ ہوئے کسی سے کچہہ بات نکرتے تہے اور ریاضت شاقہ کے
سبب سے علم لدنی رکہتے تہے ایک روز انکو انکے بہائیون نے کہیت
کی حفاظت کو بٹہایا اونہون نے حفاظت نکر یہ راگ گانا شروع کیا

۵ رام جی کی چڑیا رام جی کا کہیت ۔ اوڑی چڑیو بہر لو پیٹ ؛

ایک روز جنگل مین پہرتے تہے اوس دیس کے راجہ کو بلدان
کیواسطے ایک آدمی مطلوب تہا انکو لا وارث سمجہہ پکڑ منگایا گرفتار کنندگان
جب راجہ کے روبرو بہرت کو لے گئے راجہ اور جملہ برہمن موٹا تہکار دیکہ

بہت خوش ہوئی اور بعد تکمیل شرائط جب راجہ تلوار سے بھرت کا سر کاٹنے لگا بردہ غیب سے ایک مورت نمایان ہوئی او سنے راجہ اور برہمنون کی گردن کو بار گران سرون سے سبک کیا ؛
ایک روز راجہ رگھوگن نے انکو بجاے کہار اپنی پالکی مین لگایا بھرت نے بانس پالکی کو بلا عذر کندہے پر رکھہ لیا مگر اس خیال سے کہ انکے پانوکے تلے کوئی جانور نہ مرے نیچے کو دیکھہ کر چلنا شروع کیا پس انکی رفتار موافق رفتار دیگر کہارون کی نہوئی راجہ غضبناک ہوکر بولا کہ اسکی موت آئی ہی جو شرارت سے کجراہی کرتا ہے بھرت نے ہنس کر کہا کہ اے راجہ موت جسم کو ہوتی ہی مین جسم نہین ہون بلکہ وہ چیز ہون کہ مرنا اور پیدا ہونا اور لاغری اور فربہی اور رنج و راحت مجھسے ہمیشہ دور رہتی ہے ؛
یہ جواب سن راجہ پالکی سے اوتر بھرت کے قدمون پر گرا اور منفعل ہو ستدعی عفو قصور کا ہوا اور واقف ہوا کہ مرد کامل عیار ہی بھرت اس قطعہ کے مضمون کو سنا نظر سے غایب ہوا قطعہ کیا وقت داغ بگل مین اگر گل مین بو نہو ؛ کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل مین تو نہو ؛ جو کچھہ کہ کی تمنا وہ حاصل ہوئی مگر ؛ اب دل مین آرزو ہے کوئی آرزو نہو ؛
خلاصہ یہ ہے کہ تیاگی ہوکر فی الجملہ پابند لذات محسوسات کا ہو تو بشکل بھرت کے آدمی سے حیوان ہو جاوی اور کمال تیاگ کا یہ ہے کہ سختی و نرمی کو مساوی سمجھے ؛
اے بے علم دنیا مین دو راہ ہین ایک دنیا داری دوم آزادی اگر دنیا داری اختیار کرنی ہو شل نرداد کہوتر کر اور جو تیاگ کو پسند کرتا ہے تو بھرت کے واقعات سے تجربہ حاصل کر ؛
بے علم نے کہا اے مہاپرش ایسی باتون سے میرا دل تسلی نہین پاتا مین کچھہ سوال رکھتا ہون آپ ہر ایک کا جواب دیجیے ؛
مہاپرش نے کہا یہ سب سے بہتر ؛

دوسری موج اسمین مایا یعنی قادر کی قدرت کی تعریف ہے

سوال مایا کیا چیز ہے ؛

جواب جسنے دنیا اور عقبے کو پیدا کیا یا جو مادہ پیدایش ترلوکی کا سبب ہے اوسکو
ارادہ کا نام مایا ہے اور اسی مایا کو ارادت ازلی اور خواہش اور اچھا
اور اودیا اور علت ادسے اور عقل کل اور دیبی یا شکتی نامزد کرتے ہین ؛
دیوتا اشارہ اوس لاتعین سے ہے جسکو برہمہ اور آتما اور پرش اور ایزد
کہتے ہین اور دیبی اوسکی قدرت کو در اصل نہ دیوتا کی کوئی صورت اور شکل ہی اور نہ دیبی کی
بے علم اور بے عقل کے سمجھانے کو قدیم زمانہ کے پیشواؤن نے دیوتا کو
بصورت مرد اور دیبی کو بشکل عورت قرار دیا ہے جسطرح خداوند عالم کی ماہیت سے
کوئی واقف نہین اوسیطرح اوسکی مایا یعنے قدرت احاطہ ادراک سے باہر رہی ہے
اور جو کچھہ موجود اور مفہوم ہر عالم مین ہے سب مایا سے ہوا ہے پس مایا سے وجود
عالم کا ہوتا ہے اور مایا سے فنا ہوتا ہے یعنی خداے تعالے کی مرضی سے ؛
علت ادسے اس اعتبار سے مایا کو کہتے ہین کہ اس سی اول اور
کسی چیز کا نشان نہین ہے اور اودیا اسواسطے کہتے ہین کہ خالق خلقت از
خود مابدولت سے پستی کو متوجہ ہوا
عقل کل اسواسطے کہتے ہین کہ تمام انتظام عالم کا عقل سی کیا لاانتہا
اس سبب سی بیان کیا کہ جس چیز پر نظر کرتی ہین شکل و صورت و آواز جدا نظر آتا ہی
دیکھو جہان مین کسقدر انسان ہین ہر ایک کی شکل اور رنگ اور مزاج
علیحدہ ہے بلکہ ہر ایک کے ہر ایک عضو کی صورت جدا ہے اور مایا لفظ تانیث
ہے اسواسطے اوسکو دیبی کہتے ہین ؛
سمجھہ کہ جو کچھہ حواس عشرہ سے محسوس ہوتا ہے یہ سب مایا ہی نیا ہے
اور مایا خواہش کا نام ہے جو مایا کو چھوڑ دے یعنے خواہش کو وہ پستی سے بلندی
کو جاوے اور وجہ ظاہر ہے کہ سب سی پہلے ایک پرمیشر تہا دوسرا کوئی نہتا
پھر جو کچھہ وجود مین آیا مایا کے سبب سے موجود ہوا اور جو مایا سے موجود ہوا
زیر صدمہ حیات و ممات کے رہا جو مایا کو تیاگے وہ بحالت اصلی پہونچے ؛

اس مایا سے نوع بنوع کی خلقت مثل اجرام کواکب اور اجسام جمادات و نباتات و حیوانات ناطق اور مطلق اور طرح طرح کے مذہب اور ملت موجود ہوئے اور جسطرح سے ہر روز بوڑھے مرتے اور بچے پیدا ہوتے ہین اسی طرح سے سابقہ مذہب اور ملت اور اونکی کتابین معدوم ہوتی اور نئی ایجاد ہوتی ہین جو مایا سے آزاد ہو جاوے وہ قید سے دنیا کے بری ہووے ❊

مایا کی صورت کوئی گوری بناتا ہے اور کوئی کالی کوئی اس دنیا کی نعمتون اور کوئی عقبے کے آرام پانے کو پوجتا ہے مین مایا کو سب بہن سمجھتا ہون اور اوسکے تیاگ کو سب تیاگ اور جیون مکت جانتا ہون جو میرے ارادہ کو سمجھے وہ دیوی کے درشن خود بخود کرلے ❊

خلاصہ یہ ہے کہ مصیبت اور تکلیف اور بیم و رجا و تردد مین رہنا خواہش سے ہوتا ہے جو تمنا کسی چیز کی رکھتا ہے ہر قسم کی تکلیف اور ذلت کا متحمل ہوتا ہے دیکھو طالب زر تجارت کے ارادہ سے بحر و بر کا سفر کرتا ہے اور چور و ڈکیت کے خوف سے تمام شب بیدار رہتا ہے اور خرید و فروخت اجناس مین تمام روز دربدر پھرتا ہے اور نفع کے ہونے کو فقیرون اور برہمنون اور منجمون سے ملتجی ہوتا ہے اور نوکری کے پانے کو دربانون اور چوبدارون کے درشت کلام سنتا ہے اور مالک کی ارضا جوئی کو دست بستہ کھڑا رہتا ہے یعنی ہر قسم کی تکلیف اور خواری قبول کرتا ہے ❊

اور طالب زمین توپ اور تلوار کی سختی اوٹھاتا ہے اور سبب قتل بیشمار اجسام کا ہوتا ہے ❊

اور طالب زن مثل مجنون و فرہاد و تاج الملوک ہر قسم کی عیش و آرام سے محروم ہو تمام عمر ایک عضو کی لذت کی تمنا مین کھوتا ہے ❊

اور طالب بہشت برت اور روزہ کر اور تیرتھ اور حج کو جا اور جورو و بچہ چھوڑ جنگل مین بیٹھ جاڑہ کے موسم مین پانی کے اندر اور گرمی مین چار طرف

آگ روشن کر کے اسکو کشت دیتا ہے اور بہوت و دوزخ سے ڈر کر برہمنوں و
مولویوں و پادریوں کو زر و زمین بخشتا ہے اور بچوں کی حیات کیواسطے
بہوت و چڑیل سے ڈرتا ہے یہ سب آفات ایک خواہش ہی پیدا ہوتی ہین
اگر خواہش دل مین نرہے اور دنیا و عقبی کو فانی جانے اور سردی و گرمی اور
خوشی و غمی و تونگری و مفلسی کو مساوی سمجھے اور بہشت و دوزخ کو صنعت ایک
صانع کی سمجھے وہ بیم و رجا سے آزاد ہو سکے یہ شعر پڑہے شعر بر سر خود ہر زمان
دارم کلاہ چار ترک ؛ ترک دنیا ترک عقبی ترک مولے ترک ترک ؛ پس جیو گت
پاوے اور جب مرے تب بدیہہ مکت ؛

ہر چند طالب اشیاء فانی سے طالب شی جاودانی کا بہتر ہی لیکن جبتک
کسیکو تمنا کسیکے وصل کی رہیگی آتش عشق کی مرغ دل کو کباب کرتی رہے گی
فرد آرام ہے کہاں جو رہے دل مین جای حرص ؛ آسودہ زیب جسم نہین شناہی حرص
ای بے علم جب تو مایا کی حقیقت کو بخوبی سمجھ دل سے نکال دیگا
تب تیری زبان سوال کرنے سے خود بخود رہ جاوے گی ؛

بے علم نے کہا ای مہاپرش آدمی محتاج طعام و شراب و لباس و مکان
اور سوا اسکے مثل جورو و ہمسایہ و خادم و مخدوم و یار و آشنا اور پیر و مرید وغیرہ کا ہے
بغیر انکے اسکی گذران ایکدم ناممکن ہے پھر تم کسطرحسے فرماتے ہو کہ خواہش کو
چھوڑ دے جب معدہ خالی ہوتا ہے طعام کی خواہش خود بخود ہوتی ہی
اور جب جگر پر حرارت غالب ہوتی ہے پانی پینے کو دل چاہتا ہی اسی طرح
ہر ایک عضو اپنے فعل کو خواہش کرتے ہین پس یہ محال کیونکر امکان مین آسکتا ہی
مہاپرش نے کہا مین تجھے خواہش دور کرنے کو ہدایت کرتا ہون آنکہ
اور کان اور ہاتھ اور پانو وغیرہ کو انکی حرکات طبعی سے باز رکھنے کو نہین کہتا
دیکھ سمندر کو اسمین ہزاروں ندیان آتی ہین وہ کسیکو نہین بلاتا ہے اور تمام
ابر اوسکی پانی سے پیتے ہین وہ کسیکو منع نہین کرتا ہے ندیون سے

اوسمین ہیشی اور ابرون سے اوسمین کمی نہین ہوتی ہے مثل اوسکے
دل کو قائم کر آنکھہ کا کام ہے نیک وبد کو دیکھنا اور کان کا کام ہے آواز سخت
و ملائم کو سننا اور ناک کا کام ہے بوسے خوش وبد کو شناخت کرنا زبان
کا کام ہے تلخ و ترش وغیرہ کو چکھنا علی ہذا القیاس ہر ایک عضو ایک ایک
فعل کو موضوع ہوا اور اپنے فعل کا سرانجام فرض ہوا وے جو حرکت
اپنی ضرورت کے دفع کرنے کو کرین تو اونکو منع نکر اور اونکا نسیق موقوفی مین
چند روزہ مین فانی ہو جاوینگے اگر اونکو اونکی حرکت سے باز رکھے تو اونکا
موجود ہونا حرکت لغو صانع کی محبوب ہووے ۞

ذی علم نے کہا کہ کیا مین علحدہ ہون اور جسم کے اعضا اور ہین

مہارشی نے کہا بیشک اگر تو اور عضو ایک ہوتے تو جب تیرا
کان کاٹا جاتا تو تو بھی کسیقدر کٹ جاتا اگر کوئی تیرا عضو کاٹ ڈالے تو
جیسا کہ ہے ویسا ہی رہیگا پس باور کر کہ تو جسم سے علحدہ ہے جسم
اپنی عادات حرکات سے نہین ہٹ سکتا اور جو اوسکو اوسکی حرکات سے
باز رکھے وہ نادان ہے کیونکہ ہاتھہ کا کام ہے کسی قسم کی صنعت کرنا جسنے اپنے
ہاتھہ کو طلب کرنے کا ر رکھا اوسنے خدا کے بناے ایک ہاتھہ کو محض بیکار کر دیا
پس کیا کے گشت دینے والے جنگل مین رہکر فاقہ سے پڑے رہین اور ہاتھہ
پانو اونکے اپنی حرکت سے باز رہین اور دل متوجہ اور طرف رہے تو اعضا
کے معطل رہنے سے کچھہ حاصل نہو جسکا دل درویش نہین اگر وہ ہزار
برت وروزہ و بھجن کرے سب لا حاصل ہے +

تو اپنے تئین جسم اور متعلقات اسکے سے جدا سمجھہ
یہ جسم مایا سے بنا ہے اور فانی ہے اور تو وہ ہے جسکو پرم آتما
کہتے ہین جب تک آتما کو اپنا گیان نہین ہوتا جیو آتما موسوم ہوتا ہے
اور پرم آتما کو پوجتا ہے جب گیان ہو جاتا ہے دوئی دور ہو کے

باعث جیو آتما سے جیو اور پرم آتما سے پرم دور ہو جاتا ہے صرف آتما رہ جاتا ہے
جسکی نہ ابتدا ہے نہ انتہا اور نہ جسکا سر ہی نہ پانو لیکن یہ علم بہت مشکل ہے
اسکی تحقیقات بالفعل ملتوی کر اور جو دریافت کرنا ہے کر جب ہر ایک سوال کا
جواب پاوے گا یہ راز خود بخود منکشف ہو جاوے گا ؛

تیسری موج پیدائش عالم کی بیان مین

سوال جگت کی تعریف کیا ہے ؛

جواب جو ششبد وسپرس وروپ ورس وگندہ رکھتا ہو وہ جگت ہے
اور جو ان پانچون صفت سے ایک بھی صفت رکھتا ہے وہ پیدا ہوا ہے اور
مصنوع ہے اور جو پیدا ہوا ہے وہ آخر فنا ہوگا گو کہ اوسکی عمر دراز ہو
پس برہما وبشن ورودر اور سرگ لوک ومرت لوک وکواکب وثوابت اور جو ان سے
متعلق ہین سب جگ کے اندر ہین اور تمام بید وشاستر وپوران اور ہر ولایت کی زبان
اور ہر علم کے گیان اور ہر مذہب کی پیشوا اسکے کلام جگت سے واسطے انتظام جگت کی
بنے ہین اسکی ابتدا وانتہا ہر ولایت کے حکما او رپیشوا بنوع دیگر بیان کرتی ہین
حالانکہ کوئی اصل سے واقف نہین ہوا جسنے جو تعریف کی اپنی عقل کو دوسری
کی عقل پہ ترجیح دی ہے گواہ صادق وہ ہے جو رویت پر گواہی دی یہ مرتبہ
نہ کسیکو حاصل ہوا اور نہوگا وجہ ظاہر ہے کہ جو جگت سے باہر بیٹھ کی جگت کو دیکھے
اور بعد دیکھنے کل کیفیت جگت اندر والون سے خبر دے وہ سچا ہے
اس صفت سے موصوف بجز لاتعین اور کوئی نہین اور وہ چون وچرا سے
منزہ ہے پس مین بواجبی کہنے کی مجال نہین رکھتا ہون گو کہ تیری نزدیک میری حقارت
ہو کیونکہ مین صاف جواب دیتا ہون لیکن جھوٹھ سے سچ کہنے کو بہتر جانتا ہون
کوئی اسکی حقیقت کا واقف نہین ہوا اور نہ ہے اور نہوگا ؛

جیسا بیدون اور شاستروں اور رکھیشرون کا قول ہے

اور یہ تین فرق ہین قیاس وہ ظاہر کرتا ہون ۔

۱ بعضے کہتے ہین کہ یہ خود بخود بنا ہے کسیکا بنایا ہوا نہین ہوا یا کبھی نہین
اور نہ کوئی کہے کہ صنعت بغیر صانع کے نہین ہو سکی اوسکا جواب دیتے ہین
کہ جب کہنا پڑے کہ صانع اس صنعت کا کوئی ہے تو صانع اوسکے صانع کا بھی فرض
کرنا ضرور ہو تب اسکا سلسلہ کبھی ختم نہو پس یہ خود بخود بنا ہے اور اسکی ابتدا اور انتہا
کچھ نہین مدام یہ سمندر اسیطرح موج زن رہیگا ۔

لیکن مین اس قول کو اس دلیل سے باور نہین کرتا ہون کہ تماری
اس قول کے اون دلیلون سے بحث کرتے ہین جو دلیلین حواس ظاہری و باطنی
سے بنی ہین اور فنا پذیر ہین ۔

مین یقین کرتا ہون کہ دلائل جو اس ظاہری و باطنی حکمت سے بنی ہین اور
حکمت حادث ہے قدیم نہین مین چاہتا ہون کہ دوست وہ دلیل پیش کرین جو محسوسات
کے حد سے باہر ہو محسوسات کے دلائل کو واسطے انتظام اندرونی حکمت کے
مقید اور معتبر جانتا ہون واسطے بیرونی حکمت کے ان پر التفات نہین رکھتا
کیونکہ جو بچہ مرغی کا انڈے کے اندر ہے وہ جہان کی اندر کی کیفیت کا البتہ علم
رکھتا ہو گا انڈے کے باہر کا حال وہ کیا جانے پس جو کہتا ہے وہ نادان ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اوسکا نام عقل کل دعالت اوسلے دہرن گربھ وہت تت ہے آدمی کو اوس سے بلند پرواز کرکے کہنے کی امکان نہین ہے کیونکہ اوس سے ... یقین او ... اکار کی ایا یعنی خواہش فرض ہوئی ہے ❊

مہت تت سے اہنکار پیدا ہوا اوسکا نام حکماء یونان سنے نفس کل قرار دیا ان دونون کے اتصال سے پرجاپت ظاہر ہوا اوسکا نام حکماء یونان سنے جسم کل قرار دیا

۳ عقل کل بنفس کل وجسم کل کی آمیزش سے تین گن پیدا ہوئے

۱ رجوگن یعنے قوت پیدا کرنے کی اسکا نام حکماء یونان سنے جذب منفعت یعنی شہوت رکھا ❊

۲ ستوگن یعنی قوت قائم رکھنے کی اسکا نام حکماء یونان نے ... رکھا

۳ تموگن یعنے قوت مٹا دینے کی اور فنا کرنیکی اسکا نام حکماء یونان نے ... اور غضب قرار دیا ❊

چونکہ انتظام عالم کا ان تینون صفات سے ہوا اور ہوتا ہے اسوجہ سے انکو سب سے زیادہ بزرگی ہے اور حکماء ہند عقل کل یعنے ہرن گربھ کو چداکاس یعنی محیط کل کہتے ہین اور نفس کل کو من اکاس یعنے درمیان عالم کے اور جسم کل کو بھوت اکاس یعنی پرجاپت کہتے ہین اور ہرن گربھ کو مجموعہ عناصر لطیف اور پرجاپت کو مجموعہ عناصر کثیف بھی بولتے ہین ❊

۴ ان چھہ کی آمیزش سی تین نوع کی خلقت پیدا ہوئی اعلے اوسط ادنے ❊

۱ عقل کل سے بدھ چت اہنکار نمایان ہوئے

۲ نفس کل سی برہما وشن مہیش ظاہر ہوئے ❊

۳ جسم کل سے سُرگ لوک مدہ لوک مرت لوک

موسوم ہوئے اور اونکا نام دماغ اور دل اور جگر بھی ہوا ٭

۵ ان سب سی اکاس یعنی خلا اوس سے ہوا اوس سے آگ
اوس سے جل یعنے پانی ہے اوس سے خاک اور اون سی سبد
سپرس و روپ رس گندہ پیدا ہوئے اور اون سے
قوت سامعہ و لامسہ باصرہ ذائقہ شامہ پیدا ہوئین ٭
ان قوتون کے قیام کو کان چشم زبان، آنکھ ناک بنی
اور ان قوتون اور اونکے مکانون کے قیام کو جہات باد و سورج ورن
و اسنی کمار دیوتا پیدا ہوئے ٭

۶ ان سب کی اشتمال سے اجرام فلکی اور اجسام ارضی اور اون
سب سی سماء طبعی اور سماء عالم دکون و فساد و آثار علوی ظاہر ہوئے ٭

۷ ان سبکی اختلاط سے نطفہ یعنی تخم جمادات و نباتات و حیوانات
ناطق و مطلق پیدا ہوا جو شمار مین چوراسی لاکھ مشہور ہین نے مادر و پدر
مرضی خالق سے پیدا ہو گئے ہر چند کہ بہت مخلوق ایسے ہین کہ بنظر ظاہر
اونسے آزار ہی پہونچتے ہین مگر وہ بھی بیفائدہ نہین ہوئے کیا ہوا جو ہم
خاصیت و وصف ہر ایک سے ناواقف ہین اور پیدایش اونکی جدی طور سے ہوئی ٭
جمادات اپنے جسم کو آپ بڑھاتی ہین نباتات کے تخم مین
نر و مادہ پیدا ہوئے دیکھو درخت کے بیج کے اندر گیج نر اور اسمین دو قاش
ہین ایک نر کی دوسری مادہ کی جب زمین کے اندر پہونچکر گرمی پاتی ہین
دونون سے ایک شاخ نکلتی ہے حیوانات ناطق و مطلق کا نر و مادہ علیحدہ ہو
اونکے اتصال سے خلقت پیدا ہوتی ہے
اور سوا اسکے اب بھی جہان جیسا وزن مطابق ہوتا ہے ویسی ہی
پیدایش ہو جاتی ہے ٭
دیکھو سرکہ مین اکثر جانور پیدا ہو جاتے ہین اور بچھو بنانے کا ایک

نسو ہے کہ اوسکی اجزا جمع کرنے سے جسقدر چاہو بچھو بنالو اور دریا مین ہوا کے رو سکنے سے خود بخود بلبلے ہو جاتے ہین مگر چونکہ پانچون بباعث کم وزنی دو عنصر کے دیر پا نہین ہوتے جیسے اکثر جانور مادہ بے اتصال نر کے خاکی انڈہ دیدیتے ہین ✣

اس نطفہ مین تین قسم کی قوت ہوتی ہے اول نشو ونما کی دوم تحریک کی سوم تمیز کی جس قوت سے نشو ونما ہوتی ہے اوس سے دس ۱۰ پران پیدا ہوسکے ✣

۱ پران ۲ اپان ۳ سمان ۴ اودان ۵ بیان ۶ کرکل ۷ کورم ۸ ناگ ۹ دیودت ۱۰ دہنجی

۱ پران کی حرکت ہے ناک سے پیرون کی اونگلی تک کہ اوس سے دم چلتا ہے اسکا مقام دل مین ہے ✣

۲ اپان حرکت اسکی نشست گاہ سے عضو مخصوص تک یعنی مقعد مین اور کثافت کو دور کرتی ہے ✣

۳ سمان سینہ و ناف مین حرکت کرتی ہے اسکی حرکت سے سب جگہ طعام پہونچتا ہے ✣

۴ اودان اسکی حرکت حلق سے تا ام الدماغ ہے ✣

۵ بیان سب جسم مین یہ رہتی ہے ✣

۶ کرکل یہ معدہ مین رہتی ہے اور طعام ہضم کرتی ہے ✣

۷ کورم آنکھو مین رہتی ہے کہلنا و بند ہونا آنکھونکا اس سے متعلق ہے

۸ ناگ اسکے سبب سے ڈکار آتی ہے اور گلے مین رہتی ہے ✣

۹ دیودت یہ درمیان ہر دو پستان کے رہتی ہے ✣

۱۰ دہنجہ اسکے سبب سے بعد مرگ جسم پھول جاتا ہے ✣

حکماء یونان ان قوتون کو آٹھ قرار دیتے ہین یعنی قوت ہاضمہ دافعہ

رماسکہ وغیرہ ٭

۲ جس قوت سے تحریک ہوتی ہے اوس سے ہاتھہ و لنگ ناطق قیب۔

دپانو اور نطق پیدا ہوسکے ٭

۳ جس قوت سے تمیز کا تعلق ہے اوس سے حواس باطنی یعنی

من چیت بدہ اہنکار انکو انتہہ کرن بھی کہتے ہین ٭

۸ ان سبکو اشتمال سے پچیس چیز پیدا ہوئی اور پانچون عنصر

سے فرض ہوئی ٭

۱ خلا سے ۱ سر ۲ ناف ۳ پیٹھہ ۴ پیشانی ۵ کمر

۲ ہوا سے ۱ دوڑنا ۲ پھیلنا ۳ سکڑنا ۴ کودنا ۵ چلنا

۳ آگ سے ۱ بھوکھہ ۲ پیاس ۳ نیند ۴ کاہلی ۵ کانتی

یعنی روشنی ٭

۴ پانی سے ۱ تخم ۲ عرق ۳ چربی ۴ رال ۵ خون

۵ خاک سے ۱ استخوان ۲ گوشت ۳ رگ ۴ چرم ۵ روم

۶ نوع انسان مین مرد جو اول پیدا ہوا اوسکا نام

سابہنومنو و آدپرس و آدم اور عورت کا ست روپا و آدشکتی

و حوا قرار پایا اون سکے اتصال سے آجتک اوسیطرح

سلسلہ جاری ہے ٭

خالق مخلوق نے واسطے اونکے قیام کی غذا پیدا کی کیونکہ بغیر غذا اسکے

قیام جسم کا نہین ہوتا ہے بلکہ قوت غذا سے پاتا ہے وہ بھی ان پانچ

عنصر سے مرکب ہے اوسکے چھہ ذائقہ ہین ٭

۱ پھیکا تت اکاس کا ہے ۲ ترش تت ہوا کا ہے ۳ چرپرا تت

آگ کا ہے ۴ نمکین تت پانی کا ہے ۵ شیرین تت زمین کا ہے ٭

۶ کڑوا ان پانچون ذائقہ کے ملنے سے ہو جاتا ہے سوا سے انکے

اور بھی قوت روح موسوم ہین اول سات شہ ا طمع ۲ الیب
۳ کندار ۴ تدعسم ۵ یخیسم ۶ دہرت ۷ نکہاد دوم جنیروشن
دہد سوم حاصل ہونا مطلب کا ؛

غذا سے رس بنتا ہے اور وہ جزو بدن ہوتا ہے اور اوس سے خون
اور خون سے گوشت اور گوشت سے چربی چربی سے نس نس سے
پٹھہ پٹھہ سے ہڈی ہڈی سے مغز مغز سے نطفہ پیدا ہوتا ہے اور نطفہ
سات رنگ کا ہی ۱ سفید ۲ سرخ ۳ سیاہ ۴ سبز ۵ زرد ۶ گلابی
۷ صندلی تولید و تناسل کیواسطے تین جزو اعظم ہین ۱ خون حیض عورت
۲ نطفہ مرد کا ۳ پران باو جو کہ شہوت مرد و عورت کو حرکت دیتی ہی ؛

خون حیض عورت جو بعد طہارت باقی رہے اور منی نطفہ مرد جو کہ جوش و حرارت
صفرا و خون اور شہوت سے پیدا ہوا اونکو پران باو متحرک کرے اور رحم مین
عورت کے ٹھہراوے تب اسطرح نشو و نما پاتا ہے ۱ آٹھہ پہر مین ملکر
گاڑہا ہونے کے بعد علقہ ہوتا ہے ۲ سات روز مین جوش کھاکر
مثل حباب کے بلند ہوتا ہے ۳ پندرہ روز مین گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہی
۴ ایک مہینے مین سخت ہوتا ہے ۵ دو مہینے مین سر پیدا ہوتا ہے
۶ تین مہینے مین ہاتھہ پانو بنتے ہین ۷ چار مہینے مین اونگلیاں اور سب عضو
مرتب ہوتی ہین ۸ پانچ مہینے مین پیٹھہ کی ہڈی اور اور سب ہڈی سخت
ہوتی ہین ۹ چھہ مہینے مین محل حواسون کے درست ہوتے ہین ۱۰
سات مہینے مین منہ پیدا ہوتی ہے ۱۱ آٹھہ مہینے مین ہر شی مکمل اور درست
ہوجاتی ہین ۱۲ نو مہینے مین شکم سے برآمد ہوتا ہے ؛

اگر خون حیض عورت مرد کی منی سے زیادہ ہو لڑکی پیدا ہو
اگر مرد کی منی حیض کے خون سے زیادہ ہو لڑکا ہو اگر منی مرد اور خون حیض
عورت برابر ہون مخنث پیدا ہو ؛

وقت مجامعت کے اگر پان باد کا زور ہو تو نطفہ سکے دو حصے ہو کے توام پیدا ہوویں اور جو مرد یا عورت اوس وقت میں غمگین یا خائف یا متفکر ہوویں جو اولاد ہو کسی عضو سے ہینا اور کوئی نقصان رکھتا ہو جیسے اندھا یا کانا تولد انسان کا دو موضع سے ہوتا ہے ایک پشت پدر دوم رحم مادر سے

۱ آدمی کی کھوپری میں چار حصے ہین ۲ دونون جبڑون مین ۱۶ ہڈی ہین ۳ دانت تلے اور اوپر کے ۳۲ ہوتے ہین ۴ پشت پدر سے اور رحم مادر سے ۷۔۱۰ منزل طے کر کے برآمد ہوتا ہے اور تکلیف سے گذر ہوتا ہے

۵ پیوند جسم مین ۱۸۰ ہین ۶ نسین ۹۰۰ پیوند کے مضبوط کرنے کو ہین ۷ رگین ۷۰۰ ہین یعنے غذا اور رغون جا بجا پہونچتا ہے ۸ ہڈی ۳۶۰ ہین ۹ بال چار کروڑ پچاس لاکھ ہین اس جسم کا نام سریر ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ تین قسم کی آگ انہین رکھی گئی ہے ٭

۱ جٹھر اگنی یعنے معدہ کی آگ اسکو حرارت غریزی کہتے ہین اور نفس نباتی بھی بولتے ہین اسکے ذیل مین ونش تپران مذکورہ بالا ہین یعنے قوت نشوونما و بڑھنا و پھولنا او پھلنا اور یہ چار قسم کی غذا کرتا ہے اول دانت سے چبانے والی چیز دوئم چوسنے والی چیز سوم نچوڑنے والی چیز چہارم چاٹنے والی چیز

۲ آگ دل کی اسکو نباتی کی آگ بھی سکتے ہین اور نفس حیوانی بھی بولتے ہین قوت تحریک اور حرکت ارادی سکے مکان اور آلات اسکی ذیل مین ہین مثل آنکھ و قوت بصر روشنی و شہوت و غضب و جذب منفعت و دفع مضرت

۳ آگ گیان اسکو نفس انسانی اور نفس قدسی بھی سکتے ہین اسکی روشنی سے وے دونو آگ جل جاتی ہین اور اس جسم کے قیام کی مدت سو برس کی ہے اگر اعتدال سے زندگی بسر کرے ٭

اس جسم مین سختی علامت مٹی اور جریان علامت پانی اور گرمی نشانی آگ اور منفذ نشانی ہوا اور خلا کی ہے ٭

مٹی پانی کو جذب کرتی ہے اور اوسمین خمیر اوٹھاتی ہے جیسے نان بائی آٹے کو خمیر کرتا ہے پھر ایک صورت بناتی ہے جیسے کمہار کھلونہ بناتا ہے پھر آگ پکاتی ہے اور جلا دیتی ہے پھر ہوا پھونک کے چوڑا تی ہے اور خلا دیتی ہے جیسے شیشہ گر شیشہ بناتا ہے تاکہ اون خالی مقامات مین غذا اور اعضا و عقل و بول و براز وغیرہ رہین سماعت کو کان مین دیکھنے کو آنکھ مین سونگھنے کو ناک مین چکھنے کو زبان مین چھونے کو جرم مین کسافت کی مدخنت کو مقعد اور آلہ تناسل مین عقل کیواسطے دماغ مین خلا ہے ؛

تین اوستھا یعنی حالت ہین اول جاگرت یعنی ناسوت یا بیداری دوم سپن یعنی خواب یا ملکوت سوم سکھپت یعنی جبروت یہہ تینون حالت متغیر ہین اور تریا یعنی لاہوت چوتھی حالت ہردم رہتی ہو حالت جاگرت مین قوت حواسون کی متوجہ محسوسات ظاہری رہ کر کار و بار مین مصروف رہتی ہے اور اوس حالت مین تریا کا مقام آنکھون مین ہوتا ہے ؛

۲ دوم سپن یا ملکوت اسمین حواس متوجہ بہ انجام امورات باطنی رہتی ہین اس حالت مین تریا کا مقام گلے مین رہتا ہے ؛

۳ سوم سکھپت یعنے جبروت اسمین انسان سنے خبر ہو جاتا ہے اور تمام حواس مع دل کے آتما سے ملجاتے ہین مگر گیان یعنی نادانی یعنی جہے اور رفتار ہو پاکر پھر حالت بیداری مین آجاتا ہے اسحالت مین تریا کا مقام دلمین ہوتا ہو ۴ چہارم تریا یعنی لاہوت جو ہردم رہتی ہے جب اسحالتمین آجاتا ہے اپنی اصل سے وصل ہو جاتا ہے اسکا قیام سب جگہہ ہے بعضے دماغ مین نشان دیتے ہین ؛

مرنے کے بعد جلی یا گڑے یا سڑے پانچون عناصر کی اجزا اپنی اپنے عناصر

مین ملجاتی ہین جیسے پہلے کچھہ نتہا ویسی ہی پیچھے کچھہ نہین رہتا ہے آدمی علم تشریح
کسی لیئق ڈاکتر سے پڑہے اور پھر کسی آدمی کو چیرے یا چیرتے دیکھے تب معلوم
کرے کہ کیسی صنعت اِس آدمی کے جسم کی بناوٹ مین ہوئی ہے ۞

۱۰ نباتات مین فقط قوت نشو ونما کی ہوئی حیوانات مین قوت نشو ونما و تحریک
کی ہوئی حیوان ناطق مین قوت نشو ونما و تحریک و نطق کی ہوئی یعنے تینون قوت
پیدا ہوئین پس یہ ہی باعث شرف کا ہے ۞

یہ اسباب جسکا ذکر ہوا اسباب اور علت پیدائش اور قیام و فنا
عالم کے ایک نوع پر ہین اندک غور سے دیکھو کہ ہر کوئی آنکھہ سے بذریعہ قوت
باصرہ کے بامداد روشنی سورج دیکھتا ہے انسان ہو یا حیوان اگرچہ بشری
اور حیوان کی آنکھہ دو دو ہین اور ہر ایک کی آنکھہ علحدہ صورت اور شکل
کی ہین لیکن اصل سبکی ایک آنکھہ اور ایک قوت باصرہ اور ایک روشنی دیدہ
ہے پس سمجھے کہ ایک آنکھہ سے سب آنکھین بنی ہین اور ایک قوت باصرہ سے
سبکی قوت باصرہ اور ایک نور سے آفتاب اور آگ اور حرارت غریزی کا اور
سب ایسی طرح گیان اندری سے گیان اندری اور کرم اندری سے کرم اندری
اور انتہکرن سے انتہکرن بنی ہین اس ہی طرح تخم اشجار اور نطفہ
حیوان اور انسان کو خیال کرو ۞

۱۱ سات آسمان جو مشہور ہین اون سے مراد ہے بلندی مرتبہ ہر ایک
کوکب کی کوئی گمان نکرے کہ مثل ست کھنڈ مکان کے ہین نہین یہ ساتون
بلکہ اور بہت بیشمار ستارہ جو منجملہ انکے کچھہ دانایان فرنگ نے بذریعہ دوربین
دیکھے اور انکو بعض نے اپنے نام سے اور بعض نے بادشاہ وقت کی نام سے مشہور
کیا ہے یہ سب ایک افلاک الافلاک کے اندر ہین اوسکی گردش سے ان سب کو گردش ہے
اُنکا بعد یعنے دوری سورج سے شمار ہوئی کیونکہ یہ سب ستارہ سورج کے گرد گھومتے
ہین اُنمین جو سورج سے نزدیک ہے وہ یہ نمبر اول لکھا اسیطرح اور سب کی

شمار بلحاظ دوری ہوئی اور نمبر دوان اونکو دیا گیا چنانچہ زمین بھی منجملہ اونہین
ساتون کے ہے اوسکو بھی شامل اونہین کے کیا گیا اور گردش انکی جسقدر عرصہ
مین ہوتی ہے انکا قطر اور دوری انکی سورج سے جس مقدار پر ہے سب ذیل مین
درج ہے اور جو ستارے کہ خاص گرد آفتاب کے گھومتے ہین وہ بزمرہ قسم اول
مشہور ہین اور ان قسم اول کے ستارون کے گرد جو اور چھوٹے چھوٹے ستارہ
گھومتے ہین انکو بنام چاند مشہور کرتے ہین یعنی بزمرہ قسم دوم جیسے ہمارا چاند
ہمراہ زمین کے گرد آفتاب کے گھومتا ہے لہذا یہ ستارہ زمرہ قسم دوم مین شمار ہوا
اسکا قطر [illegible] میل ہے اور ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے مین گرد زمین کے گھومتا ہے
اور زمین سے دو لاکھ [illegible] ہزار میل دور ہے اور سورج زمین سے نو کروڑ [illegible] لاکھ
میل کے فاصلہ اور اوسکا قطر دو [illegible] ہزار ایکسٹھ میل ہے اگر ساتون آسمان
مثل سات کھنڈے مکان کے ہوتے تو اول ہی فلک کے ستارہ نظر آتے دوسرے
فلک کے ستارہ ونکو کون دیکھ سکتا تھا ؛

نمبر بحساب شمار	نام ستارہ	دوری اوسکی سورج سے	اوسکا قطر کسقدر ہے	کتنے دنون مین سورج کے گرد گھومتا ہے
۱	عطارد	[illegible] کرور [illegible] لاکھ میل	[illegible] میل	[illegible] دن [illegible] گھنٹے
۲	زہرہ	[illegible] کرور [illegible] لاکھ میل	[illegible] میل	[illegible] دن [illegible] گھنٹے
۳	زمین	[illegible] کرور [illegible] لاکھ میل	[illegible] ہزار میل	[illegible] دن [illegible] گھنٹے
۴	مریخ	[illegible] کرور [illegible] لاکھ میل	[illegible] ہزار میل	[illegible] دن
۵	مشتری	[illegible] کرور میل	[illegible] ہزار میل	[illegible] سال
۶	زحل	[illegible] کرور میل	[illegible] ہزار میل	[illegible] سال

ان ہی کو لوکاک ست لوک اتر لوک تھن لوک پتر لوک سرگ لوک
بھورت لوک کہتی ہین اسطرح اتل بتل مہاتل سوتل تلاتل رساتل
پاتال سات طبق زمین کے اس ایک ہی زمین مین ہین انکی تعریف فلاسفی
مین بہت طوالت سے لکھی ہے اور اسی نوع پر سات سمندر ہین اشلوک ۲ بیکر

۳ سشرات ۴ روغن ۵ جغرات ۶ سشیر ؛

۷ سشیرن اور سات دیپ سے اشارہ ہے کہ ہر ایک ستارہ کا جسکا زمین
پر سایہ زیادہ ہے وہ اوسکے متعلق ہے ؛

ان سبکی حقیقت بغیر علم ریاضی اور جغرافیہ اور مقابلہ کرنے انگریزی
و یونانی اور ہندی کے ہر ایک کی سمجھ مین آنا مشکل ہے پس جسکو انکی حقیقت
دریافت کرنی ہو بھوگول اور زکھگول شاستری اور جغرافیہ و ریاضی انگریزی
پڑھے اور یاد رکھے کہ حکماء ہند کی اکثر کلام اصطلاحات اور اشارات سے
ہوسکتے ناواقف اصل مطلب کو نہ سمجھ نوع دیگر معنی کیا کرتے ہین ؛

۱۲ جو اسباب پیدائش عالم یعنی جگت کے لکھے گئے ہیں سب جامہ
انسانی کے اندر ہین اور اوسکو اصطلاحات حکما مین چھوٹا جگت کہتے ہین اور
برہمہ و مایا و عقل کل و نفس کل و عناصر و ثوابت اور کواکب اور جملہ اسباب
اور تمام دیوتا اسکے اندر ہین اور یہ عقیدہ فقط قوم ہنود کا نہین بلکہ یونانی اور
انگلستانی حکما بھی جامہ انسانی کو چھوٹی دنیا قرار دیتے ہین اور روح جسکو آتما اور نفس
ناطقہ اور حرارت غریزی اور سبو انتر آگنی اور جان کہتے ہین اور جسکی قیام سے یہ جسم
نشو و نما پاتا ہے اور حرکت ارادی کرتا ہے اور ادراک معقولات و منقولات
کو قادر ہے وہی برہمہ ہے کیونکہ نہ اوسکا کوئی باپ اور نہ بیٹا اور نہ عرض ہے نہ
طول نہ رنگ ہے نہ شکل نہ کاٹنے سے کٹتے نہ مارنے سے مرتے ؛

۱۳ یعنی پیدائش عالم کی بموجب نقشہ نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ و نمبر ۴ و نمبر ۵
و نمبر ۶ بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو نظر آتا ہے یہی ہرن گربھ یعنے
مجموعہ عناصر لطیف ہے اور سبکو ہرن گربھ کا سروپ جانتے ہین یہ قول بھی مطابق
قول بالا کے ہے کیا ہوا جو بیان مین کہین فرق تقدیم تاخیر کا ہے بلکہ یہ کل
مضمون منقسم بموجب نمبر ۱ کا خلاصہ ہے ؛
نقشہ نمبر ایک سے پانچ تک اخیر مین دیکھو ؛

تنہا

نقشہ نمبر ۶ ہیئت مجموعی کل عالم یعنے برہمانڈ

نمبر	نام عضو	پیدائش عالم میں کیا اوس سے تصور کیا جاوے	نمبر	نام عضو	پیدائش عالم میں کیا اوس سے تصور کیا جاوے
۱	پاے	زمین ہفتم طبق پاتال	۱۱	علامت مردی	پرجاپت کہ جہت توالد و تناسل ہے
۲	پشت پاے	رساتل طبق ششم	۱۲	نطفہ	باران
۳	انگشت پاے	اسرا ان	۱۳	ناف	بھولوک یعنی زمین سے آسمان تک
۴	ناخن انگشت پاے	جانوران سواری اسرا ان	۱۴	سرین	روشنی صبح صادق کہ رنگ سفید ہے
۵	شتالنگ	مہاتل طبق پنجم	۱۵	پاپچہ چھین یعنے مایا	روشنی وقت شام کہ رنگ شفق ہے
۶	ساق	تلاتل طبق چہارم	۱۶	عمق ناف	سمندر بحر محیط
۷	زانو	سوتل طبق سوم	۱۷	حرارت معدہ	بڑوانل اگنی
۸	ران	بتیل طبق دوم	۱۸	رگہاے بدن	تمام دریا عالم کے
۹	کال یعنے وقت و زمانہ پا یگک	پایہ رفتار	۱۹	شکم	بھنورلوک
۱۰	عضو مخصوص	اتل طبق زمین	۲۰	اشتہاے خاطری	آتش قیامت صغرا

نمبر	نام عضو	پیدائش عالم میں کیا اوس سے تصور کیا جاسے	نمبر	نام عضو	پیدائش عالم میں کیا اوس سے تصور کیا جاسے
۲۱	تشنگی	خشک ہونا پانی کا قیامت صغرا میں	۳۲	پران	ہوا
۲۲	سینہ	سرگ لوک کہ بہولوک سے اوپر ہے	۳۳	پشت	اشمال بدوادہرم
۲۳	بیچ نال	تمام ستارہ ہا سے	۳۴	استخوان میان پشت	کوہ ہمالہ
۲۴	پستان راست	بخشش پیش از سوال	۳۵	استخوانہا ہمچاہ	دیگر کوہہا مر راست وچپ کوہ ہمالیہ
۲۵	پستان چپ	بخشش بعد از سوال	۳۶	دست راست	بخشش و بارش
۲۶	دل	اعتدال ہر سہ گن رج ست تمر	۳۷	دست چپ	اساک
۲۷	حرکت دل	برہما یعنے صفت ایجاد	۳۸	خط ہاے کف دست	الپسرا یعنے حور
۲۸	صفت پیدا دن	لیشن	۳۹	ناخن ہاے	فرشتہ
۲۹	صفت فنا وقہر وغضب	مہیس یعنے رودر	۴۰	از بند دست راست تا آرنج	اگن نام فرشتہ یعنے لوکپال
۳۰	تبسم وخوشحالی	مایا	۴۱	از بند دست چپ تا آرنج	ایسان نام فرشتہ دیگر
۳۱	گیان	حرارت و رنج وغم کو دور کرے	۴۲	آرنج ہاے	طلب ہر چیز یعنے درخت طوبے

نمبر شمار	نام عضو	پیدا شیٔ عالم میں کیا اوس سے تصور کیا جائے
۶۵	نظر یا نگاہ	تمام آفرینش عالم
۶۶	چشم برہم زدن	روز و شب کا ہونا
۶۷	ابروئے راست	مہتر نام فرشتہ محبت و دوستی
۶۸	ابروئے چپ	دیوتا نام فرشتہ قہر و غضب
۶۹	پیشانی	تپ لوک کہ بالائے جن لوک کے ہے
۷۰	کاسۂ سر	لوکا لوک کہ سب لوکوں سے اوپر ہے
۷۱	موئے سر	ابر ہائے سیاہ مہا پرلے کے
۷۲	لوک ہائے موئے بدن	نباتات ہمہ قسم
۷۳	حسن	لکشمی یعنی دولت و خوبی
۷۴	صفائی بدن	آفتاب کی درخشندگی
۷۵	خانۂ مہا پرش	صورت ہر فرد انسان

نمبر شمار	نام عضو	پیدا شیٔ عالم میں کیا اوس سے تصور کیا جائے
۷۶	روح	چید اکاس
۷۷	خلوت خانہ و محل خاص	انسان کامل
۷۸	جب نیچے سانس جاتا ہے	تمام عالم موجود ہو جاتا ہے
۷۹	جب دم روکتا ہے	تمام عالم مستتر ہو جاتا ہے
۸۰	جب اوپر کھینچتا ہے اور اندر گرتا ہے	پھر لے یعنی قیامت پیدا ہوتی ہے

چوتھی موج چودہ حواس ظاہری و باطنی و قواے افعالی کی تعریف مین

سوال تعریف حواس ظاہری و باطنی و قواے افعالی اور نیز یہ کہ اونسے کسطرح عمل کرے بیان کیجیے ؃

جواب حسب قول حکماء یونان پانچ حواس باطنی اور پانچ حواس ظاہری اور پانچ قواے افعالی ہین اور یہ نفس حیوانی سے متعلق ہین کیونکہ نباتات کو یہ قوت نہین ہین اور حرکت ارادی مدد کے واسطے ہین اور حرکت ارادی کے دو مطلب ہین ایک جذب منفعت دوسرے دفع مضرت حواس باطنی کے شروع کا نام موجب شاستر کے انتہکرن ہی اور حواس ظاہری کو گیان اندری اور قواے افعالی کو کرم اندری کہتے ہین یونانی پندرہ چیزون اور ہندوستانی چودہ چیزون کو منتظم تمام مہمات دنیا و عقبے اور جو کچھ موہوم اور موسوم ہے قرار دیتے ہین اور کسی ولایت کا حکیم اور کسی مذہب کا پیشوا اس قول کے خلاف اپنے بیان مین نہین کہتا مین بھی اسپر یقین کرتا ہون ؃

اول انتہکرن انکو حکماء یونانی حواس باطنی کہتے ہین اور تعریف بھی کچھ بطور جدا کرتے ہین ؃

۱ حس مشترک ہے اسکا کام ہے حواس باطنی کے احکام کو حواس ظاہری کو اور حواس ظاہری کے بیان حواس باطنی کو پہونچانا ؃

۲ خیال اسکا ذمہ ہے حفاظت کرنا اوسکا جو حس مشترک سے ملے ؃

۳ وہم اسکا فعل ہے جو چاہے وہ بنالے سچ کو جھوٹھ

اور جھوٹھ کو سچ

۴ — ستشکرہ یعنی ذکرہ اسکا کام ہے حافظہ کے موجودات کو تجویز کرنا

اگر عقل کے قریب ہو یا ذکرہ سے متعلق ہو اور [illegible] تو سنسکرت کو [illegible]

۵ — حافظہ امانت رکھنا جو اسکے سپرد ہو اور حاضر کرنا جو [illegible]

اور حکما یونان نے اسکو صورت سے بیان کیا ہے

۱ — من یعنی دل یہ برہما کا لوک ہے اور اسکی قوت برہمائی قوت ہے دیوتا اسکا برہما ہے وجہ ظاہر ہے کہ برہما آفریدگار عالم ہے یہ دل بھی جو چاہتا ہے پیدا کر لیتا ہے اور ایک قوت اسکی یہ ہے کہ اجزا سے گیان اندری مثل آنکھ اور اجزاے کرم اندری مثل ہاتھ حالت جاگرت میں اپنی قوت سے فعل کرتے ہیں حالت خواب یعنی سپن میں اپنے مقام سے بجای دیگر جانے کو قدرت نہیں رکھتی یہ دل حالت خواب میں بھی جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے اور سب قوت اسکی فرمان برداری کرتی ہیں اور رفیق رہتی ہیں جبتک آدمی بیدار رہتا ہے ہر ایک اندری اپنے اپنے محل یا لوک میں رہتی ہیں جب یہ سوتا ہے سب اندری اپنا مقام چھوڑ اوسکے پاس حاضر ہو جاتی ہیں وجہ ظاہر ہے کہ حالت خواب میں آدمی آنکھ سے کچھ نہیں دیکھتا اور پاؤں سے نہیں چلتا اور دل سپنا دیکھتا ہے اس دل کو آتما کی حرکت بھی کہتے ہیں اور سنکلپ او بکلپ میں جو انکھ پرکاش کی صفحہ ۲۲ میں ہے اسکی تعریف میں بہت کچھ لکھا ہے حکماء یونانی اسکو شہوت قرار دیتے ہیں جسکے معنی ہیں جذب منفعت

۲ چت قوت واہمہ کو کہتے ہیں جو نیک و بد کو ہمیشہ خیال کرتا ہے اور سچ و جھوٹھ کو تلاش کرتا ہے اور وہم و رجا میں پھنسا رہتا ہے ایک کو بگاڑ دوسری کو دیکھتا ہے اسکو شو کا لوک کہتے ہیں اور اسکی قوت کو شیو کی قوت اور دیوتا اسکا شیو ہے اور بعضے مقامات میں بیان ہیں اور چت کو ایک ہی قرار دیا ہے اور حکماء یونانی اسکو غضب یعنی دفع مضرت کہتے ہیں اور نفس حیوانی اور قوت ارادی کے ذیل میں

دیوان کو فرض کرتے ہین اور جگہ مین اسکو مقیم سمجھتے ہین ؎

۲ — بدھ یعنی عقل اسکو بشن کا محل کہتے ہین اور دماغ مین نشان دیتے ہین اور اسکی قوت کو بشن کی قوت اور دیوتا اسکا بشن کو قرار دیتے ہین حق الیقین اس سے پیدا ہوتا ہے کمال اسکے سبب سے پاتا ہے چیتیل یہ کہاتا ہے شرف انسانیت اس سے ملتا ہے صاحب کرامات اور صاحب معجزات اس سے ہوتا ہے آرام اس سے ملتا ہے بیم ورجا اسکی پرستش سے جاتا ہے عامل جو افراط و تفریط سے محفوظ رہے اسکی عبادت سے رہتا ہے حکیم اسکا بندہ ہوتا ہے پیدا کرنا حق الیقین کا علم اور عقل سے بشن پوجا اور بشن اوپاشنا ہے ؎

۴ — اہنکار یعنی انانیت یا برھم یا آتما یا جو نام رکھو اوسکا لوک ہے اور اوسکی قوت یعنی انانیت معنی قدرت ہے اور دیوتا اوسکا وہی صاحب خلق اور خلقت ہے ؎

خلاصہ یہ ہے کہ عقل یعنی بدھ کی درجات کا نام حواس باطنی اور انتہ کرن ہے ؎

۳ پانچ حواس ظاہری جنکو شاستری زبان مین گیان اندری کہتی ہین ان پانچون حواس ظاہری اور اونکی قوت دینے والون کو جاننا اور اونسے بواجبی فعل کرنا اور حد اعتدال سے افراط اور تفریط کیطرف رجوع نکرنا فی الحقیقت پوجنا پانچون عنصر کا ہے جن سے یہ سنسار بنا ہے اور اجرام فلکی اور اجسام ارضی اور کرہ بیضاوی موسوم ہوا ہے اور نیز پوجنا ان پانچون دیوتا کا ہے جو مہمات دنیا کے منتظم ہین جو یہ پانچون تت مایا سے بنی ہین اور مایا پرمیشر کی ہے جسنے انکی بزرگی کو جانا اونکے خالق کی عظمت کو جانا اوسنے اوسکو مانا جسنے بزرگ جانا وہی عبادت ہے اور عبادت کا نتیجہ آرام ہے پس پایا ؎

۱ شبد یعنی آواز یہ خلا سے برآمد ہوتی ہے اسوجہ سے اسکو آکاس کا جزو قرار دیا اور سماعت آواز کی کان سے ہوتی ہے اسواسطے اسکو قوت سامعہ

کہتی ہین اور دیوتا یعنی فرشتہ اسکا جہات کو فرض کیا ہے اور جہات دس ہین پورب پچہم دکہن وغیرہ اور وجہ ظاہر ہے کہ جو آواز آتی ہے انہین اطراف وجوانب سے آتی ہے پس پیدا کرنیوالا آواز کا جہات ہے ؛

کان آواز کا محل ہے اور قوت سامعہ حاصل شید اور جہات اسکا دیوتا انکو فاعل فعل مفعول فرض کرو چاہو اور کسی تثلیث سے نسبت دو لیکن ظاہر تین ہین حقیقت مین تین نہین وجہ ظاہر ہے کہ اگر کان اور سوراخ کان نہون تو اور جہات کے وجود سے کچھ حاصل نہو اسی طرح اگر کان اور جہات رہین اور قوت سامع معدوم ہو نے سود ہو اگر جہات نہو اور کان اور قوت سامع ہو لاحاصل ہو پس تینون محتاج ایک دوسری کی ہین اور ایک بغیر دوسری کے ناکارہ پس تینون ایک ہین اور خلا کی فروعات ہین ؛

جو اخبار نیک و بد تحریر نہین ہوتی اور جہان تقریر نہین پہونچتی وہ مسموع ہوتی ہین اونکی تصدیق کانون سے کیجاتی ہے اور انہی کی سماعت سے ہدایت اور کلام سے بزرگون کی جو نصیحت اور غیرون کی راے اور ارادہ سے جو واقفیت ہوتی ہے یہی باعث تقویت اپنے دل کا ہوتا ہے اس خیال سے چاہیے کہ ہر کوئی اپنے کانون کو ہر وقت کھولا رکھے تاکہ اوسکو حال دنیا اور عقبی کا ہمیشہ معلوم ہوتا رہے اور اوسکی عقل تیز ہوتی جاوے مگر واہیات کلام کے سننے سے اگر کانونکو بند کرے تو بہتر ہے اور جو بیخبر ہو کے خبردار کی تقلید کر کانون کو بند کرے تو سمجھنا چاہیے کہ اسنے صانع کے ایک فرشتہ کو قتل کیا یا ایک قوت کو ضائع کیا ایسی غلط فہم سے وہ بہتر ہے جو مادرزاد بہرا ہو یا کسی علت سے بہرا ہو گیا ہو ؛

۲ — سپرس یعنی لمس یہ قوت لامسہ ہوا سے پیدا ہوئی اور تمام جسم کے چرم مین پر ہے اسکا دیوتا پران بایو یعنے پون ہے لوک یعنی محل اوسکا تمام جسم کا چرم قوت اوسکی لمس ان تینون کو باخود وہی نسبت ہے جو شید کی تعریف مین بیان ہوئی یہ قوت سخت و ملائم شئے کو بغیر دیکھے و بغیر سنے یعنی بلید دوسرے

حس کی پہچان دیتی ہے اور لذت مساس دیتی ہے اور دوست و دشمن کو بتا دیتی ہے تمیز گرم و سرد ہوا کو نہیں پہچانتی اسیواسطے بیماری پاتے ہین ❊

۲ — آنکھہ یہ قوت باصرہ کے متعلق ہے اور دیوتا اسکا سورج اور آگ ہے اور آنکھہ سورج اور آگ ہے سورج اور آنکھہ اور قوت باصرہ معنی واحد ہین تمام مہمات دنیاوی آنکھون کی مدد سے سرانجام ہوتے ہین جیسے آفتاب سے تمام کواکب اقتباس نور کا پاتے ہین ایسی ہی آنکھہ سے تمام جسم کے دیوتا اور گرم اندری اور اونکے کرن روشنی و مدد پاتے ہین اور جیسے آفتاب کو ساتون ستارے مین اور عنصر آگ کو پانچون عنصر مین بزرگی ہے ایسے ہی آنکھون کو پانچون گیان اندری مین فضیلت ہے باعث یہ ہے کہ نیر اعظم سے متعلق ہین جیسے نہ سورج و چراغ سوا تاریکی اور کچھہ نظر نہ آوے اور ہزار نعمتین پیش نظر ہون کسی سے کچھہ حظ نہ اوٹھی ایسی ہی نہ آنکھون کے سماعت راگ اور مساس کسی ملائم چیز سے اور ذائقہ طعام و شراب سے اور سونگھنے عطریات سے لذت نہ ملے کیونکہ جیسا یقین آنکھون کے دیکھنے سے ہوتا ہے ویسا دوسرے حواسون سے نہین ہوتا ہے وجود واجب الوجود کو بیشک یہ نہین دیکھہ سکتے لیکن سوای اوس ایک ذات کے کوئی شے نہین جسکو نہین دیکھہ سکتے عوام آنکھون کو نعمت عظمی بتاتے ہین اکثر بت پرست اور اکثر ہندو آفتاب کو خدا سمجھتے ہین مین خداوند عالم کو لاتعین سمجھتا ہون اور آفتاب کو تمام موجودات سے بزرگ بلکہ اپنی آنکھون کو آفتاب خیال کرتا ہون کیونکہ اگر میری آنکھین نہوتی تو آفتاب کا وجود اور عدم میرے واسطے مساوی ہوتا ❊

آنکھون کو بدنظری سے بند کرنا واجب ہے مگر نیک نظری کو چھوڑنا اپنے تئین زندان ظلمات مین ڈالنا ہے بطور واجبی دیکھنا اپنی بیگانی چیزون کو واسطے علم کے ضرور ہے ❊

جو محل نوشیروان نے یا مقبرہ شاہجہان نے یا عجائب خانہ وکٹوریا کوین نے بنایا بنانے والے کو اوس سے فقط لذت دیکھنے کی ملتی تھی یا ملتی ہے مین بھی اونکو

دیکھنا وہی حظ اوٹھاتا ہون جو اونکو حاصل تھی پس ہے اگر کوئی دیکھے وہ
اون مکانات کو اپنا سمجھتے ہین تو مین بھی اونکو اپنا جانتا ہون کیونکہ یہ چیزین
سے وہ مکان بنے اوہنین چیزون سے اونکا بنانے والا اور بنوانے والا
اور مین بنا ہون پس مین اور وہ سب غیر نہین ہین مرنے کے بعد وہ چیزین
کے ہمراہ اوسکا محل نہ گیا جبتک اوسکی آنکھ کھلی رہی وہ دیکھتا رہا پس
بھی تا دم حیات دیکھنے کو ممانعت نہین ✻

اسی طرح تمام موجودات پانچ عنصر سے بنتی ہی اور خلا (آکاش)
اور آگ و پانی اور مٹی مین کسی کی مزاحمت نہین ہے پس چاہیے کہ جبتک قید
حیات مین رہے جو حواس ہی اونکی طاقت کے موافق ہوا جبی کام لے اور جسکے
حواس باختہ یا ضعیف یا معدوم ہون اونکو مردہ سے اس عمل سے تمام مخلوق
اور تمام دیوتا اور پیدا کرنیوالے دنیا اور عقبی کو راضی و خوشنود کرے ✻
اگر کوئی آنکھون کی زیادہ خاطر کرے یعنی کسی صورت کا تماشا ہو جائے
ضرور کان اور ناک اور زبان و چرم سے بے پروا ہوگا پس اونکو نقصان پہونچیگا
جب نقصان پہونچیگا اونکو رنج ہوگا جب رنجیدہ ہونگے تو شکایت کرینگے ہرچند
کہ آفتاب اوسکی طرفداری کریگا مگر جب چارون ملکر شاکی ہونگے تو صانع پانچون کا
ترکیب اس فعل کو عادل نہ سمجھے گا اور جسکی نظر مین پانچون برابر ہین کبھی ایک کے
طرفدار اور چار کے دشمن سے خوش نرہے گا ✻

ہماری آنکھ چھوٹی ہے اس سبب سے ہمکو چھوٹائی اور بڑائی آفتاب
و کواکب اور آگ و خاک و انسان و حیوان مین نظر آتی ہے جسنے ان سب کو
بنایا ہے اوسکی نظر مین شیر جو انسان کا دشمن ہے اور بھیڑ جسکو انسان اپنی
خوراک سمجھا ہے سب برابر ہین ✻

۴ — ذائقہ جسکو رس کہتے ہین محل اسکا زبان اور دیوتا اسکا برن ہی پیدائش
اسکی پانی سے ہوتی اور کام اسکا تمیز کرنا ذائقہ تلخ و ترش وغیرہ کا ہی بہت آسان ہے

کہد یناکہ میٹھا ہے لیکن مصری و قند و شکر و گوڑ و بتاشہ و نیشکر و پونڈہ کی ذائقہ کو اور تمیز کرنا ہر ایک کی تفاوت کو بجز زبان کے اور کو نہین ؛

جیسے گھڑی مین بہت پرزے ہین گو کہ نشان دینے والا ساعت کا ایک پرزہ ہے لیکن جب ایک پرزہ ٹوٹ جاوے سبکی طاقت ضعیف ہو جاوی ایسے ہی جسم انسان مین بان ہے اور غذا کہ جس سے حیات و نشو و نما متعلق ہے وہ اس سے وابستہ ہے ؛

جو تمیز ذائقہ کی نہین رکھتا برن دیوتا کی پرستش نہین کرتا برن دیوتا کی پرستش مین تمیز کرنا ذائقہ کا ہے ہر چند بظاہر پوجاری برن دیوتا کے وہ ہین جو خواجہ خضر کو پوجتے ہین اور دریا کی پرستش کرتے ہین مگر میری دانست مین وے صورت پرست ہین حقیقت پرست نہین ہین ہان جنہون نے ذائقہ سے خاصیت غذا و دوا کی تمیز و تفریق کی اور کرتے ہین اور کرینگے وے حقیقت پرست ہین ؛

خداوند عالم نے ہمکو زبان اور زبان کی طاقت واسطے تفریق ذائقہ کی بخشی اور برن دیوتا کو واسطے سرانجام اس کام کے متعین کیا جو آدمی بعد دریافت حقیقت چند شئے کے ذائقہ کے کہ وجود انکا پنچ تت اور پنچ بھوت سے ہے سبکو ملا کے کھا جاوے مختار ہے اگر جو بے تمیزی سے دوسرے کی حرص کر تمیز و تفریق ذائقہ کی نہین کرے وہ نافرمان و سرکش ہے ؛

۵ گندہ یعنی بو یعنی خاک محل اسکا ناک اور دیوتا اسکا اشونی کمار قوت اسکی شامہ دیکھو آفتاب اور آفتاب کی دہوپ اور آدمی اور آدمی کی طاقت اور برہمہ اور برہمہ کی مایا الٰہی ہے پس اشونی کمار اور قوت شامہ اور ناک جو اسکا محل یعنی واحد ہین ؛

مٹی بظاہر چارون عنصر یا پانچون تت سے کثیف ہو لیکن اوسکی بو سب سے زیادہ لطیف ہے اور دماغ کو جو محل عقل کا ہے یعنی جبرئیل کا اوسکو قوت دیتی ہے جسکی ناک تمیز بو نیک و بد کی نہین کرتی وہ جبرئیل کے ذریعہ سے احکام الٰہی سے بے بہرہ رہتا ہے اور آدمی آنکھہ یا کان کے ضایع ہونے سے ذلیل نہین ہوتا جیسے ناک کے قطع ہونے سے ؛

عبادت کی بہت ترکیب مین عدالت سے اعلے اور آسان کوئی ترکیب نہین ہے
عدالت ان پانچون حواس کی مدد سے ہوتی ہے ان پانچون کو بموقع کام مین
لانا عدالت ہے بے موقع کام مین لانا ظلم ہے اور اونکو معطل اور معزول
کرنا داخل عبادت نہین یہ ہدایت معقول اور منقول سے مطابق ہے
اور کسی مذہب وملت سے خلاف نہین ہے وجہ یہ ہے کہ دلائل حکماسے ثابت ہے ٭

صانع صنعت نے جسطرح سے حاصل کرنے حکمت نظری کو پانچ گیان
اندری ہر متنفس کو عطا کین اوسی طرح سے واسطے تعمیل حکمت عملی کے پانچ کرم
اندری بخشین تاکہ اون سے علم حاصل کرے اور ان سے عمل کرے کیونکہ
اگر کوئی کسی کا دشمن ہو اور یہ اپنے دشمن کو قتل کرنا چاہے آنکھ نہو
تو کس طرح دیکھے دشمن اور اوسکی گردن کو جیسے تلوار مارے اور آنکھ ہو
اور ہاتھ نہو تو کسطرح اوسپر وار کرے پس دونون چیز ضرور ہین جسکو علم
نہو اوسکا عمل بیکار ہے اور علم بے عمل کے فضول ہے پس واسطے
عمل کے کرم اندری ہین ٭

۱ نطق یہ خاصہ انسانی ہے حیوانات کو مثل انسان کے نہین اور اوسکا
دیوتا آگ اور اوسکا محل زبان ہے اوسکی تعریف وہان ہوگی جہان جان کی
تعریف ہوگی کسواسطے کہ اسکو نفس ناطقہ بھی کہتے ہین یہان دوسری طرزسے بیان ہے ٭
نطق سے بہت کام نکلتے ہین اور اندک غلط اور مہمل اور بیموقع کلام
ہونے سے قیامت برپا ہوتی ہے اسکا قابو مین کرنا سخت دشوار ہے اگر
حسب موقع ہو تو افسون کا نتیجہ دیوے اور کرامات اور الہام اور آواز غیب
ہوجاوے اور بے موقع ہونے سے ہلاک کراوے حسن اسکا سچ اور
نقص اسکا جھونٹھ ہے جو در بدر اور گھر بگھر موجود ہے سچ وہ بولنا ہے کہ جسکے سبب
حواس ظاہری و باطنی اور کرم اندری اپنا فعل بواجبی کرین اور دل و دماغ و جگر یعنی
برہما و بشن و مہیش اپنے اپنے مندرون مین براجے رہین اور اعتدال سے

بطرف افراط و تفریط نجاوین اور حکمت نظری و عمل سے سرفراز ہووین ایسا شخص کمیاب بلکہ نایاب ہے اور جھوٹھہ بولنے کو ہر کوئی ہر وقت طیار ہے اگر کوئی جھوٹھہ بولنے کی عادت نکرے اور سچ بولنا اختیار کرے تو آہستہ آہستہ سب اندری اپنا اچھی فعل کرنا اختیار کرلیین ۞

۲ ہاتھہ اندر لوک ہین اور قوت یدی اندر اور اندر انکا دیوتا جو دنیا کا شہنشاہ اور عرش آسمان کا بادشاہ ہے مین سمجھتا ہون کہ صنعت و تجارت و زراعت و خدمت سے دنیا کا عیش میسر ہوتا ہے اور نیک افعال ہاتھون کے کرنے سے نعمت عظمی ملتی ہے پس یہ بادشاہ حرکت ہین اور جو مہم ہاتھون سے سرانجام ہوتی ہین عیان ہین حیف ہے کہ ہاتھہ وہ حرکت کرے جو عدالت سے دور اور ظلم سے قریب ہو ۞

آدمی اپنا دشمن عمرو اور زید کو قرار دیتا ہے حقیقت مین اوسکو دشمن وہی ہین جنکو یہ اپنا یار سمجھہ رہا ہے مثلاً ہاتھہ بھی اسکا دشمن ہے جب یہ چوری کرتا اور جعل بناتا اور رشوت لیتا اور کسی کے گلے مین پھانسی ڈالتا اور کسی پر تعدی کرتا ہے صاحب ہاتھہ کا سزا پاتا ہے ہوشیار کو چاہیے کہ عقل سے کام لے تاکہ ہر کوئی ہی اسکی خدمت کرے ورنہ ہاتھہ اور پانون جو جورو و فرزند سے زیادہ عزیز ہین وہی سبب قتل کے ہوجاوین مین سمجھتا ہون کہ میرا نہ کوئی دوست ہے نہ دشمن جو دوست ہوجاتا ہے ان چودہ کے افعال و حرکات سے ہوجاتا ہے ۞

۳ آلہ تناسل مرد اور عورت کو پرجاپت و بنوع دیگر چندر مان کا لوک ہی اور خواہش زنان و خواہش مردان قوت اس آلہ کی اور پرجاپت یا چندرمان دیوتا اس آلہ کا ہی یونانی حکما قمر کو عقل فعال کہتے ہین اور تخم و نطفہ کو اوسکی قوت سمجھتے ہین جیسے آفتاب جہان کو روشن کرنے و نشو و نما دینے والا ہے ویسی ہی چاند جہان کو پیدا کرنیوالا ہے جیسے زراعت کے کاشت کرنیوالے کاشتکار ہین ویسی ہی مخلوق کا پیدا کرنیوالا یہ معلوم ہوتا ہے اسکی فضیلت کو دیکھہ شیوجی کے لنگ کی مع علامت زنانہ پرستش کی رواج ہوئی اور شیو یا مہادیو کل برہمانڈ کا نام ہے ۞

۴ مقعد جم راج کا لوک ہے اور قوت دافعہ جم یعنی ملک الموت اور وجود ظاہر کہ جو شکم مین جاتا ہے وہ مقعد سے نکلجاتا ہے وہن مین جانے کیوقت غذا کی دوسری صورت ہوتی ہے اور جب نکلتی ہے اور صورت کی ہو جاتی ہے ❊
اگر ملک الموت نہوتا تو پچھلے آدمیوں کے ہجوم سے ہمکو رہنے کو جگہہ نملتی اور جو قوت دافعہ اور جا ہے مخرج نہوتا تو دروازہ آمد و شد کا بند ہوتا پھر نشو و نما معدوم ہوتا اور احتیاج معاونت کی ایک دوسرے سے نرہتی بس تمام انتظام جو اس صورت سے نظر آتا ہے برہم ہو جاتا ❊
۵ پانون باون کا لوک ہے اور قوت رفتار باون کی مایا یعنی قوت اور قدرت اور باون اُنکا دیوتا ہے عوام سر کو شریف اور پانون کو ذلیل سمجھتے ہین میرے خیال مین سب برابر ہین جنکے بغیر ہم اپنے ارادہ کو تمام کر نہین سکتے ہین دیکھو لشکر مین طبنورچی تو پ نہین چلاتا بندوق نہین چھوڑتا تلوار نہین مارتا مگر بغیر طبنورچی کے جنگ کو سپاہی دلیر نہین ہوتا ہے حرکت ارادی کا یہ جزو اعظم ہے ❊
ہند اور چین کے مردم اسکی فضیلت کو نہین جانتے اسی باعث سے جو جو انتفاع اور ملک کے آدمی اوٹھاتے ہین اون سے یہ محروم ہین طبیعت
اگر درخت متحرک شدی زجای بجاے نہ جور ارہ کشید و نہ جفا مر تبر ❊
اب سمجھنا چاہیے کہ آدمی کو بلندی سے پستی مین گرانے کو اور پستی سے بلندی پر چڑہانے کو اور آدمی سے حیوان یا شیطان بنانے کو اور دیوتا یا فرشتہ کہلانے کو یہی ایک[۱] یا تین[۳] یا چودہ[۱۴] یا پندرہ[۱۵] یا بیائیس[۲۲] یا تیتالیس[۴۳] ہین اور تمام مرد عورت یہ چودہ قوت اپنے پاس رکھتے ہین فقیر ہے یا امیر انسان ہے یا حیوان ❊
آزادی و گرفتاری اور بیم و رجا اور دوستی و دشمنی اور نفع و نقصان اور الفت و نفرت کا دینے والا اور پیدا کرنے والا حقیقت مین

آفریدگار کل عالم کا ہے مگر اسباب ظاہرین یہ ہین اگر یہ باہم خود اتفاق کرین اور اپنی
حد سے باہر قدم نہ بڑھاوین اور ایک دوسرے سے دب نجاوسے اور ایک
دوسرے پر زور نکرسے اور حد اعتدال کی حفاظت کرین کمال کو پاوین اور
انتہاے نظر اور امکان بشر سے بلندی پر چڑھ جاوین اور جو برعکس عمل
کرین متحمل تمام مذلت و رسوائی کے ہووین ❊

بموجب بیدون کے تین راہ ہین کرم کانڈ اوپاشنا گیان مین انکے
جسم مین اِن تینون کے دیوتا اور عامل دیکھتا ہون ❊

کرم اندری کرم کانڈ ہین اور انتہ کرن اوپاشنک اور گیان اندری گیان ہے
وہ اوپاشک مورکھ ہے جو بغیر گیان اور کرم کے اوپاشنا کرے ❊
وہ کرم کانڈی نادان ہے جو بغیر اوپاشنا گیان وکرم کرے ❊
وہ گیانی اگیانی ہے جو بغیر اوپاشنا وکرم کے اپنے تئین گیانی سمجھے ❊

ثبوت یہ ہے کہ کرم کانڈ اور اوپاشنا اور گیان کرم اندری و
گیان اندری و انتہ کرن سے بنے ہین جبتک یہ چودہ ایک دل اور
ایک راے ہون سب ناقص و ناتمام و ناکارہ ہین دلیل ظاہر ہے کہ آدمی
ایک ہاتھ سے چوری کرتا ہے تمام جسم قید ہو جاتا ہے علی ہذا القیاس
اور کسی بدفعل سے پس ثابت ہے کہ ایک کے قصور سے سبکو نقصان
پہونچتا ہے اور ایک کی نیک فعل سے سبکو آرام ❊

اچھی کرم اندریون کی تعمیل شرائط کرم کانڈ کی ہین اور اچھے شوق
انتہ کرن کی اوپاشنا ہے اور اچھے خیال گیان اندریون کے گیان ہے اور
تینون سے مکت ہوتی ہے اور بدفعلی اور غلط فہمی اور محال طلبی سے مصیبت ہے
مصیبت اور سختی پر سختی ملتی ہے ❊

کرم کانڈ بموجب شاستر برہمنون کے اور ہین اور شاستر یہودیت و ہنود کے
اور اور حسب آئین محمدی و عیسوی و موسوی اور لیکن دلائل عقلی سے منتخب ہین ❊

ہر عضو سے کام اعتدال سے لینا تعمیل شرط کرم کانڈ کی ہے
اندازے سے زیادہ یا کم لینا بغاوت اور انحراف آئین کرم کانڈ سے ہے
اور معطل و بیکار چھوڑنا بدتر حیوانیت سے ہے مثلاً آلہ تناسل واسطے
تولید و تناسل اور لذت مباشرت اور اخراج بول کے بنا ہے اور اوسکے
دو حصہ ہین ایک بصورت مردانہ دوم بصورت زنانہ دونون ملکے نتیجہ تولید
اور لذت کا دیتے ہین اور اخراج بول کا جدا جدا کیا کرتی ہین اگر کوئی اوسی سے
بغرض لذت زیادہ کام لے گنہ گار ہے کیونکہ جب کوئی اس اندری کی شغل
مین زیادہ رہے دوسری اندریون کے کام کے سرانجام کا وقت ضائع ہووے
اگر کوئی اسکا کام اس سے نہ لیوے خداوند عالم کے انتظام سلطنت مین نقصان
واقع ہو کہ انقطاع تناسل ہووے پس گنہگار ہے اگر کوئی اسکو قطع کرے
یا بیکار کر دے وہ ناپاک ہے کیونکہ درخت بھی پھلتا ہے اور جانور بھی بچہ
پیدا کرتا ہے اور کھان بھی ہر قسم کی جمادات سے اپنے جسم کو زیادہ کرتی ہے
یہ ناپاک کسی کام مین نہین رہتا ہے اگر ایک مرد اور ایک عورت باخود گذران مین
تو حفاظت اعتدال کی رہے اور ثبوت ظاہر ہے کہ نطفہ مخلوق کا ایک آدم یا آدیش
یا سایمبھو من اور ایک حوا یا ست روپا یا اوشکتی سے ہوا جسکی نسل مین توتد کرو
مخلوق ہے اب ایک مرد کو دو یا زیادہ عورتین کس واسطے ضرور ہوی خود غرض
اپنے نفع کے لائق آئین بنا لیتے ہین کم زور اور کم عقل اونکی پیروی کرتی ہین مگر
جو آئین عدالت کی ہے وہ وہ ہے جسکے دونون پلہ برابر رہتے ہین اور دو حصہ
مساوی ہین ✣

بعضے ناانصاف و ناخدا ترس اپنی تفریح طبع کے واسطے اکثر جانور کو
اونکے زن و بچہ سے جدا کر آدہ گز کے پنجرہ مین قید کرتے ہین یا تو اون کو یہ
طاقت تھی کہ روے زمین کی سیر کر سکتے تھے یا وہ بیچارے ایسی بے بس
ہو جاتے ہین کہ ایک پر تک نہین کھول سکتے اور بعضے قصور بے قصور جان سے

مار دیتے ہین اور بعضے زبان کے مزہ کیواسطے بیچارون کو ہلاک کرتے اور اوسکو تعمیل شرائط کرم کی جانتے ہین یہ کتنا بڑا ظلم ہے پیشوایان قدیم اور اونکے پیروان نے اپنے مزہ کیواسطے آیت وحدیث اور منتر جنتر بنا لیے ہین اور یہ کہتے ہین کہ مذبوح کو بہشت مین پہونچایا مین یہان سوچتا ہون کہ اگر بہشت اونکی دانست مین ایسا قریب ہے اور افضل مکان ہے اور دنیا فانی پس سب سے پیشتر آپ قتل ہوکر کیون نہین بہشت مین پہونچین اور اپنی اولاد کو پہونچاوین تاحیات یہان رہکر مرتکب افعال ناقصہ کے کیون ہوں لیکن میرے قول کو فوقیت کرورون کے مقابل کب فروغ ہوسکتا ہے اور جو رسم ہزارون برس سے جاری ہوگئی وہ ہرگز قطع نہین ہوسکتی اور عادت ہوکے داخل طبیعت ہوگئی ؛

بعضے تین یا چار یا پانچ شادی قوم وغیر قوم مین کرتے ہین جس سے طبیعت خوش ہووے اوسکی طرف طبیعت راغب رہے باقی بیچارہ اوسکی جان کو روتی رہے نکاح سے غرض یہ ہے کہ نسل جاری رہے اور شہوت رفع ہو پس دونون باتین ایک عورت سے حاصل ہوسکتی ہین باقی ہوس ہے ؛

اگر بعد وفات پہلی عورت کے دوسری شادی کرے تو مضائقہ نہین مگر اوس حالت مین کہ اوسکے قوا افعالی تندرست ہووین اور عمر بھی قریب تیس چالیس برس کے پہونچی ہو ؛

بملاحظۂ نقشہ مردم شماری ربع مسکون معلوم ہوتا ہے کہ ہر ولایت و دیس مین مرد زیادہ عورت کم ہین یعنی نف ۹ کروڑ مرد عورت ہین عورت جالیس کروڑ مرد بچاسں کروڑ اگر عورت زیادہ ہوتی تو واجب ہوتا کہ ایک مرد دو یا ڈیڑہ عورت سے گذران کرتا اور اگر برابر ہوتی تو ایک مرد اور ایک عورت کا جوڑا ہوتا بسبب کمی عورتون کے ازروئے حساب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک عورت ہر مرد کو معین اور موضوع ہوئی مگر جسقدر مرد زیادہ ہین اوسی قدر مرد مادرزاد کم شہوت اور بے علامت مردی ہین اس حساب سے بالیقین

سمجھ مین آتا ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت کا باخود گذران کرنا صانع صنعت کا خاص ارادہ ہو اسمین کچھ شک کرنا نہین چاہیے کیونکہ اس مقام پر دلیل کامل کو گواہ رویت سے زیادہ شرف ہے ✤

آدمی مرد عورت کے اتصال سے پیدا ہوکر تیسرا مزاج پیدا کرتا ہے اسی سبب سے باوجود ۹ کرور مین ارادہ مختلف ہے اور یہ ہی باعث رسم و رواج اور مذہب ایک خاندان یا ایک دیس یا ایک قوم کی ایک ہونے کا ہے یعنی جو شخص قوت نامیت قوی رکھتا ہے وہ سرکش و خود پسند ہوتا ہے اور پابند رسومات و مذہب سابقہ نہین رہتا ہے اپنی رای کے مطابق تعلیم و تحکم مین رہتا ہے اگر سب قوتین مثل عقل اور واہمہ و حس مشترک و کرم اندری و گیان اندری قوی ہوتی ہین تو کوئی شریف مرتبہ پاتا ہے کیونکہ ایجاد اچھی صنعتون اور تعمیل اچھے فعلون کی کرتا ہے اور کراتا ہے جو اور قوتین ضعیف ہوتی ہین تو ذلیل اور خوار رہتا ہے ✤

اگر قوت اہنکار مع اور قوتون کے قوی ہووے یعنی قوت ذہنی اور کسبی بھی مطابق ہو حکیم اور فلاسفہ اور رکھیشر ہو جاوے کہ اس سے بڑا مرتبہ انسان کو نہین ملتا ہے اور جو کسی قدر اسمین خلل رہے تو اور خطاب پاوے کیونکہ حکیم عدالت سے ہوتا ہے اور حکیم کے معنی ہین برابر رکھنا ہر ایک قوتون کا علم اور عمل اور صنعت سے ✤

جو کوئی بصفات مذکورۂ بالا موصوف ہووے اور علم لدنی اور علم نجوم یعنی خاصیت اور عادت کواکب اور علم طب یعنی خاصیت عناصر اور اسکی فروعات مثل نباتات و جمادات و حیوانات ناطق و مطلق اور علم ہیت اور شکل و رنگ اجرام و اجسام کہ علم قیافہ بھی اسکا ایک جزو ہے رکھتا ہو اور تجربہ کار بھی ہو یعنے ازمایش مطابق کرکے کر چکا ہو اور تمام اصول و فروع حکمت نظری سے ممتاز ہو وہ جو کچھ غلط نہو اور سہو و خطا سے پاک ہو مگر اس صفت سے موصوف کوئی ہوتا نہین کسی قدر قصور کسی طرح کا ہر ایک مین رہ گیا اور رہا ہے

اور رہیگا اس سبب سے کسی کی کوئی بات سچ اور صحیح ہو جاتی ہے
اور کوئی بہند اوسکے لپسانیکی بہت باتین بہت رہون اور ناقص
کم اوسکو بہتر جاننا چاہیئے ٭
جب ایک قوت قوی ہوتی ہے تمھیں چاہ دہ سکے اور سب پر غالب ہو کے
اپنے تابع کرتی ہے پھر سب قوتین اوسکے ہمراہ ہو جاتی ہین جو نفع وضرر
اوسکو ہوتا ہے سب پر قسمت پاتا ہے مثلاً جسکی قوت مباشرت قوی ہوتی
ہے وہ کسبیون وغیرہ سے زنا کرتا ہے اوسکے عوض مین آتشک و سوزاک
وجریان وجذام اور خوف و اضطراب اور قید وجرمانہ اور موت اور
ذلت ولذت مباشرت جو کچھ حاصل ہوتا ہے تمام جسم اوسکے رنج و
راحت مین شریک ہو جاتا ہے بلکہ روح بھی بسبب ہمسایگی رنج
وراحت کو گوارا کرتی ہے ٭
جسکی قوت واہمہ قوی ہوتی ہے وہ دم بدم مثل گرگٹ کے رنگ بدلتا ہے
اور جسطرح کی ایک ڈھال گینڈے کی جو ترٹون پر اور کچھوا کی پشت پر
اور سپاہی کے ہاتھ مین رہتی ہے اوسکے دل پر رکھی رہتی ہے اسکا نام
قسمت رکھتا ہے اور جو شغل اس سے بد ہو جاتا ہے اور جس کام کو کاہلی
اور جاہلی سے نہین کرتا ہے اوس عیب کو ڈھال کے تلے دبا تا ہے اور
اوسی ڈھال کا دوسرا نام شیطان بھی بیان کرتا ہے جب تک یہ ڈہال
دل سے اوٹھائی نہین جاتی تب تک پیسته پرند کے مانند اوڑ نہین سکتا
مرغ اور مور کی طرح تڈی بھرتا ہے تھک کر گر پڑتا ہے اور پابند
خلط ومادہ اور عقل ونقل اور برہان ودلیل اور ممکن وغیر ممکن اور حدوث
وقدم اور اسباب مجازی سے رہتا ہے کبھی دھریا کبھی مشترک کبھی بندہ
ہو کر بہشت کی امید رکھتا ہے اور دوزخ سے طور و تناسخ مین مبتلا ہو
جہنم امید ہوکا فکر کیا کرتا ہے اور اسباب مجازی کو معتبر جانتا ہے اور جسطرح

کبوتر ایک پنجرہ سے دوسرے پنجرہ مین جاتا ہے یہ عیسائی و محمدی
و ہنود دوسرا اوگی بنا رہتا ہے اور اپنا لقب عفت و دستگاہ و شجاعت و
حکمت شعار عدالت پرور رکھتا ہے مگر ڈھال کی پناہ مین مثل لومڑی
اور گیدڑ کے دم دبائے پھرتا ہے سبب یہ ہے کہ آدمی دو جزو سے
مرکب ہوا ہے ایک جسم دوم جان یہ تعریف جو ہوئی جسم اور متعلقات جسم کی ہر
جسم کے اصول و فروع سے کمال اور زوال جسم کا متعلق ہے اور جو کچھ
گرہ عضاوی کے اندر ہے سب جسم رکھتا ہے گو کہ جان جسم کے اندر ہے
اور جسم کے رنج و راحت مین شریک ہے لیکن مثل جسم کے لائق اشارہ
حسی نہین ہے اور مثل خلا کے اندر و باہر محیط ہے اور قسمت پذیر نہین ہوتی
جب اوسکو اپنی جان کا علم ہوتا ہے تب سے نظیر و بے تمثیل ہو جاتا ہے
یہ مرتبہ تب ملتا ہے جب وہ ڈھال شکست ہو جاتی ہے اوس ڈھال
کے چیرنے کو ہر کوئی زور آزمائی کرتا ہے اور طرح طرح کی ترکیب بناتا اور
بناتا ہے لیکن شکست ہونا اوس ڈھال کا سخت و دشوار ہے ؛

جسکی پرستش کو عوام در بدر اور گھر گھر و شہر بشہر و دیس بدیس
بھٹکتے پھرتے ہین سب ہمکو ہمارے جسم مین موجود نظر آتے ہین عوام اونکی
پوجن کی بدہ اور طرح بتاتے ہین اور مین سمجھتا ہون کہ اونکی محاورہ
اور اونکی قولون کو بطور رواجی جاری رکھے تو وہ دیوتا عامل سے ضرور
راضی رہین جس بدہ سے بعضے پوجتے ہین عوام ہنستے ہین جس ترکیب
سے مین بتاتا ہون کسیکو نہین دیکھتا جو اسپر اعتراض کرسے کیونکہ بید
کے خلاف نہین ؛

ہنود کے واسطے معتبر کتاب چار بید ہین اوسکے بعد چھہ شاستر اونکے
بعد اٹھارہ پوران حیف ہے کہ اونکے مضمون کو کوئی نہین دیکھتا اور نہ سنتا
اور نہ سمجھتا اور نہ عمل کرتا ہے ہم کہتے ہین کہ بیدون کی حکم کے موافق

عمل کرو اور جبتک فضیلت حاصل کرنی سکو ذلیت مین نہ پڑو اور پورانون
مین جو اتہاس ہین اونکی حکایت ظاہری پر خیال نکرو بلکہ نتیجہ باطنی کو
دیکھو کہ قائل کا مطلب اس قول سے کیا ہے کیونکہ وہ سب رموز وغوامض ہین
جو دیوتا اور فرشتہ اور پیغمبر اور امام ورکھیشر و اولیا بنا چاہے
مثل اونکے تمیز حاصل کرے اور چودہ حواس سے مثل اونکے فعل کرکر
پس ویسا ہو جاوے وسے جو ایسی لقب ہوئے تھے انہین چودہ کو یار
و مددگار اور رفیق و شفیق رکھتے تھے اور اونہین چودہ کے عنایت و کرم سے
اوس درجہ کو پہونچے بھوت و چڑیل و مسان و پیر اور غازی و شہید و فرشتہ
خصال و بہائم سیرت جو مذکور ہوئے یا زیر قلم نہ آسکے سب جامہ انسانی
کو پہنتے تھے اور یہی چودہ قوت رکھتے تھے اور روز ازل سے آجتک اور
آج سے قیامت تک خلقت انسان کی اسی طرح حواس و پران و گوشت
و ہڈی رکھتے تھے اور رکھینگی اور بید کی شرتی ہے کہ انسان و برہما و
بشن و رودر کے دن مختلف ہوتے ہین مگر عمر سبکی سو برس کی مقرر ہے
اور بید برہما کا بچن ہے اور برہما سب سے پہلے پیدا ہوا ہے پس یہ
قول سب جگ سے اول کا ہے اس صورت سے جو انسان پہلے پیدا ہوکے
مرگئے اور جو زندہ ہین اور آیندہ پیدا ہونگے جان اور جسم اور حواس
و پران مین برابر ہین ہان علم و عقل و دولت و حکومت اور حرکات و سکنات
و سکونت شہر و مکان و رنگ و شکل و قد و مزاج ایک کے دوسرے سے
مختلف تھے چنانچہ اب بھی ہین اور آیندہ بھی ہونگے جیسے باپ و بیٹا
اور توام برادر بالکل یکسان نہین ہوتے پس ہر متنفس کی پاس فوج برابر
ہے جو شکست پاتا ہے اور مذلت اوٹھاتا ہے اپنی ناتمیزی سے اور
جو فتح پاتا ہے اپنی ہوشیاری سے ✤
اس مضمون کو جو رقم ہوا بیدون اور شاستروں سے اور یونانی حکما کی

اقوال سے بالمعنی مطابق پایا مجھے کمال افسوس ہوا کہ وے دیوتا جو دولت
وحکومت اور آرام وعزت اور جورو و بیٹیا اور سواری ونوکر اور سلطنت
دینے کی طاقت رکھتے ہین اور وہ دیوتا جنکو یہ دیوتا بناتے ہوئے ہین اور کل کاکل
وجود کا جز ہے سب ہمارے جسم کے اندر ہین اور بیم ورجا ہمارے چیت کے
بناتے ہین آرام اور مکت ونجات ہماری عقل کے اختیار مین ہے اپنی جہالت
اور بی علمی اور بے عقلی سے یا نقصان صحبت اور تربیت فقیرون سے دولت
مانگتے ہین جو ایک ٹکڑہ روٹی کو محتاج ہین اور در دیوار سے نجات چاہتے ہین
جو ہمارے بناتے ہین اپنی حقیقت اور اپنی حالت کو دیکھ رونا آتا ہے کہ ہم کیا
شرف اور کمال رکھتے ہین اور عاقبت سے ڈرتے ہین اس جنم کی عقوبت
سے خبر بھی نہین رکھتے ❊
کیا وہ شخص شیر وپلنگ کو شکار کرے گا جو گیدڑ سے ڈرتا ہے اور کیا
وہ مراد دیوے گا جو خود بھیک مانگتا پھرتا ہے اور وہ کیا مکت کا داتا ہے
جو ہمارے ہاتھ سے زمین مین دفن ہوا ہے ❊
اتما بشن یعنے بدہ کو لکھہ کہ شو یعنے چیت سے کہدے کہ بیم اور شک کو
کہ یہی میرے دشمن ہین فنا کردے اور برہما یعنی من کو کہدے کہ مکت یعنی
آزادی دارین پیدا کردے اور دسون دیوتا کو حکم دے کہ اعتدال سے میری
خدمت کرتے رہین اور مورکھ وجاہل کی باتون سے مجھے بچاتے رہین ❊

پانچوین موج نتیجہ صحبت نیک اور حرکات وعادات گیانیون کے بیان مین

سوال حرکات وعادات گیانیون اور نتیجہ صحبت نیک اونکی سے آگاہ کیجیے

جواب آدمی کو واسطے سرانجام مہمات دنیا اور عقبےٰ کے اور پہونچنے اپنے
اصل مقام پر جو دونون سے باہر ہے علم اور عمل درکار ہے عمل بواجبی
علم سے ہوتا ہے اور فراہمی علم چار صورت سے ہوتی ہے ؛

۱ ذکاوت ذہن اور شوق کامل اگر ذکی ہو اور شوق نہو کچھہ حاصل نہو نا

۲ مطالع اور ملاحظہ کتب نظری اور عملی ہر زبان اور ہر مذہب سے
جیسے کہ یونانی حکمت نظری اور عملی کی تعریف انوار نامتناہی ور بھاگ بحری
مین رقم ہے اور ہندی حکمت نظری اور عملی مین بید شاستر اور پوران
ہین اور انگریزی مین فلاسفہ اور درسی کتب ہین ؛

۳ اوستاد لائق کہ لفظون سے بہت معنی پیدا نہین ہوتی اکثر اوستاد
لفظی معنی بتا کر گمراہ کرتے ہین جیسے اندر کے جسم مین ہزار آنکھہ
بتاتے ہین مصنف اور قاری کلام نے غلط نہین کہا اور جھوٹ نہین لکھا
مگر اوستاد نے اپنے شاگردون کو گمراہ کر خلاف قیاس کے متوجہ کر دیا ؛

۴ صحبت و مجالست عالم و عامل اور ذکی سے اگر صحبت نیک میسر نہو تمام
علم اور عمل جو حاصل ہوا ہو معدوم ہو جائے جیسے جو مکان مدت کی
معماری سے طیار ہوتا ہے ایک ساعت کے زلزلہ اور سیلابی و بیلداری
سے منہدم ہو جاتا ہے یا مرمت نہونے سے ویران ہو جاتا ہے ؛

ہند کے مردم کی خرابی فقط نقصان صحبت سے ہوئی ہے کہ ذکی بھی
پیدا ہوتے ہین اور کتابین بھی ہر علم کی میسر ہین اور اوستاد بھی بہ تلاش
ملنا سکتے ہین لیکن ہر وقت کے ہمنشین اچھے نہین ہوتے کیونکہ طفولیت
مین آدمی کو ما اور دایہ مصاحب ہوتی ہین اور جب مکتب مین بٹھلائے جاتے ہین
اول تو بالکل ناسمجھہ ہوتے ہین دوم تعلیم اور تربیت بھی حسب قاعدہ نہین
ہوتی اور جب کچھہ ہوش آتا ہے کتابین قصہ و کہانی مضمون عشق آمیز کہ
کہ جس سے سن بلوغیت کو پہونچتے ہی کوئے مین گرے پڑھائی جاتی ہین

ماباپ اس بات کا بھی کچھ خیال نہین کرتے کہ لڑکا کیا پڑھتا ہے اور جو پڑھتا ہی
یہ اوسکی حق مین نیک ہے یا بد اور جوانی مین جورو اور آشنا رنڈی مصاحب
ہوتی ہین وے جہالت سے حیوان مطلق کے برابر رہتے ہین علاوہ اسکے
سوا اسے قوم برہمن اور کوئی قوم کا مردم بید اور شاستر کے پڑھنے کا
مستحق نہین ہوتا اور فارسی اور عربی اور انگریزی زبان کے سیکھنے سے
گنہ گار ہوتا ہے کیونکہ وے جاننے بھاشا ہین اگر برہمن کی قوم کے مردم
بھی علم اور عمل رکھتے تو بھی اتنی خرابی پیدا نہوتی اب جو اونکا عمل ہے
اور اوروں کو ہدایت کرتے ہین عام پر ظاہر ہے احتیاج تحریر نہین اسوجہ
سے تمام ہندو رشوت خوری اور جعلسازی اور قلب سازی اور ہر قسم کے
افعال ناقصہ کو رسم و رواج آبائی سمجھے ہوئے ہین اور اونکے کہنے پر بھی
تو عمل نہین جو شخص خلاف اپنے مذہب کے جو کہے اوس ہی پر عمل کرتی ہین
یہ نہین سوچتے کہ یہ بات خلاف ہمارے آئین کے ہے اگر ہم کرینگے کوئی
ہمکو کیا کہیگا یعنے ہندو جو تعزیہ داری کرتے ہین اور پیر و شہید اور غازی
و سرور سلطان سے منت مانگتے ہین اور مسلمان بہشتی اور محمدی قصاب
سے گوشت خرید کر کھاتے ہین اور شیخ سدو کو ذات دیتے جاتے ہین اور عاجزون
کی حق تلفی اور مستحقون کے حق فراموش کر اور دم و جھانسہ دے قرض کر
شادی و غمی مین فضول خرچ کرتے ہین کون کہے گا یہ نیک افعالی ہین پس
اب جو رسم و رواج مروج ہین یہ سب صحبت کی خرابی سے پیدا ہوگئے ہین
اگر مصاحب باعلم اور عمل ہوویں تو تمام ریاضت اور عبادات اور رسومات
شادی اور غمی اور خانہ داری اور وجہ معاش اور آداب و اخلاق موافق
بید و شاستر کے ہو جاوین ؛

بیدون مین صاف لکھا ہے کہ نرگن برمھ کو سرب بیاپک سمجھ کے
اپنی آتما فرض کرو اور ہمیشہ اوسکا دھیان رکھو اور اپنے تئین سیر اور سیر کے

کرمون سے اور اوسکے عادتون سے جدا سمجھ کے آتما مین محویت پیدا کرو چنانچہ
بید انت ایسا کرتے ہین ؛

کرم کانڈیون کے واسطے لکھا ہے کہ برھمچرج کرکے بدیا کا ابھیاس کرو
اور جب فضیلت حاصل کرو بیاہ کرو اور ماں اور باپ اور اوستاد و گورو اور بھائی
و بہن اور یار و آشنا اور ہمسایہ و زن و فرزند و نوکر و غلام اور مالک و راجہ اور مہمان
و مسافر و محتاج کا حق بواجبی ادا کرو اور سبکے ساتھ انصاف سے گذران کرو اور جیو
آتما کو پرم آتما کے دھیان مین رکھو اور بیراٹ روپ کا درشن کرو ؛

اوپاسکون کے حق مین لکھا ہے کہ درمیان دونون ابرو اور دل مین
بشن بھگوان اور شیو کے درشن کرو اور آدم منتر کو جپو اور اشٹانگ جوگ
سیکھ کے ریاضت بموجب اوسکے کرو ؛

گیان اور اوپاشنا اور کرم کانڈ کی جو ترکیب اب ہندوستان مین مروج
ہین یہ بید و شاستر ون سے خلاف ہین تو بالیقین باور کرکے ہمنشینی ایسی آدمی
کے ساتھ چاہیے جو ان صفتون سے موصوف ہون ؛

۱ اول عالم باعلم اور عقل معنی فہم رکھتا ہو تا کہ اوسکی صحبت سے بہتر علم ہووے
اور مباحثہ سے یکدیگر کے عوام کو علم زیادہ ہووے اور عالم وہ نہین ہے جو کسی
زبان کا حرف آشنا ہو یا نظم و نثر لکھہ پڑھ جانتا ہو یا درسی و رسمی باتون سے
واقف کار ہو فی الحقیقت عالم وہ ہے جو دنیا و عقبی کے جزو کل کے حال سے
واقف ہو اور جو اوسکے اندر اور باہر ہے اوسکا علم رکھتا ہو اور علم پر مغرور نہو
بلکہ طالب علم رہتا ہو کیونکہ علم کی کچھ حد و انتہا نہین ہے عالم اگر دنیا داری
کی راہ مین بحث کرے گا تو وہ ہوگی جسمین عوام کی بھلائی ہووے اور عقبی کی
منزل کی جو بات کریگا وہ ہوگی جو بیم و رجا سے نجات دیتی ہو جو اس قسم کی بات نکرے
اور جسکا دل اس راہ پر متوجہ نہو وہ اگر ہفت اقلیم کے بید اور پوران کا فاضل ہو
تو بھی اوسکو دانا سمجھنا نچاہیے اور جو عقبے کے بیم و رجا دکھاتے ہین اور دنیا کی

حیلہ بتاتے ہین اونکو اوسی ... خیال کرنا چاہیئے ٭

۲ عامل وہ ہے جس قسم کی بات کرتا ہو ویسا ہی فعل اور عمل رکھتا ہو اگر تقریر اور ہو اور عمل خلاف اوسکے تو سمجھنا چاہیئے کہ اسکو ہنوز علم نہین ہے کسی سے سُن یا کسی کتاب سے پڑھ کے بات کہتا ہے جیسے نقال تقلید کرتے ہین جیسا جس چیز کا علم ہوا ویسی ہو جاتا ہے وہ عمل خلاف اوسکے نہین رہتا ہے کیونکہ جو شخص پیرنا جانتا ہے وہ سمندر مین بھی کود پڑتا ہے اور ڈوبنے سے نہین ڈرتا ہے اور جو سانپ کو کھلانا جانتا ہے وہ اژدہا کو بھی پکڑ لیتا ہے اور جو اس سریر کو فانی جانتا ہے وہ اوسکے قائم رکھنے کو شدّے اندازہ سعی نہین کرتا ہے اور آتما کو سروگ سمجھتا ہے وہ کسی کو دوست اور دشمن نہین جانتا ہے اور دوزخ کے خوف سے امین ہو جاتا ہے اور تونگری و مفلسی اور فرمان روائی اور فرمان برداری اور آزادی و دنیا داری کو مثل صبح و شام اور روز و شب اور نور و ظلمت کے تصور کرتا ہے ٭

۳ جو عالم و عامل ہوتا ہے اوسکے چہرہ پر کوئی نشان ایسا نہین ہوتا ہے جیسے عوام کے ہوتا ہے وسے فقط اس علامت سے پہچانے جاتے ہین کہ خود ایسا کوئی فعل نہین کرتے جو عدالت اور میانہ روی سے باہر ہو اور خلق خدا کے حق مین مضرت دیتا ہو اور عوام کو اسی راہ پر چلنے کو بغیر کسی طمع کے ہدایت کیا کرتے ہین جنھون نے تعلیم اور تلقین بزور اور زرکی ہے اور اپنے تئین مشیخت پناہ اور شجاعت دستگاہ و یکتا سے زمانے اور عرش آستانی ملقب کیا ہے وہ سب نام اور حکومت اور عیش اور دولت کے بھوکے اور پیاسے سمجھے اور راہ حق شناسی سے جاہل مطلق ٭

مرد سیدھا ان اور کامل عیار وہ نیک بخت ہے جو مانند یاران کے ہر نیک و بد سے یکسان سلوک کرتا ہو اور بغیر ڈر اسنے اور بیہوسلائی دلیل کمال سے

راہ نیک پر لگاتا ہو جنہون نے دوزخ مین سانپ اور بچھو اور بہشت مین حور و غلمان بغیرہ کچھ مشہور کیے اونکی فقط یہ مراد ہے کہ اس تم بدی سے ہمارے قدم سے پرہیز کین اور عقبے وجنم آیندہ مین معاوضہ کے متوقع ہو کر اپنی کسوبے اور متروکہ کو ہمارے جوالہ کرین اور ہماری برابری اور عیب جوئی نکرین پر خوابطر انسانون اور اونکے جانشینون کی صحبت سے کنارہ کر ؛

۴ نیک عادت والے حسب قول حکماء یونان کے وسے ہوتے ہین جنکی تعریف بھاگ بھری مین رقسم ہے اور تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست مدنی کی ذیل مین ہے اور رکھیشرون نے جو تعریف کی اونکا انتخاب یہ ہے ؛

۱ دیاوان ہو یعنے دوسرے کے حال پر مہربان ۲ وردہ نہو یعنی کسی سے کینہ نہو اگر کوئی اوسکے ساتھہ بدی کرے یعنی کلیس یہ درگذر کرے یعنی سانت رہے ۳ جت اندری جسکو جتی ستھو کرتے ہین ہو یعنی شہوت وغضب کو تابع عدالت اور حکمت کے رکھے اور حواس ظاہری و باطنی اور قواے افعالی کو فعل بد اور ظلم کرنے کی طاقت ندے اس سے یہ مراد نہین ہے کہ جتی ملقب ہو کے شادی نکرے اور اولاد اونکے ننگ و ناموس مین رخنہ ڈالے ۴ اوپکاری ہو یعنی اورون کے کام مین مدد کرے جو مشکل اور سختی کسی پر پیش آوے اوسکے مدافعت مین سعی کرے ۵ پاکھنڈی نہو یعنے لوگون کو فریفتہ کرنے کو ظاہرارائی نکرتا ہو ۶ برمھہ گیانی ہو یعنے سواے برمھہ دوسرے کو نمانے اور نجانے اوپر گھٹ مین برمھہ کو دیکھے ۷ ابھمانی نہو یعنے اپنے علم و دولت اور حسن و قوت اور خاندان حکومت پر ناز نکرے اور ہر ایک سے بہ تعظیم و توقیر پیش آوے اور ہر ایک کی تواضع بواجبی کرے اور کسی کے مان کو نہ گھٹاوے ۸ مستقل مزاج ہو یعنے متلون طبع نہو ۹ کومل سوبھاو یعنے ملائم طبع ہو سنگدل اور تند مزاج نہو

۱۰ پوتر رہے یعنی طہارت رکھے عام اسکے معنی سمجھتے ہین کہ بار بار غسل کرے اور دھوتی دھوے مین سمجھتا ہون کہ جسم اور لباس اور مکان ایسا پاک اور صاف رکھے جسکے دیکھنے سے عوام کو فرحت حاصل ہو اور کراہیت نہ آوے اگر دھوتی سو بار دھووے اور اوس سے میل کی بو اور کثافت بجاوے تو مضمون اس مصرعہ کا یاد آوے مصرعہ چون مشوید پلید تر باشد۔ اس سے یہ مراد نہین ہے کہ ظاہر کی صفائی رکھے اور بدن کو ناپاک نہین روزمرہ غسل کرے اور طہارت و استنجا بعد رفع حاجت ایسا کرے کہ ناپاکی مطلق نہ رہے ۱۱ مت واری ہون یعنی صاحب عقل اور متواری نہون یعنے دیوانہ نہون ۱۲ نس کپٹ یعنی صاف دل ہو سے کفر است در طریقت ما کینہ داشتن۔ آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن ۱۳ گمبھیر ہو یعنے تحمل رکھتا ہو ۱۴ باعلم ہوے علم ہو یعنی اول برہمچارج ہو کر طالب علمی کرکے علم طبعی و ریاضی و الہی کے اصول و فروع اور معقول اور منقول ہر ولایت و ہر مذہب سے واقفیت رکھتا ہو کیونکہ جاہل اور بے علم کیسا ہی ذکی اور زود فہم ہو متقدمین کی تجربہ کاری اور نیک و بد کی مصاحبت سے نتیجہ حاصل نکر سکے گا جیسے تیز قدم سوار کی اور تیز گھوڑا ریل گاڑی کی برابری نہین کرسکتا اسی طرح تیز فہم نے علم عالم کی تجربہ کاری کے برابر نہوگا اور جب تک دنیا و عقبی کی حقیقت کو بخوبی حق الیقین سے نہ سمجھے گا دام لذت محسوسات سے باہر نہوگا جو اتفاق سے نقل کیا مثل پر قینچ کبوتر کے ۱۵ سوگ یعنے افسوس و موہ یعنی الفت و جرا یعنے درد و مرت یعنے خوف مرگ و بھوک و پیاس سے بیخود نہو جاتا ہو ۱۶ راست گو ہو جھوٹھ نہ بولتا ہو ۱۷ نیت پر عامل ہو یعنے جو آئین بموجب دھرم شاستر مروج ہو اوسپر عمل رکھتا ہو برخلاف آئین نکرتا ہو ۱۸ اگر کوئی اوسکی تعریف کرے مغرور نہو اور ہجو سے ملول اور دوست کی خاطر اور دشمن کی

عداوت سے انصاف کو ہاتھہ سے نہ دیتا ہو اور سکہہ یعنی اسباب عیش سے غافل اور دکھہ یعنے اسباب غم سے بدحواس نہو جاتا ہو اور رام پھل اور سنکھیا کو یکسان جانے اور پستی و بلندی مراتب کو مساوی مانے اور لعل و زمرد اور سونا و چاندی اور سنگ و کانچ کو اربعہ عناصر سے بنا جانے اور تمام موجودات کو موت اور حیات مین یکسان سمجھے وہ عاقل اور عالم ہے ۱۹ دوکھی اور عاجز کے رنج کے دور کرنے کو ساعی ہو ۲۰ تمام محسوسات سے آزاد ہو یعنے جو شی شبد و سپرس و رنگ و رس و گندہ سے متعلق ہو سب کو فانی جانتا ہو اور ظاہر ہے جو ایسا ہوگا اوسکے دل مین بیکنٹھ اور سرگ بھی بچون کا کھلونہ متصور ہوگا ۲۱ کسی چیز کی آرزو اوسکے دل مین نہو یعنے مکت تک کی خواہش جاتی رہے ۲۲ سب گنون سے جدا ہو جاوے اور بندھن مین برہما اور لشن اور رودر اور مایا اور نرگن اور سرگن کے نہ رہے ۲۳ سر سے بھی الفت نرکھتا ہو اور کسی کا بدخواہ نہو اور ہر ایک کی ہوا خواہی کرتا ہو ۲۴ عالم اور عامل اور تجربہ کار ہو جسکو ایسے شخصون کی صحبت نصیب ہو وہ دام سی پھانک و روگ کے نکلجاوے ہے اور جیتھار تھہ کے درخت پہ جا بیٹھے اور بیم ور جانرک و سرگ سے آزاد ہو جیون مکت و بدیہ مکت خود بخود پاوے ایسی شخص کی صحبت کلپ برگچھہ یعنے درخت طوبٰے اور کامدھن گاے اور پارس پتھر اور چنتامن مہرہ سے اشرف ہے پارس پتھر فقط آہن کو سونا کرتا ہوگا ایسے کی صحبت سے خاک طلا ہو سکتی ہے کام دھن گاے دنیا کی حاجت روائی کر سکتی ہوگی ایسے کی مصاحبت دنیا اور عقبی کی حاجت کو دل سے کھو سکتی ہے اور چنتامن مہرہ کی تلاش مین نادان چنتا مین رہتے ہون گے ایسے کی صحبت مین مضمون اس شعر کا پڑہا ہین گے ؎ امروز شاہ شاہان مہمان شدہ است مارا ۔ جبرئیل با ملائک دربان شدہ است مارا پس ست سنگ کو سب سے بہتر جان اور میری راے یہ ہے کہ جو محسوس ہو

وہ عاقل کی نظر مین جب تک فانی نظر نہ آوے گا اور اوسکو فانی نہ سمجھے گا اور
اوسکی محبت کو دل سے دور نکرے گا تب تک اگر جورو کو چھوڑ دیگا غیر کے
ننگ و ناموس مین رخنہ ڈالیگا اگر اپنی محنت سے معاش حاصل
نکرے گا غیرون کے اندوختہ پر دھیان دہرے گا اگر دنیا کے لوگون
کی صحبت سے نفرت کریگا جنگل کے حیوانات کا مصاحب بنیگا اگر گندم
و برنج سے پرہیز کریگا جنگلی برگ و بیخ سے شکم بھریگا یعنی اچھی و بری
عادات کو چھوڑکے غیر اچھی راہ پر چلیگا ٭

۲ اور جسکو علم طبعی سے یعنے جیسا کہ بیان موج تیسری مین ہوا ہے
آشنائی ہوگی اوسکے دل سے تمنا امرت پھل اور جلا بدن اور کایا کلپ
اور درازی عمر اور نسخہ کیمیا اور اشٹ سدہی اور خوف بھوت و چڑیل اور
پیر و شہید اور برہمن و سید و باد ی نجاویگی ٭

۳ اور جسکو علم ریاضی ہوگا وہ امید سے بہشت اور فرشتون اور
دیوتون اور خوف سے دوزخ و جہنم آیندہ کی مصیبتون سے ایمن ہوگا ٭

۴ اور جسکو علم الٰہی ہوگا وہ پتھرون اور حیوانون و درختون اور آدمیون
اور بھوتون و دیوتون کو ضرور پوجتا رہے گا ٭

۵ اگر ہندوون کے شاستر سے منحرف ہوجاویگا محمد صلعم
کی آیت و حدیث کی طرف رجوع کریگا اور جب اوس سے منحرف ہوگا توریت
و انجیل کو ازبر کریگا غرض ایک پنجرہ سے نکل کسی طرح باہر ہوگا
دوسرے پنجرہ مین جا پھنسیگا ترلوکی کے وہم و رجا سے باہر اور محسوسات
کی لذت سے منحرف جاہل اور آمی ہوا اور نہ ہے اور نہوگا اس وجہ سے
بید و شاستر کے واقف کاران نے اول برہمچرج یعنی طالب علمی
کو فرض کیا ہے جو سنیاسی و بیراگی اور برہمن اول برہمچاری نہین ہوا
سمجھو کہ اوس نے سنیاس دھارن کرکے ترلوکی کی نعمتون اور لذتون کو

نادانی و بیوقوفی سے مفت کھویا اور قتل نفس خود کیا ایسے ہی شخص مریدون
کو سمجھاتے ہین کہ ہمکو علم لدنی ہوا ہے حالانکہ علم لدنی مثل سایۂ ہما اور کیمیا اور بین گاؤ
اور چنتا من عہرہ اور آب حیات کے ایک اسم فرضی ہے پس جو آدمی حکمت نظری
سے ناواقف ہو اگر آسمان پر گھوڑے دوڑاتا ہو اور شراب کو دودہ بناتا ہو
تو بھی وہ سنیاسی نہین اور نہ گرہستی اور علم بے عمل ہیچکارہ ہے ؎
دیکھو شکر و نبات کے مزہ کو کوئی کتاب سے معلوم کرے جبتک زبان سے
نہ چکھے جو تفاوت واقعی ہے ہرگز تمیز نہین ہوگا مثلاً کوئی جماعت زبان کے
عیوب سے بموجب کتاب کے علم رکھتا ہو اور ایسے سبب سے اونکی صحبت سے
متنفر اور مجتنب رہتا ہو جس روز کسی طرح اون سے ہم بستر ہو جاویگا
اور لذت مجامعت حاصل کریگا دل مین خیال کریگا کہ جنہون نے اس فعل
کو منع کیا اور اسکی مذمت لکھی ہے وے بیشک نامرد ہونگے اور جو تجربہ
کریگا اور امتحان لیگا وہ اوس حالت مین بھی کہ پہاڑ اپنی جگہہ کو چھوڑ دے
تو چھوڑ دے یہ اپنے مقام سے نہ ہلیگا ؎
آدمی کی عمر کے چار حصہ ہوئے ہین پہلا حصہ واسطے سر انجام مہمات
دنیاداری کے ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ اگر دنیاداری خالق مخلوق کو ناپسند
ہوتی تو آلہ تناسل اور رسم خانہ داری اور محبت مادری و پدری قرار ندیتا
جس حالت مین پیدائش مخلوق کی اس حیلہ پر منحصر ہے اور پرورش اور تربیت
اولاد کی سعی و کوشش والدین پر اور مہمات تجارت و زراعت و صنعت و محنت سے
سر انجام ہوتی ہین اور بغیر حکم حاکم اور سیاست مدنی انتظام جہانداری بہم
ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر و عیان ہے کہ خداوند عالم کی مرضی ہے کہ
آدمی دنیاداری کرے اگر گرہستی نہون تعلیم اور تربیت کون کرے اور سنیاسی
و بیراگی کی پرورش کسطرح ہو اگر اسکے خلاف کرے انسان و حیوان مین کیا تفاوت
رہے ایسی وجوہات سے مین کہتا ہون کہ جو گرہست آشرم کی مذمت کرتا ہو وہ جاہل

و ناداں ہے گرہست آسرم سب سے بزرگ ہے اس سے بہتر کوئی مقام نہین
کیونکہ فقیر جو سعی کرتا ہے اپنے نفس کے واسطے اور گرہستی خلق خدا کے واسطے
اور اپنے واسطے سینیاسی فقیر ہے اور یہ بادشاہ فقیر نفس پرور ہے اور یہ
خلق پرور گرہستی سمندر ہے اور فقیر ایک کوزہ پانی ۞

لیکن آئین گرہست سی گرہستیون کی سمجھ خلاف ہے کیون گرہست آئین
محض بد افعالی سے بسر کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ جھوٹھ بولنا اور لوگون کو
جھوٹھی بیم و رجا مین پھینسانا اور بیگانہ مال مارنا اور اپنے نفس کی پرورش کیواسطے
غیرون پر ستم کرنا اور بھیک مانگنا اور چوری و ڈکیتی و زناکاری وغیرہ کرنا اور
دو چار نکاح کرنا لازمہ گرہستی ہے ۞

گرہستی کو چاہیئے کہ حسب مضمون بھاگ بجھری تہذیب اخلاق و تدبیر
منزلی و سیاست مدنی کے اصول و فروع جو ذیل مین حکمت عملی کی تم ہین
سب بجا لاوے اور حق و حقوق بزرگون اور برادرون اور خوردون اور جورو
و قرابتون کے سنے کم و کاست ادا کرے اور کھانا و پینا و سونا اور جاگنا
اور مباشرت و مناکحت و صنعت و خدمت جو چاہے سو کرے مگر حد اعتدال
سے ہاتھہ کو نہ دیوے اور افراط و تفریط کیطرف میل نکرے ۞

جس نے دنیا کی نعمتون سے دنیا مین رہکر کنارہ کیا اور اونکا حاصل ہونا
بہشت مین یقین کیا وہ نادان ہے کیونکہ بہشت مین روح جاویگی جسم نہین جاویگا
جس لذت کا حصول جسم سے تعلق رکھتا ہے وہ بہشت مین کیونکر حصول ہوگی
اور جو شخص جس لذت کا تجربہ نکرے لگا جب اوسکی تعریف کسی شخص سے
سنیگا تو غالب ہے کہ اوسکا دل للچاوے پس چاہیئے کہ دنیا کی لذات کا
ذائقہ دنیا مین چکھے اور عقبی کی لذات کا عقبے مین ۞

اور فرض ہے کہ بعد تکمیل شرائط برہمہ چرج گرہست آسرم اختیار
کرے اور جو علم اوس آسرم مین سیکھا ہے اوسکے نیک و بد کا امتحان

چل کر اور بُجھ کر اور سوچکر عمل مین لاوے اور زراعت یا تجارت یا صنعت یا خدمت سے معاش حاصل کرے اور حفاظت مین جسم اور رجان اور حرمت اپنی اور اپنے عزیزون کی صرف کرے اور وہ سعی کرے کہ عاجز اسکی مدد سے قوی ہوویں اور ہر کوئی اسکے لطف و احسان سے شکر گزار ہو اور کوئی اوسکی جور و ستم سے نالان نہو جب اسکی عمر قریب پچاس برس کے پہونچی اور اوسکا بیٹا اوسکی متعلقات کی خدمت کے سرانجام کے لائق ہووے گویا اوسکا عہدہ خالی نرہے اور اوسکی زراعت سے تردد نہ پڑے اور اوسکی دکان مسدود نہو جاوے تب اپنے دل مین سمجھے کہ اب مین لائق سرانجام مہمات عظیمہ کے نہین رہا اور میرے متعلق کی خدمت کے سرانجام کو بجاے میرے میرا بیٹا لائق ہوگیا اب مجھے واجب و لازم ہے کہ تمام انتظام دنیاداری اوسکی تفویض کرون اور خود دام رسومات کے آزادی حاصل کرون ✤

۲ جب برہمچرج اور گرہست آسرم کو جسطرح لائق و زیبا ہے بجا لاوے اور قواے شہوانی ضعیف ہوجاوین اور دل اسکا ناپائداری اسباب دنیا پر یقین سے لے آوے اپنے دل مین عہد کرے کہ آیندہ نہ تلاش معاش کرونگا اور نہ ادا سے شرائط رسومات پس بجاے خود اپنے وارث کو اپنی خدمت پر مقرر کرکے خود گوشہ مین یا کسی باغ مین آزادانہ بسر کرے جسطرح جوانی مین یہ اپنے فرزند کی پرورش اپنے باپ کے ترکہ اور اپنے مکسوبہ سے کرتا رہا اوسی ہی طرح اسکا بیٹا اسکی پرورش اپنے مکسوبہ سے کریگا ✤

اس حالت کا نام بان پرست ہے بمعنی صحرا گزینی کہ مراد گوشہ نشینی سے ہے اسمین شوق حاصل کرنے جاہ اور حشمت کا چھوڑدے اگر یہ خوشی سے نہ چھوڑیگا جھک مار کر چھوڑنا پڑیگا کیونکہ بوڑھے کو نہ عورت پسند کرتی ہے اور نہ آقا اور نہ سفر کے لائق ہوتا ہے کہ تجارت کرے اور نہ محنت کرنے کو زیبا کہ زراعت کرے اور جس مہم کو دل چلاویگا بجز ناامیدی کچھہ حاصل نہوگا

پس گوشہ مین بیٹھ کے اپنے فعل مین اوقات گذاری عوام کو اوس سے فائدہ ہووسے ⁂

میری دانست مین اس سے اچھا کوئی فعل نہین اور کوئی تنہائی علم الٰہی یا طبعی تصنیف کرے اس فعل مین انسان ایسا محو ہو جاتا ہے کہ تفکرات دینی و دنیاوی ہرگز نزدیک نہین آسکتے دوم عوام کی تعلیم اور تربیت کرتا رہے یعنے جو علم اوس نے پڑھا اور جو تجربہ اسنے حاصل کیا وہ خاص و عام کو بتاوسے اور بجز اپنے اشغال کے رسمی افعال سے کنارہ کرے اور ہمسایہ یا اقربا کے گھر شادی ہو یا اور نہ غمی مین اس عبارت سے یہ مراد نہین ہے کہ اگر یہ کسی کے گھر شادی و غمی مین شریک ہو گنہگار ہوگا بلکہ یہ کہ اپنے تئین راہ و رسم دنیا سے کنارہ کرکے پرہیز کرے اور سمجھے اور سمجھاوسے کہ اب تم مجھے مرا یا شہر سے باہر تصور کرو اور نفع اس حرکت سے یہ ہے کہ اسکا وقت اون کامون مین صرف نہو اور اوسکا دل اسباب دنیا داری مین گرفتار نرہے اور استغنا اور آزادی کیطرف میل کرے یعنے پچاس برس تلاشی علم اور دولت کا رہا آیندہ اوسکے خرچ کو آمادہ رہے ⁂

۳ جب ایک مدت بان پرست اوستھا مین رہے دل تعلقات دنیاوی اور اخروی سے صاف ہو جاوسے تب ۲۹ نمبر کے اوپنکھد پرہم ہنس نام کے موافق عمل کرے اور جب تک زندہ رہے دنیا و عقبےٰ کے خیالات سے دل کو پاک کرکے بقدر ضرورت طعام و شراب و لباس سے گذران کرے ⁂

چھٹی موج آتما کی صفات مین اور نیز طرز عبادت مین کہ جس سے معرفت حق حاصل ہو

سوال آتما کی صفت اور عبادت کی راہ کا کہ جس سے معرفت حق

حاصل ہو بیان کرو ٭

جواب روح جسکو جیو آتما اور نفس ناطقہ اور حرارت غریزی اور بسوا نتر
اگنی اور پران کہتے ہین اور جسکے رہنے سے یہ جسم نشو ونما پاتا اور حرکت ارادی کرتا
اور معقولات کو سوچتا اور منقولات کو سمجھتا ہے اوسکو جان کہتے ہین کیونکہ
جب وہ نہین یہ جسم بدستور رہتا ہے مگر لائق کسی چیز کے نہین رہتا ٭

جسم کی تعریف مین ہر ولایت کے حکماے کی راے مین اتفاق ہے
کیونکہ خلط مادہ سے ہوا روح کی تعریف مین قطع نظر جہلا کے بیان سے حکما کو بھی
باخود تکرار ہے حکیم وہ ہے جو حق الیقین سے حقیقت اوسکی جانے جسکا ذکر
ہو اور جاہل وہ ہے جو برعکس اس صفت کے ہو حکما واسطے جاننے
اسباب وعلت کرہ بیضا ہی کے ہین مگر روح کی تعریف کے جاننے مین
معترف بہ قصور ہین حکما کے کلام مین اتفاق رہتا ہے اور جہلا کی راے
مین نفاق اس بحث مین جو اتفاق نہین ہے سبب یہ ہے کہ تجربہ حق الیقین
کا کسیکو نہین ملا اور جسکو ملا اوس نے اس فصاحت وبلاغت سے بیان
نہین کیا کہ عام کے دل پر نقش ہو جاوے ٭

روح کی حقیقت کو ہر مذہب اور ہر ولایت کے حکما تین
صورت سے قرار دیتے ہین اور بید وشاستر تین صورتون کو
لکھتے ہین ٭

۱ اول کہتے ہین کہ یہ حرارت غریزی ہے اور اجتماع سے اربعہ عناصر
یا پانچ تت کے ایک قوت ہو جاتی ہے یہ کوئی شے علاوہ عناصر سے
نہین ہے اور عناصر خود قدیم اور جو ہر بالذات ہین ان سے پورا انا
انکے سوا اور کوئی نہین ہے اور خود بخود اتفاق ربط وخلط مادہ سے
جمع ہو جاتا ہے جیسا کہ نظر آتا ہے اور جب یہ قوت تمام ہو جاتی ہے
آدمی یا جانور یا درخت مرجاتا ہے اگر اچھی تربیت ہوا اچھا فعل کرے

اور اچھی طرح حیات کو قطع کرے ناقص تہذیب سے یا ناقص فعل سے
سزا پاوے اور خراب ہووے جنکی ایسی راے ہین اونکو ہندی ناستک
اور یونانی دہریہ اور انگلستانی و فرنگستانی اتھی ایسٹ کہتے ہین یعنے
خدا سے منکر اور جیسے عناصر کو قائم بالذات تصور کرتے ہین اور بہت
چیزون کو ایسا ہی سمجھتے ہین مثل آفتاب وغیرہ نگارندہ اس صحیفہ کا
ایسی سمجھ والون کو دینداران مین افراط تمیز سے قرار دیتا ہے ؛

۲ کہتے ہین کہ روح یا جان یا پران ایک چیز ہے اربعہ عناصر سے
علاوہ اور یہ خدا ہی تعالےٰ کی قدرت سے اجسام اور اجرام مین
داخل ہوئی ہے اگر یہ اچھے فعل کرے اچھا مقام پاوے اور آرام
سے بعد مرگ کے رہے اگر بد فعل کرے بد مقام مین رہوے و تناسخ
پاوے ایسی سمجھ والون سے تمام جہان بھرا ہے گویا نوے کرور
آدمی اس ہی سمجھ کے پیرو ہین کہ یہ خدا کو جسم و جان سے جدا جانتے ہین
اور اس ہی سبب سے کرم اور اوپاشنا ہدایت کرتے ہین اور گیانی
کرم کانڈ اور اوپاشنا کے آئین کے جاننے والے کو بتاتے ہین نامہ
نگاران کو دینداروں مین تفریط تمیز سے جانتا ہے ؛

۳ کہتے ہین کہ پہلے کوئی نہ تھا فقط ایک الکھ یعنے لا تعین عاری
نام و نشان یعنی مبرا تعینات حسی سے تھا اور اوسی کا نام آتما فرض کیا ہے
اور بعد مین بھی کوئی نہین رہیگا خواہ اجسام ارضی ہو خواہ اجرام فلکی
خواہ عناصر کثیف جسکو پرجاپت کہتے خواہ عناصر لطیف جسکو ہرن گربھ
بولتے ہین درمیان مین کچھہ ہو گیا اس کچھہ کا نام ترلوکی اور برہمانڈ اور
اجسام و اجرام اور جسم و جان اور عناصر لطیف و کثیف اور نیک و بد
اور ایمان و دین اور بید و شاستر اور قرآن و انجیل اور فقیر و امیر
اور پیر و مرید بن گیا جب ایک کے سوا دوسرا نہ تھا جسکو ہم اوس سے

جدا سمجھین کہان سے آیا اور جب ایک کے سوا دوسرا نہ رہیگا جبکو غیر اوسکی
قرار دین کہان گیا فرض کرین پس جو کچھہ ہے وہی ہے اوس سے غیر کچھہ
نہین ہے خلا کی جان آتما ہے اور خلا جسم آتما علی ہذا القیاس سب
عناصر آفتاب کی روشنی آتما ہے آفتاب کی شکل آفتاب ہی جینانچہ سبکو
اسی طرح فرض کرو بصورت جسم کے فانی ہے اور بصورت جان کی جاودان
ہے بصورت نرشنکلپ ہونے کے اروپ ہے اور بصورت شنکلپ
پیدا کرنے کے سروپ ہے سروپ سے شنکلپ پیدا ہوتا ہے اور قربا ہی
پس شنکلپ سے جو پیدا ہوتا ہے وہی مرتا ہے اگر شنکلپ نہو کچھہ محسوس نہ ہے
پس جو محسوس نہو مرنا اور جینا اور پیدا ہونا اوسکا کچھہ گنا نجاوے
بالیقین انسان کی جان آتما ہے اور سنے شکل اور سنے زوال ہے
اور جیو آتما موسوم ہو رہی ہے جبتک اگیان رہے جیو آتما رہے
جب گیان ہو جاوے پرم آتما ہو جاوے اور جب گیان اور اگیان
سے راحت ہو اور تعلقات محسوسات سے آزاد ہو جاوے آتما جدا مثل
مین تھا وہی رہجاوے اور یہ الفاظ جو جیو اور پرم ہی اضافی
ہے اور بسبب جہل و دانائی کے یہ اضافت ہوئی ہے برہمانڈ کا خلا
اور ہمارے جسم کا خلا ایک ہی ہے بسبب تعدد اجسام کے جدا خیال
ہوتا ہے ہمارا جسم ایک علت تفرقہ کی ہے جسم کے محو ہونے سے جزو
خلا دکل خلا ایک ہی محسوب ہو دو نہین ہوتے ❊

آگ جو پتھر مین اور لکڑی مین اور جسم مین حیوان ناطق و مطلق
کے اور جرم مین آفتاب کے ہے اور گھر گھر کے چراغ چینتو کی مین
ہے ایک ہی ہے اگر اجرام اور اجسام معدوم ہو جاوین وہ آگ
جو اب جابجا نظر آتی ہے ایک ہی نظر آوے ❊

پانی سمندر اور دریا اور تالاب اور چاہ اور ابر اور سبوچہ

ایک ہے جسطرح ایک ہی چاہ کا پانی برہمن اور چمار کی سبو چہ مین جانی سے دو صورت پکڑتا ہے اس ہی طرحسے گھٹ گھٹ مین جدا معلوم ہوتا ہے جب وہ ہی پانی پھر چاہ مین یا تالاب مین پھر ڈال دیا جاوسے جیسا تھا ویسا ہی ہوجاوسے وہ نسبت درمیانی محو ہوجاوسے ؞

ہوا ہر متنفس کے ہمراہ ہر جسم مین آتی اور جاتی ہے کیا یہ قسمت پانی ہے نہین ایک ہی ہے جسطرح ہمارے جسم سے اور عناصر سے نسبت ہے اوسی طرح عناصر کے جسم کو آتما کے جسم سے ہے یہ برہمانڈ پرماتما کا جسم ہے اور اوسکی قوت اور جان پرماتما اور آتما وہ ہے جو جسم اور جان کی تعینات سے منزہ ہے ؞

حکما نفس ناطقہ کی تعریف مین لکھتے ہین کہ جوہر بسیط ہے اور ادراک معقولات کو بذات خود کرتا ہے گو کہ اوسکے جسم نہین اور نہ لائق اشارہ حسّی ہے لیکن موجود ہے ؞

جوہر اوسکو کہتے ہین جو قائم بالذات ہو اور عرض اوسکو کہتی ہین جو قائم بالغیر ہو اور بسیط اوسکو کہتی ہین جو منقسم نہین ہوتا ہے اور یکسان رہتا ہے اگر کسی آدمی کے ہاتھہ یا پانون کو قطع کرو تو نفس ناطقہ قطع نہوگا اور وجود کے ثبوت مین کہتے ہین کہ بحالت خواب و مستی سب سے غافل ہوجاتا ہے مگر خودی کو نہین بھولتا اسکے سواسے جو اپنے وجود کے ثبوت کو آپ دلیل پیش کرسے یہ بیجا ہے ؞

اگر یہ متوجہ سریع الزوال کیطرف ہوا اسکا نام جہانی ملقب ہو ؞

اگر بطی الزوال کیطرف متوجہ ہوا اسکا نام ملکی ہو ؞

اگر متوجہ لازوال کی جانب ہو بےنام ونشان ہوجاوی ؞

نفس ناطقہ کی قوت کا نام حکمت نظری اور اوسکی فعل کا نام حکمت عملی ہی ؞

اور بعضی کہتے ہین اگرچہ نفس ناطقہ جسم مجازی ہے مگر لطیف ہی اور بعض

کہتے ہین کہ جو ہوا دم کشی سے جسم مین جاتی ہے یہ ہی نفس ناطقہ ہے اگر یہ
تصفیہ حاصل کرے عقل فعال سے متصل ہو سکتا ہے ؛
بموجب رگھ بید کی سر تینون کے اسریہ اوپنکھد مین جو لکھا
پرکاشس کے صفحہ ۳۹ مین درج ہے اور ماسیکل اوپنکھد جو صفحہ ۵۴
کتاب مذکور مین درج ہے بہت کچھ رقم ہے جسکو زیادہ شوق دیکھنے کا ہو او
دیکھے لیکن یہ وہ چیز نہین ہے کہ جسکو مثل آہو بچہ کے پکڑ کر دکھا دون
مصنف کسی کو غلط فہم کہنے کی مجال نہین رکھتا کیونکہ صاف دکھانا امکان
بھی نہین رکھتا لیکن اونکے قول کو جو کہتے ہین کہ ایک ہی نور کے سبب
جلوہ ہین زیادہ پسند کرتا ہے اور معتبر سمجھتا ہے اور چارون بید بھی
اس ہی کو سمجھتے ہین اور نامہ نگار کے خیال مین آتا ہے کہ جو خدا کو
نہین مانتے اور سمجھتے ہین کہ جیسے جو فعل کریگا ویسا ہی آرام پاویگا
یہ اصلی کرم کانڈی ہین اور رنج و راحت کو افعال کی نتائج سمجھتے ہین
اور ظاہر ہے کہ جو نام جہان مین مشہور ہین کیا خالق اور کیا مخلوق کے
سب حضرت انسان کے موسوم کئے ہوئے ہین پس کرم کانڈیون کی
پیشوائی نے خدا کا نام کرم رکھا تھا اور جو سرگ لوگ اور جنم آیندہ اور
بہشت و دوزخ کا فکر کرتے ہین اس ہی درخت کی ایک شاخ ہین ؛
جو ایشر کو ایشر جانتے ہین اور اپنے تئین اوسکی صنعت و ہی اوپاشک ہین
کیونکہ اوپاشنا عشق کا نام ہے عشق بغیر معشوق عاشق کو نہین رکھتا اور
اسکی مہربانی سے خوش اور خفگی سے ڈرتے رہتے ہین اور دوستون
کے واسطے اچھے مکان اور اسباب عیش کے اور دشمنون کے واسطے
ناقص مکان اور اسباب تکلیف قائم کرتے ہین ؛
جو ایشر کو ایک جانتے ہین وے سمجھتے ہین کہ بمجرد داخل ہونے جسم مین
اودیا شامل ہو جاتی ہے اور بسبب اودیا یعنی نادانی کے اپنی فضیلت کو

بیوں گرفتار لذات محسوسات کے ہوجاتا ہے اگر اسمین گرفتار رہے گیان نپاوسے تمام عمر بھو گھی پیدا اور خوف مین لکھو سے اور حقارت وخواری سے بسر کرے اور جیو آتما موسوم ہووسے اور مرنے کے وقت جان چھپاتا ہے جیسے چور چوکیدار سے اور جو بڈیا حاصل کرے اور حقیقت جسم اور جان کی جانے اور گرفتار لذات محسوسات کا نرہے پرم آتما موسوم ہووسے اور جو علم اور عقل حاصل کر اور محسوسات کی لذات سے دل کو اوٹھا محویت غیر محسوس پر کرے آتما صفت ہوجاوسے گویا سیر باغ جہان کو آیا تھا چند روز سیر کرکے پھر وطن کو گیا ٭

اپنے کام مرتے وقت تک کرے چاہے کچھ سمجھے اگر بدفعلی کرنے سے گیانی کہلاوسے تو لعنت ہے گیانی پر بدفعلی سے جہان کو تکلیف ہوتی ہے اور بدراہی کو ترغیب پس انتظام جہان مین رخنہ پڑتا ہے ٭

جو شخص آپ کو جدا جانے اور ہمیشہ کو اپنے سے جدا جان کی پوجے اور سمجھے کہ ہم اور ہمارا باپ اور ہم اور ہمارا بھائی اور ہم اور ہمارا بیٹا دو ہین اور ہم اور تم اور یہ اور وہ چار ہین خدا اور ہم ایک کیونکر ہو یکتائی نہ پاوسے گا ٭

جب اچھے کرم اور اوپاشنا سے طالب وصل رہ گیان ہوجاویگا وصل پاویگا جب خود جان جاویگا کہ اوپاشنا یعنے عشق متھیا دوکھ کی آگ ہے اور اتنی مدت جو مین نے اوپاشنا مین کھوئی محض اگیان تھا فقط نادانی سے ہم اپنے تئین غیر سمجھ رہے تھے اور ناحق عشق کی آگ سے جلا کرتے تھے ٭ مدتے در گمان این بودم ٭ کہ منم ذاکر و تو نے مذکور ٭ شد یقینم کہ نیست لہ غیر توفیت ٭ ذاکر و ذکر شاکر و مشکور ٭ جب ایسا سمجھ جاوسے گا بدیہہ مکت پاویگا یعنے جبتک اسکو خواہش کسی محسوس کی رہے گی یا شوق طاقات غیر محسوس جدائی ہوگی اور حیرانی علت غضب ہے پس شہوت و غضب سے

تمام آفات دارین پیدا ہوتی ہین جب اسکے دل سے شہوت و غضب معدوم ہو جاوے گی پہر بہی نکت اوسکی نظر مین ناچیز ہو جاویگی ❊

انسان کو اس قدر قوت ہین کہ نباتات و جمادات و حیوانات پر حکومت کرتا ہے اور جسکو چاہے اوسکو کہاتا ہے اور اوس سے اپنی مرضی کے موافق خدمت لیتا ہے کوئی اس سے مقابلہ کرنے نہین آتا ہے حالانکہ وے اس سے زور زیادہ رکھتے ہین ❊

۲ پرند اور ابر سے بلندی پر جا سکتا ہے اور مہینون کی راہ دنون مین اور ہوا کی پہرون کی راہ کو گھڑیون مین طے کر سکتا ہے ❊

۳ تمام کرہ ہیبت اوی کی کچہ خبر رکھتا ہے اور ہر ایک جزو کل کے حال سے واقف ہوتا ہے ❊

۴ بتانے کو زبان اور حرف و ضمیر اسم و فعل و نظم و نثر پیدا کرنے کو طرح طرح کے مضمون اور کتاب اور آئین کی اسکو قدرت ہی چنانچہ جسقدر کتاب ہین سب آدمیون کی بنائی ہوئی ہین ❊

۵ رکہیشر و منیشر و پیغمبر و اولیا و امام و بادشاہ و صانع عجائبات یہ ہی آدمی ہوتا ہے ❊

۶ خداوند عالم کے نفی اور اثبات پر یہ حکم جاری کرتا ہے اور حکمت الٰہی و ریاضی اور طبعی اور تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست مدنی کو اسی نے بنایا ہے ❊

۷ جنمان جنم گذشتہ اور جنمان جنم آیندہ اور بہشت و دوزخ و اعراف اور سحر و اسمر اور شیطان اور جن و پری اور دیو اور بہوت اور پریت و مسان اسکے بنائے ہوئے ہین

۸ اپنی خدمت و منفعت اور دفع مضرت کو طرح طرح کی راہ نکال لیتا ہے اور عوام کی خیر خواہی کو جتہا رکہہ بات کہتا ہے ❊

۹ جس کام کو شیطان کر نہین سکتے اور جس حرکت سے شیطان عاجز رہتا ہے آتما یہ کر سکتا ہے ٭

۱۰ آتما کی تعریف انسان اسطرح سے کرتا ہے ٭

۱ اول آتما ایسی لطیف ہے کہ بیشمار برہمانڈ اوسمین مثل حباب ہر وقت بنتے اور بگڑتے ہین پھر بھی نظر نہین آتا اور اسکا علم گیان اندری اور کرم اندری اور انتہکرن کو نہین ہوتا اور رجوگن ستوگن وتموگن اوسکے بیان سے عاجز ہین ٭

۲ مثل اکاس کے محیط کل عالم کا ہے مگر اکاس سے مشرف ہے کیونکہ اکاس کو علم و عقل نہین اوسکو سب قدرت ہے ٭

۳ کچھ ہے کہ ہستی بحت ہے مگر لائق اشارہ حسی نہین ہے پس کچھ نہین ہے ٭

۴ متحرک ہے اور متحرک نہین ہے چون کہ ہر منزل پر موجود ہے اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ متحرک ہے اگر متحرک نہوتا ہر منزل پر کسطرح پہونچتا اور بسبب اسکے کہ کسی منزل سے جدا نہین ہوا اس سے معلوم ہو کہ متحرک نہین ہے ٭

۵ صاحب مکان ہے اور لامکان ہے وجہ یہ ہے کہ ہر مکان مین وہ موجود ہے پس صاحب مکان ہے اور بسبب اسکے کہ اوسکی گنجایش کسی مکان مین نہین پس لامکان ہے ٭

۶ ایسا گیانی ہے کہ جزو کل سے واقف ہے مگر مثل پتھر کے ہے کہ کوئی حرکت اور اعراب اوسمین اثر نہین کرتا ہے ٭

۷ ایسا ہے کہ تمام عالم اوسمین اسطرح سے ہے جیسے تخم مین درخت ٭

۸ ایسا ہے جس سے کوئی جدا نہین وہ مثل دریا کے ہے اور موجودات مثل لہر کے ٭

۹ آتما دوم ہے یعنے غیر ہے اگر غیر نہوتی تو عوام اوسکو تہ پوجتے جب غیر سمجھتے ہین تب تو پوجتے ہین اور غیر نہونا کیونکہ ہر شخص مین موجود ہے دہوپ گھر گھر مین جدا نظر آتی ہے آفتاب ایک ہے ہر ندی کا ام جدا ہے پانی ایک ہے آنکھین بیشمار ہین قوت بصر ایک ہے مذہب نے شمار ہین مقصود ایک ہے بیشمار صورت سے پیدا ایش موجودات ہوتی ہے تمام ذات ایک ہے ہزارون مخلوقات سے مرتے ہین موت ایک ہے بیشمار نام پکارتے ہین صانع صنعت وقادر قدرت ایک ہے جو غور سے سمجھے اوسکو یہ مضمون اسکا ان بشری مین بیان ہوا بہت ہے اور جو سرسری نظر سے دیکھے اوسکے واسطے ہزار من کی کتاب بھی ہیچ ہے ؁

۱۰ جو طاقت انسان مین ہین اور جو عظمت اس سے ظاہر ہوتی ہین تب ہی تک ہین جب تک اسکی جسم و جان کو اتصال ہے اور پران و حواس کو قیام ہے جب ان مین تفرقہ ہوتا ہے خدا جانے اسمین کوئی عظمت رہی ہوگی عقل اور نقل سے یہ کچھ خبر نہین رہتا اور محض ناچیز ہو جاتا ہے ؁

۱۱ ذکر بغیر مونث اور مونث بغیر ذکر نصف ہے دونکی ایک عدد ہوتا ہے اور مخنث مثل روح بے قالب اور قالب بے روح ناچیز ہے پس جسکی جورو یا جسم نے سلم اور بی عقل ہو گویا نصف بیعقل ہے ؁

۱۲ جسطرح جسم بے جان ناکارہ اور مرد بغیر عورت ناتمام ہے اس ہی طرحسے بغیر علم اور عقل ناچیز اور حقیر ہے دیکھو جو شخص باوجود اس فضیلت کے کہ جامہ انسانی مین ہے اور عقل نہین رکھتا ہے جھوسکے ہم ورجا مین بیمنار رہتا ہے جو کام حیوانات کرسکتے ہین سو وہ کرتا ہے اور پتھرون اور حیوانون اور جانورون و مردون کو محمد سعادت کونین اور شفیع شقاوت دارین جانتا ہے ؁

۱۳ جو آدمی ہر روز تھوڑی دیر سوچے جس چیز کو دیکھے اور جس فعل کو کرنا چاہے اور اپنے حال کو عاقل اور عالم کی راے سے ملاوے اور ہر طرف اوسکے نفع اور نقصان پر نظر دوڑاوے وہ کیسا ہی حقیر ہو شریف ہو جاوے ؛

۱۴ جو چیز اس کرہ بیضاوی کے اندر ہے وہ سب انسان کے جسم کے اندر ہے اور جسطرح جسم پر اسکو قدرت ہے تمام کرہ بیضاوی پر قدرت ہے بذریعہ پرانون کے ؛

۱۵ پران یعنی قوت حیات ایک شے ہے کہین اسکا نام نفس نباتی مقرر ہوا کہین نفس حیوانی نفس نباتی اور نفس حیوانی اور پران معنی واحد ہے بسبب اتصال مکان و زبان کے دوسری صورت اور نام اور خاصیت پیدا کرتے ہین شل نسیم و باد صرصر وغیرہ اور جیسے کہ [illegible] ہوتی ہے ؛

۲ پرانون کی تعریف اسقدر مطول ہے کہ اسکا بیان [illegible] جدا بنا ہے اور ایسا مشکل ہے کہ بغیر تعلیم اوستاد لائق کے غور و فکر سے مطلب نہین ملتا اگر کوئی پرانون کو قابو کرے تو صاحب اشٹ [illegible] کا ہو کر بعیش حیات بسر کرے کہ دنیا مین سب سے زیادہ یہی فضیلت [illegible] ؛

۱ انما جتنا چاہے جسم کو چھوٹا کرے ؛

۲ مہما جتنا چاہے جسم کو اپنے اختیار سے بڑا کرے ؛

۳ لگھما جتنا چاہے جسم کو سبک کرے ؛

۴ گریما جتنا چاہے جسم کو گران کرے ؛

۵ پراپت جہان چاہے وہان پہونچے ؛

۶ پراکامی جو چاہے وہ حاصل کرے ؛

۷ وسیتو جسپر چاہے حکومت کرے ؛

۸ ایسیو جسکو چاہے مطیع کرے ؛

۳ مین گواہی دیتا ہون کہ یہ قول چند دلیلون سے لائق اعتبار کی ہے
اول یہ کہ پران سکے معنی ہوا ہین اور ہوا تمام جہان مین محیط ہی ہمارے
جسم سے ہوا کو ایسی نسبت ہے جیسے فوارہ سے خزانہ کو کیونکہ ایک نل خزانہ کا
اوس فوارہ سے لگا ہے جسکو ہم اپنا جسم فرض کرتے ہین اگر خزانہ سے
ہوا یا پانی زور کرے تو فوارہ سے برامد ہو اور جو کوئی فوارہ سے ہوا یا پانی
کو بھرے تو خزانہ مین پہونچا سکے پس جو ہوا سینے پران کو قابو کرے وہ
قدرت تمام جہان پر پا سکے دوم آدمی تالاب یا دریا مین گر کے
ڈوب جاتا ہے جو دم کو سادھے رکھتا ہے وہ تیرتا رہتا ہے اور غوطہ مار کے
صحیح وسالم نکلتا ہے سوم نٹ رسی پر جو چلتا ہے یہ بھی حبس دم کی قوت
سے چلتا ہے چہارم اکثر جوگی دو تین مہینے بغیر کھانے اور پینے کے میری
آنکھ کے روبرو زندہ رہے دو بھی پرانایام کی مدد سے زندہ رہتے پس
دم کے سادھنے سے بہت محال امکان مین آسکتے ہین ؛

۴ جو کوئی غور سے دیکھے تب یہ بات سمجھے کہ پران ایک قوت ہے اور
ہر بن موے اور ہر سوراخ جسم سے آمد و شد رکھتی ہے حکما یونانی
ان پرانون کو قوت ہاضمہ وجاذبہ و ماسکہ وغیرہ آٹھ قرار دیتے ہین
اور بیدون کی رو سے دس نام ان کے لکھے گئے ہین بڑھنا اور پھولنا
اور پھلنا سب ان قوتون سے ہوتا ہے اور نفس نباتی اسکا نام سواے اسکے
قرار پایا ہے کہ یہ قوتین درختون مین بھی اسی طرح سے ہین جیسے جسم
انسان مین اگر انسان فقط کھانے اور پینے اور تن پروری مین مشغول رہے
تو وہ اور درخت برابر ہے ؛

۵ ڈکارنا اور گوز کرنا اور چھینکنا اور ایسی ایسی حرکات پرانون سکے
متعلق ہین جو کوئی علم طب اور علم حبس دم سے واقف ہو وہ آپ
تندرست رہے اور غیرون کا علاج کرے اور عمر طبیعی پاوے اور

صاحب کمال ہو جاوے ٭

۱۵ تمام عوارض جسمانی مثل تپ اور اسہال وخارش وضعف باہ وغیرہ لاعلمی علم طب وعلم جوگ سے ہوتے ہین کیونکہ احتیاط بواجبی نہین ہوتی اگر ان علمون کا عالم ہو اور عمل بموجب ہدایت کے رہے مرد ہو یا عورت عمر طبعی پاوے اور کبھی بیمار نہووے اور جو اتفاقاً بیمار ہو جاوے جلد آرام پاوے ٭

۱۶ جو مرض اسکے جسم یا روح کو ہوتا ہے اوسکی مدافعت کو دوا بھی جہان مین موجود ہے کوئی مرض نہین جسکی دوا نہین اگر کوئی سکے کہ مرض موت کی دوا کیا ہے جواب اوسکے کہتا ہون کہ موت مرض نہین ہے مرض وہ ہے کہ جو ایک کو ہو دوسرے کو نہو کسی موسم مین ہو دوسرے موسم مین نہو کسی سبب سے ہو دوسرے سبب سے رفع ہو موت مثل حیات کے لازمہ جسمانی ہے جو مجسم ہوا وہ مرا یا مرے گا گو کہ بعضے سمجھتے ہین کہ عناصر اور آفتاب وغیرہ کبھی نہین مرینگے مگر مین سمجھتا ہون کہ جو سبد وسپرس ورنگ اور رس اور گندھ رکھتا ہے وہ پیدا ہوا ہے اور جو پیدا ہوا ہے اوسکی حیات کی ایک مدت معین ہوتی ہے بعد مدت مقرری کے وہ بالضرور مرے گا ہان جو ان پانچون صفت سے باہر ہے یا ہو جاوے وہ جاودان ہے ٭

۱۷ ریاضت مراد محنت ومشقت سے ہے اور ہر قسم کی سعی و کوشش دو سبب سے ہوتی ہے ایک واسطے دفع کرنے کسی مضرت کے دوم واسطے جذب کرنے کسی منفعت کے جو ان دونون سے خالی ہے یا ہو اوسکو بیسے کوشش وریاضت وعبادت کوئی نہین کرتا ہے اور جو کوئی کرے تو لاحاصل ہے اور لاحاصل اور لغو معینی واحد ہین ٭

۱۸ تمام ضرر اور نفع دو نوع کے ہوتے ہین ایک عقبی کا دوسرا دنیا کا دنیا وہ ہے جو چودہ حواس سے محسوس ہو اور عقبے بعد اوسکے ہے ٭

نیچے کے متعلق دو ضرر صورت ہوسکتے ہین ایک گرفتاری تناسخ
مین دوم پھنسنا دوزخ کی مصیبت مین اور دو نفع لوگ بتاتے ہین ایک
حوران بہشت مین دوسرے نکلنا ان ہر دون کے سواے کوئی نفع
یا نقصان عقبیٰ مین ہونے نہین سنا ⁂

دنیا کے متعلق ہزارون طرح کے نقصان اور نفع نظر
آتے ہین اور تھوڑے تغیر سے بصورت دیگر ہوکے نام دیگر موسوم
ہوجاتے ہین اس سبب سے سبکو نہین لکھ سکتا مگر اسقدر تمام پر
چھ نوع کے ہوتے ہین ⁂

۱ متعلق جسم مثل بیماری ہر قسم و ضرورت طعام و لباس وغیرہ
اور آفت جیسے قید ⁂

۲ متعلق حرمت کے جس سے نام اور عزت مین فرق آتا ہو
اور دل مین ذلت سمجھتا ہو ⁂

۳ جسمین جان کے جانے کا خوف ہو جیسے بجلی کا گرنا ⁂

۴ متعلقان کے جسم اور جان اور حرمت کے نقصان سے
متعلق ہو مثل مادر و پدر و جورو و فرزند ⁂

۵ جو رعایا و توابع کے جسم اور جان اور حرمت کے نقصان
کے واسطے ہوتا ہو ⁂

۶ زن و زمین و زر کے متعلق ہو یا مذہب و طریقہ کے خلاف ہو ⁂

نفع اور نقصان مثل پیدا و توام کے ہین اور مثل سایہ و دھوپ برابر
رہتے ہین سب انھین چھ قسم سے متصور ہوسکتے ہین ⁂

دونون طرح کے نفع اور نقصان اور اونکے مضرت کے
دفع کرنے اور منفعت کے حاصل کرنے کی ترکیب علم سے معلوم ہوتی ہے
اور عقل سے اوسکی تصدیق ہوتی ہے جسکو علم اور عقل نہو وہ مطلق نہین

جان سکتا جو کوئی بغیر علم اور عقل کے کسی ست کسی بات کو سن سنا کوئی تدبیر دفعہ
مضرت یا جذب منفعت کی کرے وہ مقصود کو نہ پہونچے کیونکہ جو ترکیب اور
تدبیر اوسکے لائق ہے اوس سے بڑے علم ہے *

سنکھیا ایک قسم کا زہر ہے جو کوئی ایک ماشہ کھا جاوے مر جاوے
مین نے سنا ہے کہ ایک آدمی دو تولہ روز کھاتا تھا اور جیسے افیونی بغیر افیون
کے اور حقہ کش بغیر حقہ کے پریشان ہوتا ہے وہ بغیر سنکھیا کی ناخوش
رہتا تھا اگر کوئی اوسکی نقل کرے یا اوسکے عمل کی تقلید کرے فوراً
ہلاک ہو جاوے اس تجربہ ست غرض یہ ہے کہ دنیا مین جو چیز پیدا ہوئی
کوئی بیکار نہین اور نہ کوئی سراپا منفعت اور نہ سراپا مضرت ہر شخص اور ہر فراج
اور ہر وقت اور ہر حال کے مناسب ہر ایک چیز نفع و ضرر دونون صفت
رکھتی ہین دیکھو شربت موسم گرما مین نفع دیتا ہے اور سرما مین ضرر شہد
بلغمی مزاج کو نفع دیتا ہے صفراوی مزاج کو ضرر پس جاننا موقع اور مزاج کا متعلق علم کی ہے
جو آدمی دنیا اور عقبے کی حقیقت کو نہین جانتا وہ اوسکے نفع اور ضرر
کے اسباب کو بھی نہین جانتا ہے اور جو دونون کو نہین جانتا وہ جو تدبیر
کرتا ہے وہ مناسب حال نہین کرتا اسواسطے ضرور ہے کہ پہلے آدمی
ان باتون کو معلوم کرے تب جس ضرر کی مدافعت کو چاہے اور جس نفع
کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے اوسکا لائق تدبیر کرے *

بہت آدمیون کو مختلف وضع کی حرکتین کرتے دیکھتا ہون اور نہین جانتا
کہ وے کیا غرض اوس سے رکھتے ہین اور کیا نتیجہ کس وقت پاتے ہین
مثلاً بعضے ایک ہاتھ کو بلند کر او ر ناخن بڑہا ہمیشہ کھڑا رکھہ خشک اور
بیکار کرتے ہین نہین معلوم کہ اس حرکت ست کیا نفع حاصل اور کیا
ضرر دفع ہوتا ہے اور یہ امر کس بید کی روسے کیا جاتا ہے اگر کوئی کہے
کہ بیدون مین ایسا حکم نہین تو یہ بھی جواب دے کہ کس پوران مین ہدایت ہے

اگر یہ بھی کہہ سکے تو یہی سکے کہ اس حرکت سے نفع کیا خیال کیا گیا ہے
اور اگر یہ کہے کہ واسطے کاپاس کے گذشتہ و سیغہ کے اور رسومات قدیمی کے
بموجب تقلید گذشتگان کے کرتے ہین تو ظاہر ہے کہ صرف تقلید سے کچھ
نفع حاصل نہین ہوتا اور اگر یہ کہے کہ عوام مین یہ بات مشہور ہے کہ اس جنم
مین تپ کرنے سے دوسرے جنم مین راجہ ہو جاتا ہے مین کہتا ہون
کہ اگر یہ امر راست ہو تو نتیجہ اوسکا یہ کہ آخر کو نرک مین داخل ہو کیونکہ
اگر وہ بات مشہور ہے تو یہ بھی مشہور ہے کہ راجہ ہو کر نرکی ہوتا ہے سوا
اسکے اب جسقدر راجہ جہان مین ہین اونسے کوئی پوچھے کہ تم نے پچھلے
جنم مین کیا تپ کیا تھا اور کونسا ہاتھ کس جنگل مین کھڑے ہو کر کھڑا
کیا تھا کہ جسکے عوض اب راج کرتے ہو اگر وہ راجہ راست راست بیان کرین
اور جہہ اوقت کبھی ہر وسے گواہی کو اہان کے اوسے تو البتہ اس قول پر یقین
لا یا وسے سو یہ خبر کیونکہ رات کے خواب کی بات تو یاد رہتی ہی نہین چہ
جائیکہ پچھلے جنم کا حال اور اگر یہ جواب دے کہ ہم عوض کی تمنا نہین رکھتے
پرمیشر کے خوشش کرنے کو ایسا کرتے ہین تو مین کہونگا کہ ہاتھہ پرمیشر نے
اسواسطے دیا تھا کہ اوس سے کوئی خدمت اوسکے سنسار کی کریں جب اوسنے
خلاف مرضی اوسکے اس ہاتھہ کو بیکار کر دیا پھر اوسکی رضامندی کیونکر
ثابت ہوا اور ثابت قدمی سے جہل مرکب مین کیا فائدہ حاصل ہوا ورکا پاکے
گذشتہ و سیغہ سے صاف ثابت ہے کہ خدمت کرنے مخلوق سے باز رہیگا
پھر اوسکا نفع کیا ہوا ہان جبکہ ہاتھہ اوسکی حکومت سے باہر ہو اور چوری
و ڈکیتی اور جعلسازی اور قلب سازی اور رشوت خوری و قتل انسان
و حیوان اور غیرہ ان کی زبان پر دست درازی کرتا ہو یا کوئی اور حرکت ناشائستہ
کہ یہ حرکات جہنم کو لیجاتی ہین یا کوئی ایسا کام نہ کرسکتا ہو جو حق کسی کی مفید ہو
کہ وسے بہشت کے لیجانے کے اسباب مین وہ اپنا ہاتھہ مثل اونکے کھڑا کیا

بیکار کر دے تو مضائقہ نہین ہے ورنہ ہاتھ سے کوئی کام کرنے سے مین قابل نہین ہوتا ہے اور بغیر قابو ہوئے من کے دنیا اور دین کا کوئی نفع نہین ملتا ہے اور اوسکی کسی ضرورت نہین بچتا ہے ❊

۲ اسی طرح یہی اوسکے واسطے کہتا ہون جو دن رات کھڑے رہتے ہین اگر ایسا شخص یہ حرکت کرے جو گھر گھر بھیک مانگنے کو پھرتا ہو یا پانو سے کسیکو کچھ تکلیف دیتا ہو اور کسیکی نصیحت سے اوسکا پانو اپنی حرکات سے باز نہ رہتا ہے وہ یہ طریق اختیار کرے تو بجا ہے ❊

۳ بعضے آگ کو چارون طرف جلاتے ہین بعضے سردی کے موسم مین پانی کے اندر کھڑے رہتے ہین بعضے اپنے تئین اولٹا لٹکاتے ہین یہ ترکیب ریاضت کی اونکو زیبا ہین جنکے سر پر سے کوئی ایسا قصور کسی سے کیا ہو کہ جسکی سزا چاہتے تھے اور اوسکا بدلا حاکم کی عدالت سے پاتا ہو وہ اپنے گناہ کی سزا کو آپ تجویز کرتا ہو ❊

۴ قطع کرنا یا بیکار کرنا آلہ تناسل کا اوسکو چاہیے جو زناکاری سے باز نہ رہ سکتا ہو اور باعث تکلیف خلائق رہتا ہو ❊

۵ جنگل مین رہنا اوسکو واجب ہے جو حسد سے دوسرے کو دیکھ نہ سکتا ہو اور حرص دوسرون کو دیکھ کے کرتا ہو یا اوسکے دیکھنے سے کسیکو رنج ہوتا ہو جیسے جذامی یا اوسکو شرم آتی ہو جیسے نکٹا ❊

۶ خاموش رہنا اوسکو لازم ہے جسکی زبان کوئی عمدہ بات کہنے کے لائق نہو ❊

۷ تصویرون کی پوجن وہ کرے جو مثل چھوکریون کی گڑیا کھیلنے کے لائق ہو ❊

۸ خاک بدن سے وہ ملے جسکو کپڑہ پہننے کو میسر نہوتا ہو ❊

۹ جورو و بچون کو وہ ترک کرے جو کسی جرم مین ایسا ماخوذ ہوا ہو اگر وہ گھر مین رہے اقربا گنہگار متصور ہون یا خود دنیا کی لذت سے

سیر ہوگیا ہو اور اوسکا بیٹا لائق سب کاموں کے ہوگیا ہو یا جورو بچوں کی نالائق حرکت سے رنجیدہ ہو کر سمجھتا ہو کہ متفرد ہو کے نکال دینے سے خود نقل جانا بہتر ہے ٭

۱۰ بھیک مانگ کر وہ کھاوے جو ہاتھ اور پانو اعضا کے کسب اور ریاضت سے عاجز ہو یا کوئی ترکیب معاش پیدا کرنیکی کسی خاص سبب سے نکر سکتا ہو ٭

۱۱ بیاہ وہ نکرے جو قدرت شہوت رانی نرکھتا ہو اگر قوت شہوت ناز رکھکے بیاہ کریگا وہ ضرور ٹھوکر کھا جاوے گا ٭

۱۲ جسکا دل اپنی غور و فکر سے ناپایداری و بے ثباتی دنیا و اخرت سے اشیر بہ یقین نکرتا ہو وہ رکھیشروں اور صاحب کمالوں کی عبادت گاہ کو دیکھنے جاوے اور اونکے فضل و کمال کی علت اور اسباب کو دریافت کرے ٭

عوام ایسی حرکات اور عادات کو اسباب جذب منفعت عقبیٰ سمجھتے ہیں بموجب بید و شاستروں کے انسے مکت نہیں ہوتی ہے اور بہشت نصیب نہیں ہوتا ہے جو کوئی ایسے فعل بضرورت مذکور نکرتا ہے وہ دوزخ کی آگ سے بچ جاتا ہے مگر عام کو کچھ نفع نہیں ہوتا ہے اور جو ایسے فعل کرنیکے لائق نہیں ہے اور دیکھا دیکھی کرتا ہے وہ سیدھا دوزخ کو جاتا ہے ٭

بید کی سرتی ہے کہ سب سے اشرف علم کو سبب عقبےٰ کے جذب منفعت اور دفع مضرت اور ہمیشہ کے درشن کو اشٹانگ جوگ ہے جسکی تعریف اتھربن بید مین مذکور ہے دیکھو الکھ پرکاش کے صفحہ ۴۹ پر انتر بیت باد اونکھد کو اور یہان بھی مختصر بیان کرتا ہوں ٭

۱ جم ۲ نیم ۳ آسن ۴ پرانایام ۵ پرتیاہار ۶ دھیان ۷ دہارنا ۸ سمادہ

اول جم یعنی انتظام کرم کانڈ کے اسکی دس فرع ہیں ٭

اھنسا یعنے نستانا جان دار کو ٭

۲ ست یعنی سچ بولنا دیکھے کو دیکھا اور سنے کو سنا ٭

۳ استی غیر کے مال پر نگاہ نکرنا

۴ برہمچرج سوای اپنی منکوحہ غیر پر نگاہ نکرنا اور وہ بھی اندازسے ٭

۵ دیا ہر کس وناکس پر مہربانی کرنا ٭

۶ ارجو عقل سے گذران کرنا اور کسیکو حقیر نجاننا ٭

۷ چھما ہر حال مین خوش رہنا یعنے صبر و قناعت کرنا ٭

۸ دھوت یعنے تھوڑے پر قناعت کرنا ٭

۹ الپ اہار تھوڑا کھانا ٭

۱۰ سوچ پاک رہنا ٭

۲ نیم یعنی عہد کرنے اور مقید کرنیکے ٭

۱ تپ حواس اور اندری اور انتھکرن کو اچھے کام مین لگانا ٭

۲ سنتوکھ غم نکرنا گئی چیز کو یاد نکرنا عزت کو ندینا پوشیدہ حرکت نکرنا ٭

۳ استکھ پرمیشر کو بایقین ماننا اور ناستک نہو جانا ٭

۴ دان اپنی ذات کے مال سے غیرون کو مدد دینا ٭

۵ سدہانت سرون بیدون کو سنتا اور بیددانون کی صحبت مین بیٹھنا ٭

۶ ایشر پوجا سواے ایشر دوسری کو دل مین نرکھنا ٭

۷ سری نفس کو ہدایت کرنا جب حرکت نالائق کرے ٭

۸ ست نیک کام کی خواہش رکھنا ٭

۹ جپ پرمیشر کو یاد رکھنا ٭

۱۰ ہوم تن اور من اور دھن کو ایشر کی محبت مین جلانا ٭

۳ آسن یعنے طریق نشست کا وقت جوگ کے یہ چودہ ہین مگر خلاصہ یہ ہے
کہ جسطرح بیٹھنا سکے بیٹھے ہاتھہ پانو اور گردن کو نہ ہلاوے اور اسواسطے
ہرایک کو نہین بیان کرتاہون جو تفصیل دیکھنا چاہے الکھ پرکاش کی ۳۹
صفحہ مین انتریت باد اوپنکھد مین دیکھہ لے ٭

۴ پرانایام اسکے کرنے سے خون خالص پیدا ہوتا ہے پس دل کو لطافت پیدا ہوتی ہے اسکے تین جزو ہین ؛

پورکھ کبھنک ریچک اسکی بہت ترکیب ہین مشکل اور سہل نوع بنوع سے مذکور ہین مگر محتاج تعلیم اوستاد کی ہین مین سبکو چھوڑ وہ کہتا ہون جو عوام سے بغیر تعلیم اوستاد ہو سکے اور کوئی نقصان نہووے ؛

۱ پورکھ پورکھ کے معنی ہین کشش کرنا دم کا باہر سے اندر کو اور تلے سے اوپر کو جب دم کو کھینچے یہ ترکیب کرے جیسے کنول کی ڈنڈی سے منھ لگا کر ہوا کو کھینچتے ہین کھینچے اور اوس وقت دل مین کوئی خیال نکرے اور ایک نتھنی سے ہوا کو کشش کرے اور دوسرے نتھنے ناک کو ایک انگلی سے بند کرے اور اوم کا دھیان دہرے ؛

۲ کبھنک یعنے روکے رکھنا دم کو سینہ مین اور دماغ مین اول بارہ ماترا سے شروع کرے یعنے جب تک بارہ دفعہ لفظ اوم کا کہہ سکے روکے رہے آہستہ آہستہ مشق کرتے کرتے جہان تک یعنے جتنے ماترا تک روکنے سکے روکے رہے ؛

۳ ریچک یعنے چھوڑنا دم کا یعنے باہر کرے جب زیادہ روکی رکھنا سکے آہستہ آہستہ تلے کو چھوڑے یعنی ناف سے کھینچ اوپر کو لاوے اور پھر باہر کو ایک نتھنے ناک سے نکالے اور اوسوقت کسی طرف نگاہ نکرے اور نہ دل کو متوجہ کرے ؛

پانچ قسم کی عادت یعنی تمیز پیدا کرے ۱ عادت ضبط کرنے دم کی ۲ مقدار وقت روکنے دم کا ۳ حد کھینچنے اور روکنے اور چھوڑنے دم کی ۴ دل کو ایک طرف رکھنا ۵ جیوآتما اور پرم آتما سور آتما کو ایک جاننا

۵ پرتیاہار یعنی ضبط کرنا حواسون کا اوسکی پانچ فرع ہین ؛

۱ محسوسات کی لذت سے نفرت کرنا ۲ عقل کے خلاف تمنا اور نکرنا

۳ محسوسات کو فانی مطلق جاننا ۴ رنج و راحت کو مساوی سمجھنا

۵ پرانایام کو تکمیل کرنا ٭

۶ دھارنا حد سے زیادہ توجہ مطلب کی طرف رکھنا ایکہزار چھہ سو ماترا تک اوم کی تصور کو سینہ مین روکے رکھنا اور انتہا یہان تک کہ نوبت بہ پانچ ہزار ایک سو چوراسی پہونچے ٭

۷ دھیان گورو کو پرمیشر کا روپ سمجھ اونکا دھیان کرنا ٭

۸ سمادہ جب پانچ ہزار ایک سو چوراسی ماترا تک اوم کا ذکر اور گورو کا دھیان کرنیکی نوبت پہونچے گی سب خیال دنیا اور عقبے دل سے فنا ہو جاوینگے اور خودی و نردھارنا سمادہ کو بھول کر اپنے اصل سے وصل ہو جاویگا ٭

اوم جسکا ذکر اس اشٹانگ جوگ مین کرنے کو حکم ہے اوس اوم کے چار حرف ہین ا و م ن یعنے نصف نقطہ ٭

۱	الف	برہما ہے	واو	بشن ہے	م	رودر ہے	ن	نراکار جوتی سروپ ہے
۲	الف	رگھ بید	واو	ججر بید	م	شام بید	ن	اتھربنی ہے
۳	الف	جاگرت	واو	سپن	م	سکھوپت	ن	تریا ہے
۴	الف	مرت لوک	واو	مدھ لوک	م	سرلوک	ن	تینون لوکون سے باہر ہے
۵	الف	تن	واو	چیت	م	بدھ	ن	اہنکار ہے
۶	الف	برہمچریج	واو	گرہست	م	بانپرست	ن	سنیاس ہے
۷	الف	شہوت	واو	تیز	م	غضب	ن	تینون سے باہر ہے
۸	الف	حکمت	واو	عفت	م	شجاعت	ن	عدالت ہے
۹	الف	کرم	واو	اوپاشنا	م	گیان	ن	تینون سے وبیت ہے

اب دیکھنا اور غور کرنا چاہیئے کہ یہ ریاضت جو بموجب چارون بیدون کی ہے اچھی ہے یا جو تمام سکے عمل درآمد ہو رہی ہے اسطرح کی ریاضت و عبادت سے دل صاف ہوتا ہے اور تعلق محسوسات دل سے دور ہو جاتا ہے اور خوف و رجا بھاگتا ہے جب خوف و رجا جاتا رہتا ہے بہشت دوزخ اور آواگون

اور نکش سب تا سکے تلے مقامات مین وہ جاسنے ہین یہ اوس مقام مین
پہونچتا ہے جہان کلام کو رسائی نہین ہے اس طرز کی عبادت باعث محتاج
جنگ وتیر تفنگ اور دولت وساہوکاری اور پروہت وغیرہ کے ہین اور نوکری وتجارت
زراعت وسیاست وجورو وفرزند کو منع نہین کرتے اور کوئی مشکل اسکی تعمیل مین
نظر نہین آتی اور مذہب عیسوی وموسوی اور محمدی سے تلاوت بھی نظر نہین آتی
نقطہ تکرار محمدی لفظ اوم پر تعصب طبعی سے کرتے ہین پس جو محمدی لوگون سے
ڈرتا ہے وہ بجاے اوم کے لا الہ یا ہو یا حی یا ہو ٭

ساتوین موج گیان کے کمال کی علامت کے بیان مین

سوال گیانی ہونے کی کیا نشانی ہے ٭

جواب جو طالب راہ حق اور عامل نیک افعال کا ہے وہ گیانی ہے اور جو
اورون کو تعلیم وتلقین بعد تحصیل علم وعمل کے کرتا ہے وہ بھی گیانی ہے مگر
فی الحقیقت گیانی وہ ہے جو سب منزلون مندرجہ موج ششم کو طے کرکے اور
آتما کا دھیان کرکے آتما مین ایسا محو ہو جاوے کہ اوسکی حواس ظاہری وباطنی اور قواے
افعالی اپنے اپنے مقامات کو چھوڑ اور اپنی حرکات سے باز رہ آتما مین وصل ہو جاوین
اور جیسے پتھر اور پہاڑ و درخت ومردہ کے روبرو سے کوئی ہنسے کوئی روے
کوئی تعریف کرے یا مذمت کرے اور کوئی آگ جلاوے کوئی پانی ڈالے
وہ کچھ حرکت نہین کرتا ہے اور جواب نہین دیتا ہے اور کسی طرح کا رنج وآفت
عامل سے نہین کرتا ہے یہ بھی نکرے اگر کوئی اوسکے روبرو سے ہزار خون کرے
اوسکو خبر بھی نہو کہ کرنیوالا کیا کرتا ہے ٭

افسوس ہے کہ عوام ایسے مہاپرشون کی قدر نہین جانتے ہین اور جو مکار کرامات و معجزات دکھاتے ہین اونکو صاحب کمال گمان کرتے ہین جو اس درجہ نہین پہونچ جاتا ہے وہ گورو اور پرمیشر اور خورد و کلان کا تفاوت چھوڑ دیتا ہے اور ایسا سبکبار ہوجاتا ہے کہ مثل خلا وہوا اور آگ و پانی ہر شے مین سما جاتا ہے اوسکی آنکھ آنکھ عالم کی اور اوسکی ناک ناک جہان کی علے ہذا القیاس وسکی ہر ایک قوت اور ہر قوت کا دیوتا اور ہر قوت کا مکان عالم سکے نفس کل اور جسم کل اور عقل کل سے وصل ہوجاتا ہے غرض جیسے پہلے اوپر سے نیچے کو اوترا تھا ویسے ہی نیچے سے اوپر کو چڑھ تعینات سکے وام سے نکل لاتعین ہوجاتا ہے ❊

آٹھوین موج خاتمہ مین کتاب سکے

جب طالب علم سنے اپنے ہر ایک سوال کا جواب پایا خاموش ہوگیا اور مثل تصویر کاغذ سکے بے حرکت ہو بیٹھ رہا بس معلوم ہوا کہ حقیقت کو جان گیا ❊

مؤلف التماس کرتا ہے کہ دنیا مین اسقدر علم و ہنر اور مذہب ہین کہ اونکا انحصار امکان بشری سے باہر ہے اور ہر علم کی تعریف اس طوالت سے ہے کہ اوسکا اجتماع ایک کتاب مین ناممکن ہے پس مجھ نادان گرفتار تعلقات دنیاوی سے اجتماع ایسے محال کا کب ممکن ہے اور ایسی فرصت کب حاصل ہوناسکتی ہے کچھ اور بھی لکھنا چاہتا تھا جو عوام کو مفید ہو لیکن دو سبب سے کوتاہی کی ایک یہ کہ جس بات کا ذکر آنند امرت برشنی تصنیف بابا آنند گر ہی مین ہے اور جو تذکرۃ الکھ پرکاش اور الکھ امواج اور اقوام نامتناہی و بھاگ بھری اور چراغ حقیقت تصنیف

منشی کنہیا لال صاحب عرف الکھدھاری مین ہے اور جو میان نظیر اور مثنوی دوم
اور انوار سہیل اور دیگر کتب نظری اور عملی مین ہے اونکا اس کتاب مین
لکھنا فضول سمجھا جسکو شوق ہو اونکو ملاحظہ کرے ؛؛

دوم طالب علم کو طوالت کتاب کی کاہلی پیدا کرتی ہے مختصر کو ملاحظہ کو
ہر ایک کا دل چلتا ہے جسطرح فقیر الکھدہاری علاوہ کتب مذکورہ کے
گیان پرکاش اور دھرم پرکاش کے چھاپنے کو سعی کرتے ہین مین بھی اور
ایک کتاب لکھنا چاہتا ہون جب طیار ہوگی شائقین کی خدمت مین پیش کرونگا
ہر بشر کو چاہیے کہ دنیا و عقبی کی سعادت کے واسطے علم حاصل کرے
اور غور و توجہ کامل کو مصاحب جسکو علم ہوگا عالمون کی ملاقات سے خوش رہیگا
اور دنیا و عقبے کو باسانی طے کریگا جنے علم اگر بہشت مین بھی پہونچیگا جو اوس
عمدہ مکانون مین رہتے ہونگے اور جنکی خدمت کو زیادہ حورین اور غلمان
ہونگے اونپر حسد کرتا رہے گا اور کم قسمت والون سے ڈرتا رہے گا
کہ میرے مرتبہ کا کوئی شریک نہو یا مجھسے کوئی نہ چھینے دیکھو بہت
پورانون مین لکھا ہے کہ جب دھرو وغیرہ نے کمال ریاضت اور عبادت
کی اندر ڈرا کہ میری پدوی کو چھین نہ لے اور وہ تدبیرات کی کہ وہ عبادت سے
باز رہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اندر بھی بیم ورجا سے ہنوز آزاد نہین ہے
یا جو ایسی نقل کرتے ہین وہ گمراہ ہین جسکو علم ہوگا وہ اس شعر کے
معنی پر عمل کریگا ؁

نہ رہے دھیان کچھ تعین کا ۔ لا تعین بھی ایک تعین ہے

تمام شد

المرقوم ہفتم ہم ماہ اپریل ۱۸۶۲ عیسوی مطابق بیساکھ سودی چوتھ سمت ۱۹۱۹
موافق ۱۸ ماہ شوال ۱۲۷۸ ہجری الکھدھاری لال

نظم اختتام

صد شکر کہ صحیفہ ذکا نامہ — کل ختم ہوا نسیق خامہ
ظاہر مین قلیل و مختصر ہے — باطن مین محیط بحر و بر ہے
سرچشمہ آب زندگانی — سرمایہ عیش جاودانی
ہر موج اوسکی ہے بحر قلزم — پیدا ہون اسکے چار سو تلاطم
ہے بسکہ یہ گیان کا سمندر — نام اسکا رکھا ہے گیان ساگر
تاریخ کتاب و نام کاتب — واضح یون ہو جو تو ہو طالب
یعنی یہ چند شعر موزون — جنکا ہے صوفیانہ مضمون
پڑھ جمع کر ای حریف خوشخو — پہلے مصرعون کے سر ان کو
تا نام مولف اون سے پیدا — ہو جاوے فلک پہ جون ثریا
پھر دوسری حرف اونکے کر جمع — ہوون روشن سال ہجری جون شمع
حرفون سے یہان غرض نہ مطلب — اعداد اونکے مراد ہین سب
بعد اوسکے اخیر جملہ اوسکے — اور اول مصرعات آخر سے
کر جمع اور اونکے لیکے اعداد — سمجھت سی کبھی ہو تو فارغ و شاد
زان بعد کر اب تو جمع سبکے — اعداد حروف دو ہستکے اونکے
تا ہون سن عیسوی نمایان — اور سعی کو ہون نصیب تابان
وہ شعر یہ ہین خجستہ مضمون — ہین معنی معرفت سی مشحون
گذران ہے جہان سمجھ تو یارا — دو وار نہ پھر تو مارا مارا
رہ شاد اوسی مین جو رضا ہے — ورنہ چارہ کسیکو کیا ہے
دل مین خوش ہو بنام باری — مغموم نہو نکر تو زاری
ہر دور دورا ہے ماسوی اللہ — غم کسکا کہان سے نالہ و آہ
ہم کار اوسی کے ہین نظر مین — جو جلوہ نما ہے ہر بشر مین

رنگ و بو مختلف ہین لیکن   ان مختلفون کو متحد گن

یعنے دو رنگ کی دوگا ہین   شئیہ ایک روشن کا دونو لا ہین

لازم ہے سمجھنا آتما کا   قائل نہین کوئی ماسوے کا

آرائش ظاہری نکر تو   فانی شئے پر نہ رکھ نظر تو

لب بند زبان تھام بس کر   آرام کو بھیج گھر کو کس کر

گردھاری لال شنہ ۱۲ ماہ سمت ۱۹۱۹ سنہ ۱۸۶۲ع

دیگر

گیت بست جو چیز ہین اوسے آتما جان   چیتر روپ سگن ہوا نرگن گیت ہی مان

روم روم ہین رم رہا جتر گپت ہی جو سے   ایسی بانس جون پھول ہین دیکھ گپت ہی کو سے

دھوپ اور سورج ایک ہی دو کہنا ہے بھرم   من سمجھے دو ایک کو اسکا ہے یہ وہرم

ہی چنچل اور چپل ات یون بیچ جون بال   جو استھر ہو جاسے یہ تو گردھاری لال

انکھ ناک لکھ سونگھ کے گیت نتر بپائے   اندر کی در زنب لکھو لین جو باہر سکے دروسے

رنگ انوٹھی جگت سکے جو یہ دیکھ ہلاسے   اگیا راجہ بدھ سے او گما ایسی ہٹاسے

یہ سنسار انت ہے اتم کو نت جان   گنبجھ کہاس اکاس کو گوٹی سی ہین ہان

لاکھون کروڑون دیکھتے اپنی اپنی بار   گھٹ سمان ٹوٹے سبھی جگ جیھ جھابیوہار

الکھ اتما ست ہی الکھ ہی کہا سے   جن آنکھن سب دیکھیت آنکھ نہ دیکھی جاسے

لوبہ کام موہ کرودھ ان حیوان ہرن جت گیت   وہ گت ہین وہ چھوٹے جیتے جیون مکت

فرہنگ لغات کتاب گیان ساگر

لغت	معنی
الف	
آد	شروع یعنی ابتدا
انت	آخر
الکھ	جسکی حقیقت سمجھی نجاوے
انتھکرن	حواس باطنی
اوپاشنا	عشق از خدا
اگیا	حکم یا اجازت
ارتھ	معنی
آتما	روح اور نفس ناطقہ اور جان جہان
اشٹاوکر	نام مصنف کتاب تصوف
اواگون	تناسخ
اوپکار	غیر کو مدد دینا
اہنکار	انانیت خودی
اکاس	آسمان
اگیانی	جاہل اور جسکو برہم کا گیان نہو
دشٹ	دنیت
اوپنکھد	سر پوشیدہ اور کلام توحید
اودیا	بےعلمی
ب	
بھیارمالا	نام کتاب
بھیانک	بیم
بدیہ مکت	مغفرت بعد فنا جسم
بل	قوت
بنج	تجارت
برتھ	لاتعین
بنیس	تجارت کرنیوالا
بیدانت	نام علم تصوف
بھئے	خوف
بید ابیاس	نام رکھیشر
بشسٹ	نام پروہت راجہ جسرت
بھاگیرت	نام اوس راجہ کا جو گنگا جی کو لایا
بیکنٹھ	بہشت
بسدھا	زمین
بندھن	گرفتاری
برہما	صفت ایجاد و عقل کل اور صفت رجوگن اور شہوت
بشن	صفت پرورش
بدھ	عقل
برہمچرج	طالب علمی
بیراٹ روپ	ہیئت مجموعی کل عالم

لغت	معنی
برہمانڈ	کرہ بیضاوی
بِدّیا	علم
بھوت آتما	روح حیوانی
بھوت آکاس	آسمان اور ہیولا جو محیط عناصر کی ہے
پ	
پرسش	کل شئے مین محیط اور [illegible]
پرس جیرن	جیب
پرانایام	حبس دم
پرم	لفظ فضیلت کا ہے
پران	نفس
پوجاری	کاہن
پاٹھ	قرآت
پنڈت	صاحب علم اور عقل
پرجاپت	مجموعہ عناصر کثیف

لغت	معنی
پرم آتما	خدا اور ایزد اور سب سے بزرگ
ت	
تم تموگن	غضب صفت فنا اور غضب
تین لوک	سُرگ لوک مرت لوک بدہ لوک یعنی بہشت واعراف ودوزخ
ترلوکی	ایضاً
تیاگی	جو محسوسات کا خیال چھوڑ دے
ج	
جتھارتھ	معقول و صحیح

لغت	معنی
جیون مکت	تارک ہفت محسوسات
جوگ	موقع سے کام کرنا
جگ	دعوت عام
جیو آتما	روح انسانی وحیوانی
چ	
چت	قوت متفکرہ
چھتری	چیتر رکھنے والا اور سلاح کو باندھنے والا
د	
دِشٹانت	نظیر یا تمثیل
ر	
رہت	آزاد
رج	خواہش

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
رجوگن	صفت ایجاد	سربیاپک	جو کل مین محیط	کرم کانڈ	طریقت
روچک	لبھانی والی باتین	سروک	ایشا	کام	خواہش یا شہوت
روپ	شکل	سُر	دیوتا	کرودھ	غصہ و غضب
رس	ذائقہ	سنیاس	جو کل سے ترک	کپل	گیانی
رودر	کلیان کرنیوالا	سکھپت	عالم جبروت	کوٹ	ہزار
روم	موئے میلے بال	سودر	متفرقات پیشہ والا	کنٹھ	گلو
				کایا	جسم
				کشٹ	دوکھ
				کانتی	روشنی

س

لغت	معنی
سرگ	بہشت
سپرس	قوت لامسہ
ستوگن	صفت بقا و تمیز
سرگن	با صفت
سریر	جسم
سرشٹا	طاقت
سروپ	صورت
سیس	سر
ساگر	سمندر
سرب	کل

ش

لغت	معنی
شبد	آواز
شستر	ہتھیار
سنکلپ	قصد اور عزیمت

ک

لغت	معنی
کرم اندری	قوای افعالی ہاتھہ پانون وغیرہ

گ

لغت	معنی
گندھ	بو
گیان اندری	حواس خمسہ ظاہری آنکھہ ناک وغیرہ
گیان	دانائی
گنگا	نام ندیو بمعنی طریقت
گر	پہاڑ
گیانی	عارف جسکو حق الیقین حاصل ہو

نقشہ نمبر ۳

لغت	معنی
گگن	دماغ
گرہستی	دنیا دار
ل	
لیکھ	راہ
لوبھ	طمع
لوک	نام مقام
لوپ	گم
م	
~~مدھ~~	اوسط
مکت	مغفرت
مہاپرش	انسان کامل
موہ	محبت

لغت	معنی
منڈل	مکان
مرت لوک	زمین
مہیش	صفت تموگن
مدہ لوک	اعراف
من	دل
مایا	ارادہ ازلی
ماترا	مدت قرآت ایک حرف کی
ن	
نرگن	بے صفت
نسکار	سلام
نیم	ضبط کرنا حواس اندرونی کا

لغت	معنی
نارائن	جو سب میں ہے اور سب اس میں ہیں
و	
ورات	کل عالم کی ہیئت مجموعی
ہ	
ہرن گربھ	مجموعہ عناصر بسیط
ہوم	آتش کدہ

تمام شد